



حضرت محمد داؤد غزنوی

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی

لاہور  
مکتب  
الانوار  
کادای

پاکستان  
کارتھان

جلد: 48 | 30 رجب تا 6 شعبان 1438ھ | 28 اپریل تا 4 مئی 2017ء | شمارہ: 17

# تحفظ ناموس رسالت

شیطان ہرزہ سرائیوں کو انسانی حقوق کا نادمے دیا گیا ہے  
توہین آمیز سازشوں کا مقابلہ کریں گے

امیر محمد رفیع سید ساجد میر



## اسلامی تہذیب

اور مستشرقین کی  
تلبیس و تحریف!

طہیح بخاری شریف

قرآن کریم کے بعد صحیح ترین کتاب!



## حقوق نسواں

دین اسلام عورتوں کے حقوق کا محافظ و ضامن!



اسم اعظم کونسا ہے.....!؟



ذوالکفل کون تھے.....!؟



پریشانیوں کا علاج.....!؟

قرآن و حدیث  
پیش قدمی



## درس قرآن

جناب پروفیسر احمد محمد

## حقوق اللہ اور حقوق العباد

ارشاد باری تعالیٰ: ﴿وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالسُّلَّامَةِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنَيبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا﴾ (النساء)

”اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک اور احسان والا رویہ رکھو اور رشتہ، قریبیوں، مسکینوں، قرابت دار ہمسایوں اور اجنبی ہمسایوں کے ساتھ اور پہلو کے ساتھی سے اور راہ کے مسافر سے اور جن کے تم مالک ہو ان سب سے بھی حسن سلوک سے پیش آؤ (یا درحکوکہ) اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں اور شیخی خوروں کو پسند نہیں فرماتے۔“

اللہ کی بندگی اور اطاعت دین کی اساس جبکہ شرک گمراہی کی بنیاد اور اساس ہے۔ آیت مذکورہ میں بھی اسی گناہ سے دور رہنے اور صرف اللہ کی بندگی اور اطاعت میں رہنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو اس انسان کے خالق ہیں اور دنیا کی بیش بہا نعمتوں میں اس کی پرورش کرنے والے اور اس کے رزق کا اہتمام کرنے والے بھی ہیں۔ اس کا مطالبہ یہ ہے کہ انسان اسی کی بندگی اور اطاعت کرے اور اسے کے سامنے سجدہ ریز ہو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے کیونکہ کمال مطلق اسی کی ذات کو حاصل ہے وہی آسمان وزمین کے تمام معاملات کو مکمل حکمت و تدبیر کے ساتھ چلا رہا ہے۔ اسی لیے تمام معاملات میں اسی کی رضا مطلوب ہونی چاہیے جاہ حشمت کے حصول یا لوگوں کا مدح اور تعریف کے لیے کسی عمل کی بجا آوری بھی شرک ہی کے زمرہ میں آتی ہے۔

نبی کریم ﷺ سے عرب کے ایک نیک اور شیخ شخص عبد اللہ بن جدعان کے متعلق پوچھا گیا کہ اس کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا؟ فرمایا: ”اس نے کبھی بھی اپنے پروردگار سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب نہ کی تھی۔“ اس جرم کی گنجینی کا اندازہ درج ذیل آیت مبارکہ سے کیجیے:

﴿وَلَقَدْ أَوْحَىٰ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ: لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ (الزمر)

”یقیناً تمہاری طرف بھی اور تم سے پہلے کے تمام نبیوں کی طرف بھی وحی کی گئی ہے کہ اگر آپ نے بھی شرک کا ارتکاب کیا تو آپ کا عمل بھی ضائع ہو جائے گا۔“

اپنی عبادات کو اللہ کے لیے خاص کرنے اور شرک سے دور رہنے کے حکم کے بعد آیت مذکورہ میں ”حقوق العباد“ کی طرف رہنمائی کی گئی ہے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ اللہ کی عبادت کے حکم کے ساتھ حقوق العباد کا آنا اس بات کی دلیل ہے کہ حقوق العباد میں کوئی بھی ایک سنگین جرم ہے۔ حقوق العباد میں سب سے پہلو والدین کے حقوق کا تذکرہ ہے۔ اُن کے ساتھ نیکی اور احسان کا حکم دیا گیا ہے اور والدین کے ساتھ نیکی کا مطلب ان کے نان و نفقہ کا اہتمام، ان کی خدمت، ان کے حقوق کی بجا آوری، لطافت اور نرمی سے پیش آنا، ان کا ادب و احترام بجالانا اور بڑھاپے میں ان کا سہارا بننا اور ان کے اس دنیا سے رخصت ہوجانے کے بعد والدین کے دوستوں سے میل جول اور ان سے احسان کا معاملہ کرنا یہ تمام چیزیں والدین کے ساتھ حسن سلوک کے زمرہ میں آتی ہیں۔

## درس حدیث

جناب پروفیسر عبد الرحمن دہلوی

## احکام الہی

[عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَمْرِي رَبِّي بِتَسْعٍ: خَشْيَةُ اللَّهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةُ الْعَدْلِ فِي الْعَضْبِ وَالرَّحْمَى وَالْقَصْدُ فِي الْفَقْرِ وَالْعَيْ وَالْأَصْلُ مِنْ قِطْعَنِي وَأَعْطَانِي مِنْ حَرَمِي وَأَعْفُو عَنْ ظُلْمِي وَأَنْ يَكُونَ صَفْتِي فِكْرًا وَنُطْقِي ذِكْرًا وَنُظْرِي عِبْرَةً وَأَمْرٌ بِالْعُرْفِ - وَقِيلَ: بِالْمَعْرُوفِ.] (رواہ رزین)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”مجھے میرے رب نے نو (9) کاموں کا حکم دیا ہے: پوشیدہ اور ظاہر ہر صورت میں اللہ کا خوف ناراضگی اور رضا مندی ہر صورت میں انصاف کروں اور غربت و دہمتندی کی صورت میں میانہ روی اختیار کروں اور یہ کہ جو مجھ سے تعلق توڑتا ہے میں اس سے قطع قائم کروں اور جس نے مجھے محروم کیا میں اسے دوں اور جس نے مجھ پر ظلم کیا میں اس سے درگزر کروں اور یہ کہ میری خاموشی سوچ پر مبنی ہو اور میرا بولنا ذکر ہو اور میرا دیکھنا عبرت کا سبب ہو اور میں نیکی کا حکم دوں اور کہا گیا بھلائی کا حکم دوں۔“

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھے ۱۹ ایسے کام کرنے کا حکم فرمایا ہے جن پر عمل کرنے سے معاشرے میں امن و سکون پیدا ہو سکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ اپنی امت کو تعلیم دے رہے ہیں کہ تم بھی میری پیروی کرتے ہوئے ان کاموں کو اللہ کے کامیابی حاصل کر سکتے ہو۔ ① پہلا کام اللہ کا خوف ہے جو انسان پوشیدہ اور ظاہر ہر صورت میں اللہ کا خوف اپنے دل میں رکھے وہ کبھی اللہ کی نافرمانی نہیں کرے گا۔ ہر وقت بھلائی کے کاموں کو تلاش کرے گا۔ ② دوسرا کام ہر صورت میں انصاف کی بات کرنا ہے۔ کبھی سی کے ساتھ ناراضگی سے یا دوستی سے یا انصاف کی راہ میں رکاوٹ نہ بنے۔ ③ تیسرا کام میانہ روی ہے ہر معاملے میں اعتدال کی راہ اختیار کی جائے غربت ہو یا دولت کی فراوانی انسان اپنے آپ کو اعتدال کی راہ پر قائم رکھے تو وہ بہت سی پریشانیوں سے بچ جاتا ہے۔ ④ چوتھا کام تعلقات کو قائم رکھنا ہے ہر انسان ہی سوچے کہ جو مجھ سے تعلق توڑے گا میں اس سے جوڑنے کی کوشش کروں گا تو حالات خراب نہیں ہوتے۔ ⑤ پانچواں کام یہ ہے کہ ضرورت مندی ضرورت پوری کی جائے خصوصاً اس کا جتنہ ممکن ہو جائے دوسروں کو محروم نہ کیا اور اپنا ہاتھ روکے رکھا۔ اگر اسے ضرورت پیش آجائے تو میں اسے محروم نہ کروں۔ ⑥ چھٹا کام یہ ہے کہ جس نے بھی مجھ پر ظلم کیا میں اسے معاف کروں اس کے ظلم کا بدلہ ظلم کے ساتھ نہ دوں۔ ⑦ ساتواں کام یہ ہے کہ جب میں خاموش بیٹھوں تو بیکار سوچ کے بجائے اللہ کی کائنات میں غور و فکر کروں تاکہ اللہ پر میرا ایمان اور مضبوط ہو جائے اور جب میں گفتگو کروں تو وہ اللہ کا ذکر ہو۔ ⑧ آٹھواں کام یہ ہے کہ اس میں اللہ کی بنائی ہوئی چیز کو بھی دیکھوں اس سے عبرت و نصیحت حاصل کروں۔ ⑨ نواں کام یہ ہے کہ میں ہمیشہ نیکی اور بھلائی کا حکم دوں۔ ہر مسلمان کو ان زریں اصولوں کو اپنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

## اسلام اور اس کے تقاضے!

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے اگر انہیں احاطہ شمار میں لانا چاہیں تو نہیں لاسکتے۔ رسول اللہ ﷺ کی بعثت اور ان کی تعلیمات بہت بڑا احسان ہے۔ بلاشبہ اسلام دنیا کا واحد دین ہے جس نے انسان کو اشرف المخلوقات قرار دیا ہے۔ اس نے خالق کائنات اور اس کی کرم فرمائیوں سے انسان کا براہ راست رشتہ استوار کیا ہے اور ان تمام جعلی واسطوں کو یکسر ختم کر دیا جو ذہن انسان کی پیداوار تھے۔ وہ انسان جو شجر و حجر اور آفتاب و ماہتاب کی پرستش کیا کرتا تھا اسے اس کی عظمت سے آگاہ کیا اور بتایا کہ یہ شب و روز آفتاب و ماہتاب شجر و حجر آگ اور پانی غرضیکہ کائنات کی ہر چیز انسان کی خدمت کے لیے پیدا کی گئی ہے۔ پھر اس انسان سے بڑھ کر نادان اور حق ناشناس کون ہو سکتا ہے جو اپنے ہی خدمت گاروں کے آگے سجدہ ریز ہو اور انہیں اپنی عقیدتوں کا مرکز و محور قرار دے۔ جبکہ وہ خود مجبور ملائکہ اور خلیفہ اللہ فی الارض ہے۔

یہ اسلام کا فیضان تھا جس کی بدولت اونٹوں اور بھیڑوں کے چرواہے دنیا کے رہبر بن گئے۔ زمین اور ٹوٹی پھوٹی چٹائیوں پر سونے والے قیصر و کسری کے حکمران بن گئے۔ بات بات پر لڑنے والے خود مہر و محبت اور نفو و درگزر کا درس دینے لگے اور ان کی زندگیوں میں ایسا صحت مند انقلاب برپا ہوا جس نے فکر و نظر کے زاویے بدل دیئے۔ عقیدت کی تختیں بدل گئیں۔ حق و باطل کے معیار بدل گئے اور انسانیت نشاۃ ثانیہ سے ہمکنار ہوئی جس کی مثال تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔

اسلام دین فطرت ہے جو مکمل ضابطہ حیات رکھتا ہے اس کی تعلیمات پوری زندگی پر محیط ہیں۔ زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں جو اسلام کے نور ہدایت سے منور نہ ہو۔ اسلام کی تعلیمات کا تقاضا یہ ہے کہ ہم مکمل طور پر اسلام میں داخل ہو کر اس کے تقاضوں کو پورا کریں۔ اسلام جس طرح ہماری آخرت کی زندگی میں سرخروئی اور کامیابی کا ضامن ہے اسی طرح وہ دنیا کی زندگی کو خوشگوار بنانے کا ذمہ دار ہے۔ بالفاظ دیگر یوں کہہ سکتے ہیں کہ اسلام نے دین و دنیا کی کامیابی اور سر بلندی کے لیے عقیدہ و عمل میں پاکیزگی کو ضروری قرار دیا ہے۔ قرآن مجید کا یہی ارشاد ہے: ﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا﴾

اسلام نے صحت مند معاشرہ کی تشکیل کے لیے اخلاقیات کو بڑی اہمیت دی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا مقصد یہ تھا کہ آپ حسن اخلاق کی تکمیل کریں۔ ان حقائق کے اعتراف میں مشہور مغربی فلاسفر "کانٹ" نے کہا تھا کہ "زندگی میں توازن اور ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے اخلاقیات کا وجود ضروری ہے اور اخلاقیات میں وزن پیدا کرنے کے لیے خدا اور حیات بعد الموت کا تصور ضروری ہی نہیں بلکہ ناگزیر ہے۔ کیونکہ ان تصورات کے بغیر ہم اپنے اخلاقی قوانین کا نفاذ مستحکم طریقے سے نہیں کر سکتے۔"

یاد رکھیے کہ اسلامی طرز حیات کوئی سیاسی نعرہ نہیں بلکہ سکون قلب امن عالم اصلاح معاشرہ اور فلاح انسانیت کی واحد راہ ہے جس پر چل کر انسانیت بہاروں سے ہمکنار ہو سکتی ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ ابتدائے آفرینش سے لے کر آج تک انسان نے بے شمار نظامہائے زندگی وضع کیے مگر وہ ناکام رہے۔ آج بھی دنیا میں کہیں سوشلزم ہے۔ کہیں زر پرست سرمایہ داری ہے۔ کہیں ہندو کی گاؤ پرستی اور کہیں ماؤ کے نظریات زیر عمل ہیں۔ ان میں کوئی نظام بھی انسانیت کی فلاح کا ضامن نہیں۔ ہمیں یہ تسلیم ہے کہ انہوں نے ایٹم کی دنیا سے نکل کر خلا کی وسعتوں میں قدم رکھا ہے لیکن ایسی ترقی تک انسانیت ہے جس میں اس کی بھلائی کی بجائے ہلاکت کے سامان مضر ہوں۔ یہ بڑی طاقتوں کی ہی حماقتوں کا نتیجہ ہے کہ چشم کائنات دو عالمگیر جنگوں کے روح فرسا مناظر دیکھ چکی ہے۔ ہیرو شیمیا اور ناگاساکی کے کھنڈرات آج بھی انسانیت کا ماتم کر رہے ہیں۔ آج بھی امریکہ مجبور و مقہور مسلمانوں کو اپنے انسانیت سوز بہوں کا نشانہ بنا رہا ہے۔

آج دنیا ایک نظریاتی اور معاشی کشمکش میں مبتلا اور اخلاقی انحطاط کا شکار ہے سکون قلب عنقا ہو چکا ہے

## بشیر انصاری

☆ جناب رانا مشتاق خاں پسروری  
☆ جناب پروفیسر عبدالغفور راشد  
☆ جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن و حدیث
- 2 ادارہ
- 4 احکام و مسائل
- 6 فرقہ واریت اور اختلافات..... (خطبہ حرم)
- 9 امام کعبہ کا دورہ پاکستان
- 11 اسلامی معاشرت اور مستشرقین
- 14 صحیح بخاری شریف
- 16 جھوٹ اور جھوٹی گواہی
- 18 مردان میں افسوسناک واقعہ
- 20 اسلام..... عورتوں کے حقوق کا ضامن
- 21 دعوت الی اللہ
- 21 یاد رفتگان..... (چوہدری نور احمد روت)
- 23 منزل کی قتنا ہے تو کر جہد مسلسل
- 24 اخبار الجماعہ

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل ذریعہ کے نام کی جائے

پتہ: ہفت روزہ "اہل تشدد" دفتر مرکزی جمعیت اہل تشدد پاکستان

106 راولی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37725525 فیکس: 042-37720257  
E-mail: weeklyyahlehadith@yahoo.com

سالانہ ذریعہ تعاون کیلئے

ایڈیٹر: 0100270239 کالڈ ٹمبر: 0211

بدل اشتراک

- سالانہ ..... 600/- روپے
- ششماہی ..... 350/- روپے
- بڑا چھوٹی بی ..... 650/- روپے
- بیرونی نمائندگ سے ..... 6000/- روپے
- فی پرچہ ..... 20/- روپے

بشیر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے "بشیر ہفت روزہ" شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدہ لاہور سے چھپوا کر 106 راولی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

بے اطمینانی اور افراتفری کا دور دورہ ہے۔ ان حالات میں دنیائے انسانیت اگر فلاح و کامرانی، سکون قلب اور امن و امان کی طلبگار ہے تو اسے اسلام کے دامن سے وابستہ ہو جانا چاہیے۔ کیونکہ اسلام ہی نوع بشر کو ان تباہ کن خطرات اور حوادث سے نجات دلا سکتا ہے جو اس وقت پوری انسانیت کو لاحق ہو رہے ہیں۔

## شیطانی ہرزہ سرائیوں کو انسانی حقوق کا نام دیا گیا ہے توہین آمیز سازشوں کا مقابلہ کریں گے۔ امیر محترم

**پوری قوم قانون ناموس رسالت کی محافظ ہے۔ توہین رسالت ﷺ کے قانون کے خلاف جارحانہ پراپیگنڈہ مہم عالمی سازش ہے**

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر سینیئر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ شیطانی ہرزہ سرائیوں کو انسانی حقوق کا نام دے دیا گیا ہے۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے خلاف توہین آمیز سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔ مرکز 106 راوی روڈ میں شعبہ خواتین کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ پوری قوم قانون ناموس رسالت کی محافظ ہے۔ توہین رسالت ﷺ کے قانون کے خلاف جارحانہ پراپیگنڈہ مہم عالمی سازش ہے۔ حکومت دونوں انداز میں دنیا کو بتا دے کہ ہم کسی بھی قسم کا دباؤ قبول نہیں کریں گے۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ طاغوت لاکھ کوشش کر کے دیکھ لے، مسلمانوں کے دلوں سے روح محمد ﷺ نہیں نکال سکتا۔ مثال کا قتل قابل مذمت مگر اس واقعہ کی آڑ میں قانون توہین رسالت ﷺ کا مذاق اڑانے کی کسی کو اجازت نہیں دی جاسکتی۔ توہین رسالت کے مرتکب کو سزا دینے کا اختیار صرف ریاست کے پاس ہے۔ توہین رسالت کا جھوٹا الزام لگانے والوں کے خلاف بھی سخت قانونی کارروائی ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ قانون کو ہاتھ میں لینے کی ہر دینی جماعت نے مذمت کی ہے مگر اس کے باوجود مذہب بے زار طبقہ دین، مدرسہ، مسجد اور مولوی کو مطعون قرار دے رہا ہے۔ قانون توہین رسالت کے ناجائز استعمال روکنے کے لیے اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے۔ دین کی روشن تعلیمات انتہا پسندانہ رجحانات کی حوصلہ شکنی کرتی ہیں۔ اعتدال سے ہٹ کر افراط و تفریط کی زندگی گزارنا دراصل قرآن و سنت کی روشن، بصیرت افروز اور پاکیزہ تعلیمات سے غفلت اور لاعلمی کا سبب ہے۔ اجلاس میں پروفیسر ساجد میر نے شعبہ خواتین مرکزی جمعیت اہل حدیث کا باضابطہ اعان کیا اور ایک سال کی مدت کے لیے محترمہ طوبی رحمان کو عبوری امیر اور محترمہ سعیدہ مصطفیٰ کو عبوری سیکرٹری جنرل نامزد کیا۔ پروفیسر ساجد میر نے اس موقع پر کہا کہ اسلام کی اشاعت میں خواتین کا شروع سے بنیادی کردار رہا ہے۔ آج دین اور دینی اقدار کو مختلف چیلنجز کا سامنا ہے، مسلم خواتین پر بھی برابر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اصلاح معاشرہ کے لیے اپنے حصے کا کام کریں۔ ملک کی نصف سے زائد آبادی خواتین پر مشتمل ہے، لہذا انہیں دعوت و تبلیغ کے میدان میں اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانا ہوگا۔ اس موقع پر ناظم ذیلی تنظیمات ڈاکٹر عبدالغفور راشد بھی موجود تھے۔

## فوج نے اپنا کام کر دکھایا، سہولت کاروں کو سزا دینا حکومت کا فرض ہے۔ پروفیسر ساجد میر

**کھبوش کی سزا پر عملدرآمد کے معاملہ میں تمام قومی، سیاسی اور عسکری قیادتوں کو ایک صفے پر نظر آنا چاہیے**

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیئر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ کھبوش کی سزا پر عملدرآمد کے معاملہ میں تمام قومی، سیاسی اور عسکری قیادتوں کو ایک صفے پر نظر آنا چاہیے۔ فوج نے اپنا کام کر دکھایا سہولت کاروں کو سزا دینا حکومت کا فرض ہے۔ پاک فوج نے بھارتی ایجنٹ کو سزائے موت دے کر جرات مندانہ اقدام کیا ہے۔ معصوم اور بے گناہ شہریوں کے قاتل کی یہی سزا ہونی چاہیے۔ پوری قوم ریاست کی آزادی و خود مختاری اور سلامتی کے لیے پاک فوج کے ساتھ سیدہ پلائی دیوار کی طرح کھڑی ہے اور توقع رکھتی ہے کہ دشمن ملک کے ایجنٹ کو پھانسی دی جائے گی اور اس سلسلے میں ہر قسم کے دباؤ کو مسترد کر دیا جائے گا۔ مرکز 106 راوی روڈ سے جاری اپنے بیان میں پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ بھارت پاکستان کے اندر ملکی سلامتی کیخلاف دہشت گردی کرا کر دنیا کے سامنے ہمارے خلاف احتجاج کرتا ہے۔ ہماری امن کی خواہش کو کمزوری نہ سمجھا جائے۔ ہمارے لیے قومی سلامتی سے بڑھ کر اور کوئی چیز عزیز نہیں۔ جو لوگ پاکستان میں کھبوش یا دیو اور سہولت کاروں کے لیے نرم گوشہ رکھتے ہیں اور اسکی صفائیاں پیش کر رہے ہیں ان کو بھی کیفر کردار تک پہنچانا ہوگا۔ ہمارے وزیر دفاع خواجہ آصف نے کل بھوشن کی سزائے موت پر دلیرانہ موقف اختیار کیا ہے۔ بھارت کو ٹھوس پیغام جانا چاہیے کہ ملکی سلامتی کی خاطر عسکری اور سیاسی قیادت ایک جہج پر ہے۔ وزارت خارجہ اپنے سفیروں کو کل بھوشن کی سزائے موت کے بارے میں بریف روانہ کرے تاکہ بھارت کا اصل چہرہ دنیا کو دکھایا جاسکے۔ بھارتی جاسوسوں کے ساتھ ماضی میں ہونیوالے حسن سلوک کے پیش نظر مختلف حلقوں کی جانب سے ان خدشات کا اظہار سامنے آ رہا ہے کہ پاکستان عالمی دباؤ پڑنے پر کہیں اسے بھی سزا پر عملدرآمد کئے بغیر بھارت کے حوالے کرنے پر مجبور نہ ہو جائے اس لئے کم از کم اس ایک بھارتی بد معاش کو تو کیفر کردار تک پہنچانے کی مثال قائم کر دی جائے۔ پروفیسر ساجد میر کا کہنا تھا کہ کوئی بعید نہیں کہ پاکستان کی سالمیت کیخلاف جاری اپنی جنگی تیاریوں کی بنیاد پر وہ موقع پا کر پاکستان پر جارحیت کا مرتکب بھی ہو جائے اس لئے ہماری سلامتی کمزور کرنے کے سازشی نیٹ ورک کو یہاں پھیلانے اور اسکی بنیاد پر تخریبی کارروائیاں کر نیوالے بھارتی ایجنٹ کو ہر صورت کیفر کردار تک پہنچانا ضروری ہے۔ اس صورتحال میں کھبوش کی سزا پر عملدرآمد کے معاملہ میں تمام قومی، سیاسی اور عسکری قیادتوں کو ایک صفے پر نظر آنا چاہیے۔ ملک کے دشمن کے ساتھ کسی قسم کی رعایت کرنا اس دشمن کو مزید کھل کھیلنے کا موقع فراہم کرنے کے مترادف ہوگا۔



جناب  
مولانا  
مفت  
ابو محمد عبدالستار احمد  
مرکز الدراسات الاسلامیہ

فون: 0300-4178626 - 065-2663317  
Email: markaz.dirasat@gmail.com

# احکام و مسائل

## اسم اعظم کونسا ہے؟!

**سوال** احادیث میں اسم اعظم کے حوالے سے دعا کرنا اس کی یقینی قبولیت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں وضاحت کریں کہ اسم اعظم کونسا نام ہے تاکہ اس کے حوالے سے دعا کی جائے اور اس کی قبولیت کا یقین رکھا جائے۔

**جواب** اس میں کوئی شک نہیں کہ بندہ مسلمان جب اسم اعظم کے حوالے سے دعا کرتا ہے تو اللہ کے ہاں ایسی دعا کو شرف قبولیت سے نوازا جاتا ہے لیکن قبولیت دعا کے لیے دیگر شرائط قبولیت کا پایا جانا بھی ضروری ہے۔ نیز یہ بھی ضروری ہے کہ وہاں کوئی قبولیت کے لیے رکاوٹ نہ ہو۔ مثلاً

- دعا کرنے والے کا کھانا پینا اور لباس وغیرہ حرام کی کمائی سے ہو۔
- دعا سے پہلے اللہ کی حمد و ثناء اور رسول اللہ ﷺ پر درود نہ پڑھے۔

ان موانع کو دور کیے بغیر دعا کرنا پھر اس کی قبولیت کی امید رکھنا محض عبث ہے۔ نیز اس صورت میں اسم اعظم کی وہ برکات ظاہر نہیں ہوں گی جن کی اس سے امید رکھی جاتی ہے۔ حدیث میں اسم اعظم کے متعلق آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ کو اسم اعظم کے حوالے سے پکارا جائے تو وہ ضرور جواب دیتا ہے۔ جب اس کے حوالے سے مانگا جائے تو اللہ تعالیٰ ضرور عطا کرتا ہے۔“ (نسائی، السہو: ۱۳۰۱)

احادیث میں اسم اعظم کے حوالے سے مختلف روایات ملتی ہیں انہیں سنن ابن ماجہ میں دیکھا جاسکتا ہے۔ (ابن ماجہ ابواب الدعاء باب اسم اللہ الاعظم: ۹)۔ ان میں سے ایک حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو یوں دعا کرتے سنا: [اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ الْوَاحِدُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَكُنْ لَهُ يَدٌ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ]۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے اللہ تعالیٰ سے اس کے اس نام سے سوال کیا ہے کہ جب اس کے حوالے سے مانگا جائے تو عطا کرتا ہے اور جب دعا کی جائے تو قبول کرتا ہے۔“ (ابوداؤد، الوتر: ۱۲۹۳)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے اسم اعظم ہے کہ جب اس کے ساتھ دعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ ضرور قبول کرتا ہے۔ اس حدیث کے متعلق حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں: ”اسم اعظم کے متعلق جتنی بھی احادیث مروی ہیں ان میں یہ حدیث سند کے اعتبار سے راجح ترین ہے۔“ (فتح الباری: ج ۲ ص ۲۳۹)

اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کی تعیین کے متعلق اہل علم کے حسب ذیل تین موقف ہیں:

- اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء عظیم ہیں ان میں سے کوئی بھی اسم اعظم نہیں لہذا اسماء اللہ میں فرق کرنا یا ایک نام کو دوسرے پر فوقیت دینا جائز نہیں۔ جن احادیث میں اسم اعظم کا لفظ آیا ہے اس سے مراد عظیم ہے لیکن کچھ احادیث میں اسم اعظم کی تعیین کی گئی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ”جن احادیث میں اسم اعظم کی تعیین ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص اس کے حوالے سے دعا کرے گا اسے اضافی ثواب ملے گا“ حافظ ابن حجرؒ نے ایک موقف امام ابن حبانؒ کی طرف منسوب کیا ہے ان کے ہاں ”اعظمیت“ سے مراد داعی کے لیے مزید اجر و ثواب ہے۔“ (فتح الباری: ج ۱ ص ۲۶۳)

○ کچھ اہل علم کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسم اعظم کی تعیین کو اپنے پاس پوشیدہ رکھا ہے اور اپنی مخلوق میں سے کسی کو بھی اس پر مطلع نہیں کیا اس موقف کو بھی حافظ ابن حجرؒ نے نقل فرمایا ہے لیکن اس پر دل مطمئن نہیں ہوتا۔

○ اکثر اہل علم کا موقف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک اسم اعظم کی حیثیت رکھتا ہے اور وہ لوگ اسم اعظم کو ثابت کرتے ہوئے اس کا تعیین بھی کرتے ہیں۔ لیکن اس میں کافی اختلاف ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے اس حوالے سے چودہ مختلف اقوال ذکر کیے ہیں۔ (فتح الباری: ج ۱ ص ۲۶۸-۲۶۹)

ہمارے رجحان کے مطابق اسم اعظم سے مراد اسم جلالہ لفظ ”اللہ“ ہے۔ یہ ایک ایسا نام ہے جو اس کے علاوہ دیگر تمام ناموں اور صفات پر دلالت کرتا ہے۔ یہ ایک ایسا نام ہے جس کا

اطلاق اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے پر نہیں کیا جاسکتا۔ نیز یہ نام ان تمام نصوص میں موجود ہے جن میں اسمِ اعظم کی موجودگی خود رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی ہے اور یہ نام قرآن مجید میں بکثرت آیا ہے ہمارا ذہن اس طرف بھی جاتا ہے کہ اسمِ اعظم سے مراد کلمہ توحید ”لا الہ الا اللہ یا لا الہ الا انت“ ہے۔ مختلف احادیث میں جو دعائیں اسمِ اعظم کے حوالے سے مذکور ہیں ان سے یہی اندازہ ہوتا ہے۔ کچھ اہل علم نے ”الحی القیوم“ کو اسمِ اعظم قرار دیا ہے قدیم اہل علم میں سے امام نوویؒ اور معاصرین میں علامہ صالح العثیمینؒ کا یہی رجحان ہے۔ واللہ اعلم!

### پریشانیوں کا علاج

**سوال** ہمارے گھر میں زندگی بسر کرنے کے لیے ہر سہولت موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہماری اوقات سے زیادہ دیا ہے لیکن ذہنی سکون میسر نہیں! اہل خانہ ہر وقت پریشانیوں کا شکار رہتے ہیں قرآن و حدیث میں اس کا کوئی علاج ہو تو ہمیں آگاہ کریں۔

**جواب** دنیوی زندگی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا عام سا قانون ہے کہ اس کی نازل کردہ تعلیمات پر عمل کرنے والا انسان ذہنی طور پر خوشحال اور ان سے روگردانی کرنے والا پریشان اور بدحال رہتا ہے اس فارمولے کے مطابق انسان خود اپنی راحت اور پریشانی کا اندازہ کر سکتا ہے تاہم کتاب و سنت میں چند ایک امور کی نشاندہی کی گئی ہے جن پر عمل کرنے سے انسان اپنی پریشانیوں پر قابو پا سکتا ہے ہم ان میں سے چند ایک امور کا ذکر کرتے ہیں۔

① نماز کی پابندی..... قرآن کریم نے نماز کے متعلق بیان کیا ہے کہ کھن حالات میں اس کی ادائیگی انسانی نفس کو اطمینان بخشی ہے کیونکہ اس کی ادائیگی سے بندے کا اللہ تعالیٰ پر توکل بڑھتا ہے اور یہی توکل مشکلات پر قابو پانے کے لیے ایک بہت بڑا سہارا ہے۔ قرآن کریم میں ہے: ”مشکل پڑنے پر صبر اور نماز سے مدد لو۔“ (البقرہ: ۲۵۵)

رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو خود کو نماز میں مشغول کر دیتے۔ چنانچہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی غم یا پریشانی لاحق ہوتی تو نماز پڑھنے لگ جاتے تھے۔ (ابوداؤد الطبرانی: ۱۳۱۹)

② اللہ کا ذکر..... ذکر الہی سے بھی مشکلات و پریشانیوں پر کنٹرول حاصل کیا جاسکتا ہے قرآن کریم نے ہمیں اس حقیقت سے آگاہ کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”خبردار! اس کے ذکر سے ہی دل مطمئن ہوتے ہیں۔“ (الرعد: ۲۸)..... اللہ کا ذکر دو طرح کا ہوتا ہے: ① ہر وقت اللہ تعالیٰ کو اپنے دل میں یاد رکھنا۔ ② زبان سے اس کے نام کا ورد کرتے رہنا۔ اللہ کے ذکر سے توکل پیدا ہوتا ہے اور جسے توکل کی نعمت مل جائے وہ مصائب و آلام سے نہیں گھبراتا نیز اللہ کے ذکر سے دلی راحت اور دلی سکون ملتا ہے مصائب و آلام کو دور کرنے کے لیے درج ذیل اذکار کی کیا حیثیت رکھتے ہیں:

③ حدیث میں افضل الذکر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کو قرار دیا گیا ہے اس کے معنی پر غور کرتے ہوئے اسے بکثرت پڑھتے رہنا چاہیے۔

④ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ..... رسول اللہ ﷺ نے ان کلمات کو جنت کا خزانہ قرار دیا ہے جیسا کہ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے۔ (بخاری الدعوات: ۵۳۷)

ان مبارک کلمات کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ان میں ننانوے بیماریوں کا علاج ہے اور ان میں سب سے ہلکی بیماری غم و پریشانی ہے۔ (مسند حاکم ج ۱ ص ۵۴۲)

⑤ استغفار کرنا..... کثرت کے ساتھ دل کی گہرائی سے اَسْتَغْفِرُ اللہ پڑھنا بھی پریشانیوں کا بہترین علاج ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ جو شخص استغفار پر دوام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر تنگی کو دور کر دیتا ہے۔ ہر غم سے خلاصی عطا کرتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق فراہم کرتا ہے جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ (مسند امام احمد ج ۱ ص ۲۳۸)

⑥ آیت کریمہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ“ قرآن کریم میں اس کے متعلق صراحت ہے کہ سیدنا یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں اس دعا کو پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں پریشانی سے نجات دی اور ساتھ ضمانت بھی دی کہ ہم اسی طرح اہل ایمان کو پریشانیوں سے نجات دیتے ہیں۔ (الانبیاء: ۸۸)

احادیث میں اس دعا کی بہت فضیلت آئی ہے اور امت نے شدائد و مصائب میں اس دعا کو بہت مجرب پایا ہے لہذا مسائل کو مذکورہ اور احرار جان بنانا چاہئیں۔ واللہ اعلم!

### ذوالکفل کون تھے؟

**سوال** قرآن کریم میں ذوالکفل کا نام آیا ہے کیا یہ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ نبی تھے یا اللہ تعالیٰ کے ایک عام برگزیدہ انسان تھے؟ اس کی وضاحت درکار ہے۔

**جواب** اس قسم کے سوالات سے ہمیشہ گریز کرنا چاہیے کیونکہ ان کا ہماری عملی زندگی سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی اس بارے آخرت میں ہم سے پرسش ہوگی تاہم ان کا ذکر قرآن کریم میں ہے۔ (الانبیاء: ۸۵) قرآن کریم میں ان کے حالات بیان نہیں ہوئے اور نہ ہی صحیح احادیث میں ان کے متعلق کوئی صراحت ملتی ہے۔ آپ کی نبوت کے متعلق بھی اختلاف ہے تاہم آپ کا ذکر حضرات انبیاء علیہم السلام کے ہی درمیان آیا ہے اس لیے غالب گمان یہی ہے کہ آپ نبی تھے۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ شام کا علاقہ آپ کی دعوت کا مرکز تھا۔ آپ نے علاقہ سے بنی اسرائیل کو آزاد کروایا تھا۔ واللہ اعلم!

# فرقہ واریت اور اختلافات سے بچاؤ

امام مسجد الحرام  
فیصلہ شاہ  
ڈاکٹر ماہر المعقلی

17 رجب 1438ھ / 14 مارچ 2017ء

تاریخ

جناب حافظ یوسف سراج

تقریب

جناب محمد عاطف الیاس

مزمع

نے بتایا کہ میں اس گاؤں میں اپنے ایک بھائی سے ملنے جا رہا ہوں۔ فرشتے نے پوچھا، کیا تم نے اس پر کوئی احسان کیا ہے، جس کا آج بدلہ وصول کرنے جا رہے ہو؟ اس نے کہا: نہیں! بس میں اللہ کے لیے اس سے محبت کرتا ہوں۔ فرشتے نے کہا: اگر ایسا ہے تو تمہارے لیے اللہ کا یہ پیغام لایا ہوں کہ جس طرح تم نے اللہ کے لیے اپنے بھائی سے محبت کی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت فرماتا ہے۔“

اللہ کے بندو! دلوں کی الفت اور محبت قائم رکھنے کے لیے بہر حال نرمی، باہمی تعاون اور اپنے حق سے دستبرداری کی ضرورت پڑتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے معاذ اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کو نصیحت فرمائی تھی کہ:

”آسانیاں پیدا کرنا، لوگوں کو مشکل میں نہ ڈالنا، بشارتیں دینا، لوگوں کو متغیر مت کرنا، ایک دوسرے کو معاف کر دینا اور اختلاف میں نہ پڑنا۔“ (بخاری و مسلم)

اتحاد و اتفاق قائم رکھنے کے لیے اس حقیر دنیا کی بے قیمت چیزوں سے دستبرداری بھی بڑا کارگر ہتھیار ہے۔ دیکھیے! غزوہ حنین کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے غنیمت، کا مال تقسیم فرمایا تو نئے مسلمان ہونے والوں کو ترجیح دی۔ اس سے انصاریوں کے دل میں طرح طرح کی باتیں آنے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے انہیں ہدایت اور اتحاد و اتفاق کی نعمتیں یاد دلایں۔ فرمایا: ”انصارو! کیا میں نے تمہیں بھٹکے ہوئے نہیں پایا تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے تمہیں ہدایت عطا فرمائی؟ میں نے تمہیں فقر و فاقہ میں نہیں پایا تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے تمہیں بے نیاز کر دیا؟ کیا میں نے تمہیں متفرق نہیں پایا تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے تمہیں اکٹھا فرما دیا؟“ لوگوں نے ان سب

بنیاد رکھی اور مہاجرین و انصار کے درمیان مواخات کرائی، انہیں ایک دوسرے کا بھائی بنا دیا۔ اس بھائی چارے کی بدولت وہ جاہلیت کی دشمنیوں کے بعد اسلام کی محبت کے سائے میں آ گئے، اجنبی مہاجر انصاریوں کے بھائی بن گئے اور ان کے مالوں اور جائیدادوں میں بھی شریک ہو گئے۔ فرمان الہی ہے:

”جو ان مہاجرین کی آمد سے پہلے ہی ایمان لا کر دار ہجرت میں مقیم تھے یہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو ہجرت کر کے ان کے پاس آئے ہیں اور جو کچھ بھی ان کو دیدیا جائے، اُس کی کوئی حاجت تک یہ اپنے دلوں میں محسوس نہیں کرتے اور اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں خواہ

رسول اللہ ﷺ نے نہ صرف صحابہ میں اخوت اور محبت کی بنیادیں مضبوط کیں بلکہ ان بنیادوں کی نگہداشت کرنے کی تلقین بھی فرمائی اور اس بابرکت معاشرتی اخلاق کی فضیلت بھی بیان فرمائی، تاکہ لوگوں میں الفت و محبت ہمیشہ باقی رہے۔

اپنی جگہ خود محتاج ہوں حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ دل کی تنگی سے بچا لیے گئے وہی فلاح پانے والے ہیں۔“ (حشر)

اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے نہ صرف صحابہ میں اخوت اور محبت کی بنیادیں مضبوط کیں بلکہ ان بنیادوں کی نگہداشت کرنے کی تلقین بھی فرمائی اور اس بابرکت معاشرتی اخلاق کی فضیلت بھی بیان فرمائی، تاکہ لوگوں میں الفت و محبت ہمیشہ باقی رہے۔

صحیح مسلم میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”ایک شخص اپنے ایک بھائی سے ملنے کے لیے کسی گاؤں کی طرف جا رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ مقرر فرما دیا۔ فرشتے نے اس سے پوچھا: کہاں جا رہے ہو؟ اس

حمد و ثناء کے بعد:

اے اسلامی معاشروں میں رہنے والو! میں اپنے آپ کو اور آپ سب کو اللہ تعالیٰ کی نصیحت سنانا ہوں۔ فرمان الہی ہے:

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔ سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو، اللہ کے اُس احسان کو یاد رکھو جو اس نے تم پر کیا ہے۔ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، اُس نے تمہارے دل جوڑ دیے اور اس کے فضل و کرم سے تم بھائی بھائی بن گئے، تم آگ سے بھرے ہوئے ایک

گڑھے کے کنارے کھڑے تھے، اللہ نے تم کو اس سے بچالیا“ اس طرح اللہ اپنی نشانیاں تمہارے سامنے روشن کرتا ہے شاید کہ ان علامتوں سے تمہیں

اپنی فلاح کا سیدھا راستہ نظر آ جائے“ (آل عمران)

اے امت اسلام! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کو دنیا میں اس لیے بھیجا تا کہ دین قائم ہو جائے، باہمی محبت عام ہو جائے اور مسلمان ایک جماعت بن جائیں، تاکہ تفرقہ اور اختلافات ختم ہو جائیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

”اُس نے تمہارے لیے دین کا وہی طریقہ مقرر کیا ہے جس کا حکم اُس نے نوح کو دیا تھا، اور (اے محمدؐ) جسے اب ہم نے تمہاری طرف وحی کی ہے، اور جس کی ہدایت ہم ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو دے چکے ہیں، اس تاکید کے ساتھ کہ اس دین کو قائم کرو اور اُس میں متفرق نہ ہو جاؤ“ (شوری)

چنانچہ جب آپ ﷺ کے بابرکت قدم شہر مدینہ میں پڑے تو آپ ﷺ نے ترجیحی بنیادوں پر مسجد قباء کی

خلفائے راشدین کی سنت پر ہمارے۔ اسے مضبوطی سے  
تھام لیتا۔“ (ترمذی)

اس حدیث سے معلوم ہو جاتا ہے کہ آخری لحاظ  
تک رسول اللہ ﷺ کو امت کی وحدت اور اتحاد و اتفاق  
کی کتنی فکر تھی۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں سیدنا انس بن  
مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بیماری  
میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نمازوں کی امامت کرایا کرتے تھے۔  
سوموار کے دن ہم نماز کے لیے صفیں بنا چکے تھے کہ  
آپ ﷺ حجرہ مبارک کا پردہ ہٹا کر ہمیں دیکھنے لگے،  
آپ ﷺ کا چہرہ یوں تھا جیسے قرآن کریم کا بابرکت اور  
روشن صفحہ۔ آپ ﷺ مسکرانے لگے تو ہماری خوشی کی انتہا  
نہ رہی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ سمجھے کہ رسول اللہ ﷺ آج خود  
امامت کرائیں گے، وہ پیچھے ہو کر صف میں کھڑے ہو  
گئے تاہم آپ ﷺ نے اشارہ کرتے  
ہوئے فرمایا: نماز مکمل کر لو اور پردہ  
کے پیچھے چلے گئے۔ آپ ﷺ اسی  
روز اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

امام نوویؒ بیان کرتے ہیں: اس موقع  
پر آپ ﷺ کے مسکرانے کی وجہ یہ تھی کہ آپ ﷺ نے  
صحابہ کرام کو اکٹھے، متحد و متفق شریعت پر عمل کرتے  
ہوئے اور نماز میں اپنے امام کی متابعت کرتے ہوئے  
دیکھا تو آپ ﷺ کو بے حد خوش ہوئی۔ چنانچہ آپ ﷺ  
کا چہرہ یوں روشن ہو گیا جیسے ہر من پسند چیز دیکھنے کے  
موقع پر ہو جایا کرتا تھا۔ فرمان الہی ہے:

”دیکھو! تم لوگوں کے پاس ایک رسول آیا ہے جو خود  
تم ہی میں سے ہے، تمہارا نقصان میں پڑنا اس پر  
شاق ہے، تمہاری فلاح کا وہ حریص ہے، ایمان  
لانے والوں کے لیے وہ شفیق اور رحیم ہے۔“ (توبہ)

### دوسرا خطبہ!

حمد و ثناء کے بعد:

اے مسلمان معاشرے کے لوگو! اتحاد و اتفاق  
اگرچہ ہر وقت کی ضرورت ہوتی ہے، تاہم مسلمانوں کو آج  
کے دور میں اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ اللہ  
کے بندو! اگر ہم واقعی امت میں اتحاد و اتفاق کے خواہاں  
ہیں تو ہمیں شریعت کی حدود میں رہ کر اختلاف رائے کا

ہیں اور آدم مٹی سے بنے ہیں۔ کسی عربی کو کسی عجمی پر اور  
کسی گورے کو کسی کالے پر تقویٰ کے سوا کوئی برتری  
حاصل نہیں۔ فرمان الہی ہے:

”لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے  
پیدا کیا اور پھر تمہاری قومیں اور برادریاں بنا دیں  
تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکودر حقیقت اللہ کے  
نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو  
تمہارے اندر سب سے زیادہ پرہیزگار ہے یقیناً  
اللہ سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔“ (حجرات)

رسول اللہ ﷺ نے تو اس شخص کے ایمان کو نامکمل  
قرار دیا کہ جسے اپنے بھائی کے لیے وہ پسند نہیں جو خود  
اپنے لیے پسند ہے اور ان لوگوں کے ساتھ نور سے بنے  
منبروں کا وعدہ کیا ہے جو اللہ کے لیے آپس میں محبت  
کرتے ہیں۔ ایسے لوگ اس دن نور سے بنے منبروں پر

اللہ کے بندو! اختلاف اور فرقہ واریت پھیلنے سے امن و امان بھی متاثر ہو جاتا ہے،  
بلکہ امن و امان کے لیے تفرقے اور اختلاف سے بڑھ کر کوئی چیز زیادہ نقصان دہ  
نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے حکمرانوں کی بات سننے اور ماننے کی تلقین فرمائی ہے۔

چھاؤں میں براجمان ہوں گے کہ جس دن اللہ کے عطا  
کردہ سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔

اللہ کے بندو! اختلاف اور فرقہ واریت پھیلنے  
سے امن و امان بھی متاثر ہو جاتا ہے، بلکہ امن و امان کے  
لیے تفرقے اور اختلاف سے بڑھ کر کوئی چیز زیادہ نقصان  
دہ نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے حکمرانوں کی بات سننے اور  
ماننے کی تلقین فرمائی ہے۔

سیدنا عرابض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک  
روز فجر کی نماز کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایسی  
نصیحت کی کہ آنکھیں نم اور دل نرم ہو گئے۔ ایک شخص نے  
کہا: اے اللہ کے رسول! یہ تو کسی الوداع کہنے والے کی  
نصیحت لگتی ہے، تو آپ ہمیں مزید نصیحت فرمائیے۔ آپ  
ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہیں اللہ سے ڈرنے اور حکمران کی  
اطاعت کرنے کی نصیحت کرتا ہوں چاہے وہ جشی غلام ہی  
کیوں نہ ہو۔ جسے لمبی عمر ملے گی وہ بہت سے اختلافات  
دیکھے گا، تم خود گھڑی گئی عبادتوں سے بچنا، وہ گمراہی ہیں۔  
جسے یہ وقت دیکھنے کو ملے وہ میری اور میرے ہدایت یافتہ

باتوں کا اقرار کیا تو آپ ﷺ نے انہیں تسلی دیتے ہوئے  
فرمایا: ”کیا تم اس پر راضی نہیں کہ لوگ مال و دولت لے  
جائیں اور تم اللہ کے رسول کو اپنے ساتھ اپنے شہر میں لے  
جاؤ؟ خدا کی قسم! جو تمہارے ساتھ ہے وہ ان کے مال  
و دولت سے بہت بہتر ہے۔“ لوگوں نے کہا: جی ہاں! اے  
اللہ کے رسول! ہم اس پر راضی ہیں۔ (بخاری و مسلم)

اتحاد و اتفاق کی خاطر رسول اللہ ﷺ اختلاف برپا  
کرنے کی ہر کوشش کو ابتدا ہی میں کچل ڈالتے تھے، اختلاف  
کی آگ بھڑکنے سے قبل ہی اسے روک دیتے تھے۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں سیدنا جابر بن عبد اللہ  
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک غزوے میں جاتے ہوئے  
ایک مہاجر نے ایک انصاری کی پشت پر ضرب لگا دی۔  
اس پر انصاری نے اپنے ساتھی انصاریوں کو پکارا اور مہاجر  
نے مہاجروں کو آواز دے دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ

جاہلیت کی آوازیں کہاں سے آرہی  
ہیں؟“ آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ ایک  
مہاجر نے ایک انصاری کی پشت پر ضرب  
لگا دی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:  
”جاہلیت کی یہ روش کو چھوڑ دو یہ بڑی  
بوسیدہ ہے۔“

فرقہ واریت اور فتنے کی آگ اگر بھڑک اٹھے تو  
اسے بجھانا بڑا مشکل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ رؤف، اور رحیم  
ہونے کے باوجود رسول اللہ ﷺ ان لوگوں کے ساتھ  
بہت سختی فرماتے جو امت کے اتحاد کو یکمیرنا چاہتے اور  
جاہلیت کے علم بلند کرتے۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کی  
روایت ہے کہ ان کا کسی شخص کے ساتھ اختلاف تھا۔ اس  
شخص کی والدہ عجمی تھیں۔ تو ابو ذر رضی اللہ عنہ نے اسے اس کی  
ماں کا طعنہ دے دیا۔ اس نے جا کر نبی کریم ﷺ سے  
شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ابو ذر! تمہارے اندر  
ابھی جاہلیت موجود ہے“ ابو ذر نے کہا: اے اللہ کے  
رسول! جو لوگوں کو گالی دیتا ہے، تو پھر جواباً ہی لوگ اس  
کے ماں باپ کو گالی دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ابو  
ذر! تمہارے اندر ابھی جاہلیت موجود ہے۔“

اس طرح رسول اللہ ﷺ نے حسب اور نسب پر  
فخر کرنے سے مومنوں کو پاک فرما دیا۔ سب آدم کی اولاد



## اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ برصغیر کے رہنماؤں کی مرکز اہل حدیث میں آمد

لاہور..... ۱۹ اپریل ۲۰۱۷ء مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کے ممتاز رہنما اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ برصغیر کے چیئرمین مولانا محمد ابراہیم میر پوری، جناب محمد یونس سیکرٹری ٹرسٹ اور پاکستان میں ٹرسٹ کے مندوب اور خطیب اعظم میر پور (آزاد کشمیر) مولانا قاری محمد اعظم عارف مرکز اہل حدیث ۱۰۶ راوی روڈ لاہور تشریف لائے۔ رانا محمد شفیق خاں پسروی، مدیر اہل حدیث بشیر انصاری، اور ناظم و خطیب مرکز حافظ بابر فاروق رحیمی و دیگر احباب مکتب نے ان کا استقبال کیا۔ مہمانوں نے ناشتے کے بعد دفتر کا وزٹ کیا اور مرکزی قاعدین کی کوششوں کو خراج تحسین پیش کیا۔ بعد ازاں ٹیوب ویل کا افتتاح کیا گیا جو ویلفیئر ٹرسٹ کی طرف سے مرکز میں لگایا گیا ہے۔ مولانا قاری محمد اعظم عارف صاحب نے مختصر خطاب کیا اور مولانا محمد ابراہیم میر پوری صاحب نے دعائے خیر فرمائی۔ اس تقریب میں بہت سے احباب مکتب بھی شریک ہوئے۔ نماز ظہر کے بعد مہمانوں کے اعزاز میں پر تکلف ظہرانہ دیا گیا اور اڑھائی بجے کے قریب مہمانوں کو دعاؤں اور گرجبوشی کے ساتھ الوداع کیا۔ (ادارہ)

سمجھ دار اور عقلمند کوئی اور نہیں دیکھا۔ ایک روز میں نے ان سے ایک مسئلے پر بحث کی، کچھ دیر بعد ہم ملے تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا: اے ابو موسیٰ! کیا فقہی مسائل میں اختلاف کے باوجود ہم بھائی بھائی نہیں رہ سکتے؟

تھے۔ سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہما کو برا بھلا کہا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اسے برا بھلا مت کہو! وہ تو رسول اللہ ﷺ کا دفاع کرنے والے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

اللہ کے بندو! ہماری تاریخ کا یہ شاندار رویہ شریعت اسلامیہ کے احکام کے عین مطابق ہے۔ شریعت نے تو زنی اور بھائی چارے کا حکم دیا ہے اور یہ رویہ تمام مسلمانوں میں عام ہو جانا چاہیے۔ ہر اختلاف میں فرقہ واریت اور لڑائی جھگڑے کو جگہ نہیں

اللہ کے بندو! ہماری تاریخ کا یہ شاندار رویہ شریعت اسلامیہ کے احکام کے عین مطابق ہے۔ شریعت نے تو زنی اور بھائی چارے کا حکم دیا ہے اور یہ رویہ تمام مسلمانوں میں عام ہو جانا چاہیے۔ ہر اختلاف میں فرقہ واریت اور لڑائی جھگڑے کو جگہ نہیں دے دینی چاہیے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

”آپس میں جھگڑو نہیں ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہو جائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ صبر سے کام لو، یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“ (انفال)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ فرماتے ہیں: ”فقہی احکام میں اختلاف اتنا زیادہ ہے کہ اسے کسی قاعدے میں نہیں لایا جاسکتا اور اگر ہر اختلاف کرنے والا اپنے مخالف سے ناراض ہو جائے تو مسلمانوں میں بھائی چارہ ختم ہو جائے۔ اے اللہ! اے ذا الجلال والاكرام! ہر جگہ مسلمانوں کے احوال سدھار دے! اے اللہ! ان کی پریشانی دور فرما! ان کی مصیبت آسان فرما! اے اللہ! ان کے خون کی حفاظت فرما! ان کی عزتوں کی حفاظت فرما! ان کے بیماروں کو شفا عطا فرما! شہیدوں کی شہادت قبول فرما! اے اللہ! اے قوی و عزیز! اے ذا الجلال والاكرام! اپنے اور ان کے دشمنوں کو ہلاک کر دے۔ آمین!

کے درمیان کچھ مسائل میں اختلاف تھا، لیکن اختلاف کے باوجود ابن عباس رضی اللہ عنہما زید بن ثابت رضی اللہ عنہما کی امتی کی لگام پکڑتے اور کہتے: علماء اور بزرگوں کے بارے میں ہمارے نبی ﷺ کی یہی تعلیمات ہیں۔ اسی طرح زید بن ثابت رضی اللہ عنہما ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ہاتھ چوما کرتے اور فرماتے: ”اہل بیت کے متعلق ہمارے نبی کی یہی تعلیمات ہیں۔“ تابعین نے بھی اختلاف رائے میں یہی طرز عمل اپنایا۔ وہ اختلاف کے باوجود ایمانی بھائی چارے کے آداب ضرور ملحوظ رکھتے۔

امام شافعیؒ نے امام ابوحنیفہؒ کے ساتھ بہت سے مسائل میں اختلاف کیا لیکن پھر بھی وہ کہتے تھے: ”دین کی سمجھ کے معاملے میں لوگ امام ابوحنیفہؒ کے سامنے طالب علم ہیں“ امام احمدؒ فرماتے ہیں: خراسان کا ہل اسحاق جیسے کسی جلیل القدر بندے نے عبور نہیں کیا۔ ہاں! وہ ہمارے ساتھ کچھ معاملات میں اختلاف رکھتے ہیں تو یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ ایک دوسرے سے اختلاف ہو ہی جاتا ہے۔ یونس صدیقی فرماتے ہیں: میں نے امام شافعیؒ جیسا

احترام کرنا پڑے گا۔ جی ہاں! اختلاف رائے کا احترام کرنا ہوگا لیکن شریعت کی حدود کے اندر اندر! غور فرمائیے! یہ اللہ کے انبیاء ہیں! افضل ترین مخلوق ہونے کے باوجود ان میں بھی اختلاف پیدا ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ اور سیدنا ہارون علیہم السلام میں ہونے والے اختلاف کا ذکر فرمایا ہے۔ فرمایا:

”موسیٰ (قوم کو ڈانٹنے کے بعد ہارون کی طرف پلٹے اور) بولے: ہارون! تم نے جب دیکھا تھا کہ یہ لوگ گمراہ ہو رہے ہیں تو کس چیز نے تمہارا ہاتھ پکڑا تھا کہ میرے طریقے پر عمل نہ کرو؟ کیا تم نے میرے حکم کی خلاف ورزی کی؟ ہارون نے جواب دیا: اے میری ماں کے بیٹے! میری داڑھی نہ پکڑیے، نہ میرے سر کے بال کھینچے، مجھے اس بات کا ڈر تھا کہ آپ آکر کہیں گے کہ تم نے بنی

اسرائیل میں پھوٹ ڈال دی اور میری بات کا پاس نہ کیا۔“ (طہ)

تو انبیاء میں بھی اختلاف ہو گیا تھا لیکن ہر ایک نے دوسرے کا عذر قبول کر لیا اور معاف کر دیا۔

ہمیں بھی یوں ہی ایک دوسرے کے عذر قبول کرنے چاہئیں کیونکہ اختلاف رائے کو فرقہ واریت اور جھگڑوں کی بنیاد بنانا تو بہر حال جائز نہیں۔ صحیح بخاری میں سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو قرآن کریم کی آیت پڑھتے ہوئے سنا جبکہ رسول اللہ ﷺ سے یہی آیت انہوں نے کسی اور انداز میں سنی تھی۔ فرماتے ہیں: میں اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گیا اور معاملہ بتایا تو میں نے آپ ﷺ کے چہرے پر ناپسندیدگی کے اثرات دیکھے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم دونوں درست پڑھتے ہو۔ اختلاف میں نہ پڑو! تم سے پہلے لوگ اختلاف میں پڑے تھے اور اسی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان بھی انتہا درجہ محبت، مودت اور بھائی چارے کے باوجود اختلاف ہو جاتا تھا لیکن اختلاف کے باوجود ان کے دل صاف اور شفاف رہے۔

یہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق جہونی خیر پھیلانے والوں میں یہ بھی شامل ہو گئے۔



گریز نہیں کیا۔ ان قبیح اعمال کو دنیا کی آنکھوں سے اوجھل نہیں کیا جاسکتا۔

مکہ مکرمہ کی مسجد حرام اور مدینہ منورہ کی مسجد نبوی کا اسلام میں نہایت بلند مقام ہے کیونکہ حج اور عمرہ مکہ میں ادا کیا جاتا ہے جبکہ ہجرت، اسلامی ریاست کی بنیاد اور نبی کریم ﷺ کی آخری آرام گاہ مدینہ منورہ میں ہے۔ اسلام کے آغاز سے لیکر آج تک حرمین شریفین کی حفاظت، مرمت اور دیکھ بھال تمام مسلمان ملکوں کی اولین ذمہ داری چلی آرہی ہے۔ یہ ذمہ داری صرف ظاہری دیکھ بھال تک محدود نہیں بلکہ ان مقدسات کی طرف اٹھنے والی ہر بری آنکھ سے محفوظ رکھنا بھی تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔

سعودی عرب اور پاکستان کے درمیان تعلقات اور محبت کا محور حرمین شریفین ہے جس سے ہر کلمہ گو کی عقیدت و محبت لا زوال ہے۔ شاہ فیصل شہید عرب حکمرانوں میں اپنی مثال آپ تھے اور آپ کو قرآن و سنت سے والہانہ

عقیدت تھی امت کے اتحاد کا درد تھا، اس لئے انہوں نے او آئی سی کی شکل میں مسلمان ممالک کو ایک جھٹ کے نیچے جمع کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔

آج عالم اسلام بالخصوص سعودی عرب اور حرمین شریفین کے خلاف سازشیں عروج پر ہیں۔ حرمین شریفین کو نشانہ بنانے کی دھمکیاں دی جارہی ہیں۔ ان مذموم حالات سے نمٹنے کے لئے اسلامی فوجی اتحاد ناگزیر ہو گیا تھا۔ شاہ سلمان بن عبدالعزیز ﷺ نے شاہ فیصل مرحوم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسلامی عساکر کے اتحاد کی تشکیل کر کے احسن اقدام اٹھایا ہے۔ پھر 39 ممالک کی مشترکہ اسلامی فوج کی سربراہی کے لئے جنرل (ر) راجیل کا چناؤ کرنا بلاشبہ پاکستان کے لیے بڑے اعزاز کی بات ہے۔ جنہوں نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں بے مثال کامیابیاں سمیٹیں اور مسلح افواج بلکہ عوام کے بھی دل جیت لئے۔ بعض سیاستدانوں اور تجزیہ نگاروں نے اس اتحاد پر بڑی تنقید کی اور پرانی جنگ میں حصہ نہ لینے کے بڑے بھاشن دیے اور راجیل شریف کو متنازعہ بنانے کی کوشش کی، ان میں زیادہ تر وہ لوگ شامل ہیں جو بطور آرمی چیف انکے قہیدے پڑھا کرتے تھے۔

حالات میں سعودی عرب کو تہانہ چھوڑنے کے عزائم ظاہر کیے وہ بھی ناقابل فراموش ہیں۔

شیخ صالح آل طالب ﷺ انتہائی معتدل اور نفیس شخصیت کے مالک ہیں۔ انتہائی بر محل اور دھیمے لہجے میں گفتگو ان کا خاصہ ہے۔ ان کی ذہانت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں، وہ ”تہذیب و ثقافت کی اشاعت میں مسجد الحرام کا کردار“ ”نو مسلموں کے احکام“ جیسی شہرہ آفاق کتب کے ساتھ ساتھ دیگر کتابوں کے بھی مصنف ہیں۔ پاکستان آمد پر مرکزی جمعیت اہل حدیث کی طرف سے شائع کردہ ان کے 33 خطبات پر مشتمل کتاب (مترجم

امام حرم کی شیخ صالح بن محمد ابراہیم آل طالب ﷺ پاکستان سے محبتیں سمیٹ کے واپس حرمین شریفین پہنچ گئے ہیں۔ امام کعبہ کو اہل پاکستان سے جو محبت اور پیار ملا اور جس طرح انکا فقید المثل اور پر تاج استقبال کیا گیا اسکی نظیر نہیں ملتی۔

لاہور کے فرزندان توحید کی حالت تو اس شعر کے مصداق تھی کہ

دل نحو انتظار ہے آنکھیں ہیں فرش راہ  
آؤ کبھی تو چاہنے والوں کے شہر میں  
مکہ مکرمہ و کعبہ شرف ہر کلمہ گو کے لیے تمام تر

امام کعبہ کا دورہ پاکستان ایسے حالات میں ہوا، جب حرمین شریفین کے تحفظ اور دہشت گردی کے خاتمے کے لیے سعودی عرب کی قیادت میں اسلامی عساکر کی صف بندی جاری ہے اور جس عساکر اتحاد کی سربراہی کا اعزاز جنرل (ر) راجیل شریف کی صورت میں پاکستان کو حاصل ہو چکا ہے۔

اردو) جب انہیں پیش کی گئی تو وہ بڑے حیران ہوئے اور ان کی خوشی دیدنی تھی۔ امام کعبہ کا دورہ پاکستان ایسے حالات میں ہوا، جب حرمین شریفین کے تحفظ اور دہشت گردی کے خاتمے کے لیے سعودی عرب کی قیادت میں اسلامی عساکر کی صف بندی جاری ہے اور اس عسکری اتحاد کی سربراہی کا اعزاز (ر) جنرل راجیل شریف کی صورت میں پاکستان کو حاصل ہو چکا ہے۔

ایک طرف تو حرمین شریفین کے لئے اپنا تن من دھن لگا دینے والوں کی روشن تاریخ ہے جبکہ دوسری جانب انہی مقدسات کے امن کو پر اگندہ کرنے والوں کے قابل نفرت اقدامات سے بھی تاریخ کے صفحات بھرے پڑے ہیں۔ انہوں نے اپنے دہشت گردانہ اقدامات سے حاجیوں، نمازیوں اور عبادت میں مصروف افراد کو ڈرایا دھمکایا حتیٰ کہ بعض شقی القلب حملہ آوروں نے اپنے اقدامات سے اللہ کے مہمانوں کو خون میں نہلانے سے بھی

بے۔ سرزمین حرم جہاں مقامات مقدسہ ہیں، مشاعر مشرف ہیں، جو مہبط وحی ہے، منبع رسالت ہے، جہاں سے ساری دنیا میں ایمان کا نور جگمگایا، جہاں پر آنکھیں اشکبار ہوتی ہیں، رحمتیں اترتی ہیں، لغزشوں سے دگرگزر کیا جاتا ہے، درجات بلند کیے جاتے ہیں، گناہوں کو مٹایا جاتا ہے، اور رب دو جہاں کی سخاوت عام ہوتی ہے۔ اس عالی مرکز کے امام، محترم المقام ڈاکٹر شیخ صالح بن محمد آل طالب حفظہ اللہ کی سرزمین پاکستان میں آمد سعودی عرب اور پاکستان کے تعلقات کے لیے سنگ میل ثابت ہوگی۔ (ان شاء اللہ) جس طرح انہوں نے نمازوں کے اجتماعات عوام سے ملاقات اور خطابات میں امت مسلمہ کو قرآن و سنت کی بنیاد پر متحد ہونے کا پیغام دیا وہ سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہے۔ پھر قوم نے، جس طرح ان پر اپنی محبتوں کے پھول نچھاور کیے اور ترمین شریفین کے تحفظ کے لیے کٹ مرنے، مشکل اور بحرانی

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حرمین شریفین کے تحفظ کی جنگ کو پرانی کیسے قرار دیا جاسکتا ہے؟ کیا ہم نے ایک فرقہ وارانہ ملک کے مفادات کا نگہبان بننا ہے یا کہ پاکستان کا؟ یقیناً جو بھی سچا پاکستانی ہوگا وہ پاکستان کے مفادات کی بات ہی کرے گا۔ اس موقع پر ہمیں سعودی عرب کے احسانات نہیں بھولنا چاہئیں۔ پاکستانی عوام اور اسکے ادارے ضمیر فروش ہیں اور نہ انین الوقت کہ افتاد اور مصائب کے موقع پر ہم اپنے محسن ملک کو بھول جائیں۔ کسی ایک آدھ ملک کے مفاد پر امت مسلمہ کے اجتماعی مفاد کو قربان نہیں کیا جاسکتا۔

امام کعبہ نے بھی اپنے دورے کے دوران مختلف اجتماعات اور فودسے گفتگو میں اسی عزم کا اظہار کیا کہ مقدس مقامات کی حفاظت و دفاع تمام مسلمانوں پر فرض اور واجب ہے۔ ہر معاملے میں درگزر کیا جاسکتا ہے مگر ہم مقدس مقامات کی حفاظت سے پیچھے نہیں ہٹ سکتے۔ اس لئے اس پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔ سعودی عرب اور

ہیں۔ جو لوگ دین میں فرقہ واریت پیدا کرتے ہیں وہ فلاح نہیں پائیں گے۔ پھر فرمایا کہ جس میں تقویٰ زیادہ ہے اللہ کے ہاں اس کا بلند مقام ہے۔ قرآنی تعلیمات اور اسوہ حسنہ میں ہی فلاح ہے۔ اسلام امن و محبت کا دین ہے۔ اس امت کو اللہ نے بہترین امت بنایا ہے۔ خدائی وحدانیت پر یقین ہمارے ایمان کا بنیادی جزو ہے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا فرمان بھی سنایا کہ قیامت کے روز حدیث سے محبت کرنے والوں کے چہرے چمک رہے ہوں گے۔

آپ نے فرمایا کہ اس وقت عالم اسلام پاکستان کی طرف دیکھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کی حفاظت فرمائیں اور عالم اسلام کی ترقی کا ذریعہ بنائیں۔ پھر فرمایا کہ دینی مدارس خیر کا سبب ہیں اور دین کی تعلیم پہنچانے کے ساتھ ساتھ دہشت گردی کی مخالفت کرتے ہیں۔ دہشت گردی معاشرے اور ملک کو اقتصادی طور پر مفلوج کر دیتی ہے۔ لہذا آج تمام مسلمان مل کر

”اہل حدیث ہی تو اہل النبی ہیں، اہل حدیث ہی حقیقت میں احباب نبی ﷺ ہیں، اہل حدیث ہی اللہ کے پیارے ہیں، آپ کے فخر کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ آپ اہل الحدیث ہیں۔ مزید فرمایا کہ قیامت کے روز انکے چہرے حدیث کی محبت کی وجہ سے چمک رہے ہوں گے۔“

بلاشبہ امام کعبہ شیخ صالح آل طالب رحمہ اللہ کے دورہ پاکستان نے دونوں ممالک کے درمیان تعلقات میں اک نئی روح پھونک دی ہے۔ امام کعبہ کی وسعت نظری، عالمی حالات سے آگاہی، مختلف ممالک کی داخلہ و خارجہ پالیسی سے واقفیت اور ان پر مہارت کی وجہ سے انہوں نے، بہت سی منفی قوتوں کی طرف سے مخصوص انداز میں شر کو پھیلانے کی کوشش کا بڑے حکیمانہ انداز و اسلوب سے رد کیا۔

امام کعبہ نے جس اسلوب سے حرمین سے عقیدت و محبت کا اظہار اور دفاع حرمین کی خاطر والہانہ انداز میں اپنی جانیں تک قربان کرنے کا عہد کیا واقعتاً اس کی نظیر نہیں ملتی۔ فرزند ان توحید نے دل کی گہرائیوں سے انہیں اہلا و سہلا و مرحبا کہا، امام محترم کی آمد سے پاکستانی فضاء معطر و منور رہی۔

وطن کی فضاؤں میں اتحاد و یگانگت، امن و سکون کی باد نسیم چلتی رہی۔ دین سے محبت رکھنے والوں کے چہرے امام محترم کی آمد کے باعث کھل اٹھے۔ امام کی آمد سے قرآن و سنت کے حاملین کو نئی تقویت اور حوصلہ ملا، مدارس و کتب کے طلبہ، ائمہ کرام اور خواص و عوام میں جذبہ عقیدت کو نئی جلا ملی۔ پاکستان اور سعودی عرب کے تعلقات میں دراڑیں ڈالنے والے خواب ہمیشہ کی طرح چٹنا چور ہوئے۔ منفی قوتوں کے عزائم اسی وقت خاک میں مل گئے جب پاکستان کی سیاسی و عسکری قیادت نے حرمین شریفین کے دفاع اور سعودی عرب کی سالمیت کی خاطر اسلامی عسکری اتحاد میں شامل ہو کر مثالی کردار ادا کرنے کا فیصلہ کرتے ہوئے تمام استعماری قوتوں کو یہ پیغام دیا کہ ”سعودی عرب کی سالمیت پر حملہ پاکستان کی سالمیت پر حملہ تصور کیا جائے گا۔“

”اہل حدیث ہی تو اہل النبی ہیں، اہل حدیث ہی حقیقت میں احباب نبی ﷺ ہیں، اہل حدیث ہی اللہ کے پیارے ہیں، آپ کے فخر کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ آپ اہل الحدیث ہیں۔ مزید فرمایا کہ قیامت کے روز انکے چہرے حدیث کی محبت کی وجہ سے چمک رہے ہوں گے۔“

دہشت گردی کے خلاف کھڑے ہو جائیں۔ ہم سب کو معلوم ہے کہ ہماری زندگی کی بنیاد اور ترقی کا دار و مدار قرآن و سنت پر ہے اور قرآن و سنت ہمیں اللہ کے رسول ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذریعے ملی ہے۔ اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اعتماد ختم ہو گیا تو سارا دین مجرد ہو جائے گا۔ اس لئے ہمارے نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان رشتوں کو کاٹنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ ان رشتوں کو ہم نے مضبوط بنانا ہے۔ انہوں نے بہت سی دعائیں بھی مانگیں جس میں ایک خواہش یہ بھی تھی کہ یا اللہ! وہ وقت جلد لا کہ ہم سب بیت المقدس میں نماز ادا کر سکیں۔ انہوں نے فلسطین، کشمیر، عراق، شام، ارکان، افغانستان میں مظلوم مسلمانوں کے لیے بھی دعائیں کیں۔

انہوں نے مرکز اہل حدیث 106 راوی روڈ لاہور میں منعقدہ علما کنونشن سے خطاب میں فرمایا کہ

پاکستان میں دہشت گردی ایک سوچا سمجھا منصوبہ ہے۔ دشمن نہیں چاہتا کہ یہ دونوں ملک ترقی کریں۔ اس لئے دہشت گردی کی سرپستی کرنے والے عناصر پر کڑی نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ ایک طرف

امت مسلمہ دہشت گردی کا شکار ہے تو دوسری طرف اسے کچلنے کے لئے بین الاقوامی سطح پر چال چلی جا رہی ہے۔ اسی لئے اسلامی عسکری اتحاد قائم کیا گیا ہے۔ یہ اتحاد کسی مخصوص ملک کے خلاف یا حفاظت کے لئے نہیں بلکہ دہشت گردی کے خلاف قائم کیا گیا ہے۔ ہم امن و محبت والی امت ہیں نہ قتل و غارت کو فروغ دینے والوں میں سے۔ ہمیں دہشت گردی اور تخریب کاری کے خلاف متحد ہو جانا چاہیے۔ جن اسلامی ممالک میں شورش برپا ہے اور ظلم ڈھایا جا رہا ہے ان کے عوام کا قصور صرف یہ ہے کہ وہ قرآن و سنت سے محبت کرتے ہیں۔

پھر یہ بھی فرمایا کہ علماء کرام دین کی تعلیمات کے امین ہیں۔ تمام مسلمان فرد واحد ہیں۔ قرآن کریم کی یہ تعلیم ہے کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو اور فرقہ واریت میں نہ پڑو۔ اسلام امن و محبت کا دین ہے، اللہ تعالیٰ جس سے خیر کا کام لینا چاہیں اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتے



# اسلامی معاشرت اور مستشرقین

محمد

جناب رانا محمد شفیق خاں پسروری

کے بارے میں جو واقفیت حاصل کی وہ ان ہی مستشرقین کی تحریروں کے ذریعہ حاصل کی، بعض مستشرقین کی کتابیں بار بار شائع ہوئیں، دوسری زبانوں میں ان کے ترجمے بھی ہوئے، عربی زبان میں بھی بہت سی کتابوں کا ترجمہ ہوا، ایسی ہی ایک کتاب ”قیم الاسلام الجسید“ ہے جس کے مصنف جارج یونگی ہیں، یہ وہ کتاب ہے جس کو ایک تہائی صدی سے قارئین پڑھتے چلے آ رہے ہیں، یہ یورپ کے نامور محققین کی نگرانی میں شائع ہوئی اور اس کا ترجمہ انگریزی، اسپینی اور ہالینڈ کی زبانوں میں بھی ہو چکا ہے۔ اس کتاب کا موضوع مسلمانوں کی معاشرتی زندگی

مستشرقین نے اسلامی تہذیب و تمدن اور مسلمانوں کے رسوم اور رواجوں کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے اس کی روشنی میں اگر اسلام کے حقیقی تمدن اور مسلمانوں کی تہذیب و ثقافت کا جائزہ لیا جائے تو ان مستشرقین کے خیالات اور ان کی تحریروں کی تصدیق نہایت دشوار ہوگی۔ ہمارے اور مستشرقین کے نقطہ نظر میں فرق اور اختلاف کا ہونا اس لحاظ سے فطری ہے کہ ہم اپنے ماحول اور اپنی تہذیبی قدروں اور ثقافتی روایتوں سے مانوس ہیں اور وہ مادی نگری اور معاشرتی اعتبار سے ہم سے جدا ہیں وہ ہماری تہذیب کا مطالعہ اور تجزیہ بھی دور سے کرتے

ہیں لیکن ہمارے لیے ان مستشرقین کی رائے اور تحریروں کی اہمیت اس لیے ہے کہ اس طرح ہم کو اپنی تصویر پر ایک نظر ڈالنے کا موقع مل جاتا ہے، اس سے قطع نظر کہ یہ تصویر کتنی سچی اور صحیح ہے اور کس قدر سچ اور غلط۔

مستشرقین نے اپنے مغربی ماحول میں جب اسلام کہا جائے کہ وہ ایک دشوار، مشکل، پیچیدہ اور بحث طلب مسئلہ ہے۔ اسلامی تہذیب کے کسی طالب علم کے لیے اس موضوع کو سمجھنے اور اس کے تحلیل و تجزیہ میں ایک مدت صرف ہوتی ہے بلکہ اس کے برعکس اس نہایت اہم کتاب کا موضوع مسلمانوں کی جنسی زندگی ہے۔ اس کے بارے میں مصنف کا یہ دعویٰ ہے کہ انہوں نے اس موضوع پر بہت محنت کی، بہت زیادہ مواد اور معلومات فراہم کیں اور اس سلسلہ میں فقہ اسلامی کی کئی بنیادی کتابوں سے مدد لی ہے۔ ان کے قول کے مطابق ان کی مراد فقہ اسلامی کے ایک ماہر اور باخبر عالم کی ہے۔ ان کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ چونکہ اب فقہ اسلامی سے اعتنا نہیں کیا جاتا اور اس کی حیثیت ایک فراموش شدہ باب کی ہو چکی ہے اور مسلمانوں کے جدید تمدن طبقہ میں اسے طاق نسیان پر رکھ دیا گیا ہے اس لیے ان کی یہ کتاب علم الاجتماع اور علم نفسیات

مستشرقین نے اپنے مغربی ماحول میں جب اسلام اس کی تہذیب اور اس کی معاشرتی زندگی کا موازنہ دوسری تہذیبوں سے کیا تو وہ خود کو تعصب اور باہمی آویزش کے اثرات سے آزاد نہ رکھ سکے، نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے باقاعدہ ایک منصوبے کے تحت حقائق کو دوسرے زاویہ نگاہ سے دیکھا، سچائیوں کو غبار آلود کیا اور اسلامی طرز زندگی، فکر اسلامی کے عناصر اور اسلام کے عالمی نظام پر مختلف جہتوں سے الزام تراشی کی۔ عجیب بات یہ ہے کہ تلمیذ و تخریف کا یہ انداز ذہنوں میں جلد جاگزیں ہو جاتا ہے۔ ہمارے نوجوان تعلیم یافتہ طبقہ نے ان مستشرقین کی کتابوں کو اوروں کی بہ نسبت زیادہ پڑھا اور اس کے نتیجہ میں ان کے ذہنوں میں اپنی تہذیب و ثقافت سے متعلق شکوک و شبہات بلکہ نفرت و بیزاری کے جذبات پیدا ہوئے ہیں۔ یورپ کی کئی نسلوں نے اسلام اور اسلامی تہذیب

**مستشرقین نے اپنے مغربی ماحول میں جب اسلام اس کی تہذیب اور اس کی معاشرتی زندگی کا موازنہ دوسری تہذیبوں سے کیا تو وہ خود کو تعصب اور باہمی آویزش کے اثرات سے آزاد نہ رکھ سکے۔**

کے طالب علموں کے لیے بنیادی مرجع کی حیثیت رکھتی ہے، ان باتوں کے نتیجہ میں اس کتاب کو مطلوبہ اہمیت حاصل ہو گئی اور اب اس موضوع پر کام کرنے والوں کے لیے خواہ وہ مستشرق ہوں یا مسلمان اہل قلم ہوں اس کتاب پر ایک نظر ڈالنا ضروری ہو گیا ہے۔ انہوں نے یہ کہہ کر ایسا بہت کم ہوا ہے کہ لوگوں نے اس کتاب کی ان خامیوں، غلط اور غیر مستند باتوں پر تنقید کی نگاہ ڈالی ہو جن کو بڑی خوبصورتی اور چابکدستی سے اس کتاب میں چھپا دیا گیا ہے۔ مسلمانوں کی جنسی زندگی ان کے عہد شباب کے میلانات ان کی لذت اندوزی اور اس کے لیے ان کی تنگ دود وغیرہ کا ذکر اس طرح کیا گیا ہے جس سے صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کو اپنے نفس پر قابو نہیں رہتا، وہ جنسی لحاظ سے بے صبر و بے قید ہے اور اس کے لیے وہ خود قانون و اخلاق کے دائرے بناتا اور سمیٹتا ہے۔ جارج یونگی اپنے اس پیچھے تحقیق کو فقہ اسلامی کی روشنی میں ثابت کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں حالانکہ اس کتاب میں علم کے نام پر تحریف اور اس کے بعد واقعات کو منسج کرنے کا عمل اور اس کے بعد مذاق اور استہزاء کا مظاہرہ کیا گیا ہے، آخر کار بات اس پر ختم ہوتی ہے کہ اسلامی تہذیب و ثقافت کی صورت انتہائی گھٹاؤ کی اور بدترین ہے۔

مستشرقین کی کتابوں پر تنقید و تجزیہ کرتے وقت ان کے سماجی اور تاریخی پس منظر پر بھی توجہ دینا بہت ضروری ہے۔ مثلاً یہ کہ یورپ میں سماجی علوم کب رائج ہوئے اور کب ان کو اسلامی معاشروں پر منطبق کرنے کی کوشش کی گئی۔ انیسویں صدی کے اوائل میں فرانس، برطانیہ اور جرمنی میں جو فکری انقلاب رونما ہوا اس کی تاریخ پر جن کی نظر ہے وہ یہ جانتے ہیں کہ اس زمانہ میں یورپ کا دامن اقتصادی اور جغرافیائی دونوں طرح سے وسیع اور کشادہ ہوا اور اس کے سایہ میں سماجی علوم کے نئے نئے نظریات کا ظہور ہوا، یورپ کی یہ نئی کردت کوئی اتفاقی واقعہ نہیں تھی، بلکہ اس کا آغاز اسی وقت ہو گیا تھا جب یورپ نے دوسرے براعظموں پر حملے شروع کر دیے تھے اور خالی وغیر آباد علاقوں پر اس کا تسلط قائم ہونے لگا تھا اور ان پر نئی دنیاؤں کا انکشاف شروع ہو گیا تھا اس کے بعد قبضہ و تسلط برقرار رکھنے اور نو آبادی قائم کرنے کے لیے خود ان

میں آپس میں کشمکش شروع ہوئی اور اس طرح نو آبادیوں کی تقسیم ہوئی ان میں نئی بستیوں بسائی جانے لگیں اس عمل کے لیے گومخس اقتصادی اور عسکری قوت ہی کافی تھی تاہم یورپ نے یہ ضروری سمجھا کہ وہ اپنے اس قبضہ و تسلط اور سامراجی حرکت کو کسی اور رنگ و روغن سے بھی مزین کر کے پیش کرے ان کے فلسفہ جمہوریت اور فلسفہ حریت میں مفتوح قوموں کے لیے جاذبیت نہیں تھی اس لیے کہ سامراجی اردادوں کے ساتھ یہ فلسفے بے معنی تھے اس حقیقت کے پیش نظر انہوں نے دوسری راہوں سے مفتوح قوموں کو مرعوب کرنے کی کوششیں شروع کیں ان ہی کوششوں میں سے ایک کوشش فلسفہ تہذیب یا سماجی علوم کے نئے اصولوں کی تدوین تھی اس وقت سے لے کر آج تک ذہنوں کو یہ باور کرانے کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے کہ مختلف تہذیبیں وثقافتیں اور معاشرے و مذاہب ایک دوسرے سے ممتاز ہیں اور یہ سب ارتقا اور فنا کے مرحلوں سے گزرتے رہے ہیں اور ان سب کے آخر میں نظریہ

نکالوں سے یہ بات پوشیدہ رہی کہ اسلامی قومیں خواہ وہ عربی ہوں یا غیر عربی وہ اپنی قدیم وراثت تہذیبوں کا قابل فخر سرمایہ رکھتی ہیں جو یورپ کی جدید تہذیب وثقافت سے کسی طرح کم نہیں۔ یورپ کی نگاہیں اس سے بھی بے خبر ہیں کہ یہ تہذیبیں اپنے کردار اور اپنی ساخت کے اعتبار سے ایک دوسرے پر فائق ہیں بعض تہذیبوں کے ذکر سے کتابوں کے صفحات بھرے ہوئے ہیں بعض معاشروں نے حیرت ناک کارنامے انجام دیے ہیں بعض تہذیبیں اپنی معرفت کی منزل میں ہیں اس لیے صحیح موقف یہ ہونا چاہیے تھا کہ تہذیبوں اور تمدن میں جو فرق ہوتا ہے اور جزئیات میں جو اختلاف ہوتا ہے علم تہذیب کے یہ ماہرین تفصیل سے ان کو واضح یا ایک دوسرے سے موازنہ بنیادی اور ضمنی دونوں طرح سے ان کا مطالعہ باریک بینی سے کرتے مگر اس کی بجائے ان تہذیبوں کا صرف مغربی تہذیب سے موازنہ کیا گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان مغربی دانشوروں محققوں اور تمدن کے علم برداروں کے درمیان

میں سب سے بڑی رکاوٹ اسلام ہے جو ہر مقابلہ کی طاقت رکھتا ہے اور سمندر پار کے ممالک میں جب تک اس کی جڑیں مضبوط رہیں گی اس وقت تک مغربی سامراج کو دوام نہیں حاصل ہو سکتا۔ اس لیے ان مستشرقین نے یہ ضروری سمجھا کہ وہ اپنے سماجی علوم اور اس کے نظریات کو ”اسلامی قوموں کے مطالعہ“ کے نام سے منتقل کریں اور اسلامی تہذیب کا جائزہ لیں تاکہ اس کو ابتدائی تہذیبوں کی فہرست میں رکھا جاسکے۔

مستشرق ربی مونی نے ”علم الاجتماع الجزائی“ میں اپنے منصوبے کو واضح کیا انہوں نے یہ لکھا ہے کہ ان کی یہ کوشش اس تحقیق ومطالعہ سے بنیادی طور پر مختلف نہیں جو ان سے پہلے کے مستشرق مثلاً مستشرق صابیہ نے ”علم الاجتماع الابی“ کے عنوان کے تحت پیش کی ہے۔

ربی مونی یہ بھی لکھتے ہیں کہ ”الجزائر میں ماسکرائی اور ڈوٹ نے عمدہ کارنامے انجام دیئے ہماری خواہش ہے کہ علم الاجتماع اور علم

**یورپ کی اس نام نہاد تہذیب کے علم برداروں کی نگاہوں سے یہ بات پوشیدہ رہی کہ اسلامی قومیں خواہ وہ عربی ہوں یا غیر عربی وہ اپنی قدیم وراثت تہذیبوں کا قابل فخر سرمایہ رکھتی ہیں جو یورپ کی جدید تہذیب وثقافت سے کسی طرح کم نہیں۔**

احوال الانسان کے مطالعہ کے لیے دیئے ہی ادارے قائم کیے جائیں جیسے یہ امریکہ میں قائم ہیں یا خود فرانس نے مغرب اقصیٰ میں جس طرح کے ادارے قائم کر رکھے ہیں اس قسم کی تنظیموں کے قیام سے علمی فائدے اس طرح حاصل ہوتے ہیں کہ علم ہی قوت کے نفاذ اور حکومت کے رسوخ کا سرچشمہ ہے علم ایک ایسا وسیلہ ہے جس پر عمل ناگزیر ہوتا ہے ہم سے بہت سی غلطیاں اور جرائم صرف اس لیے سرزد ہوتے ہیں کہ ہم کو اپنے عالمی اور خاندانی خبر وبہود کا علم نہیں ہوتا یہ علم اگر ہو تو بہت سی غلطیوں اور مجرمانہ حرکتوں سے ہم احتراز کر سکتے ہیں۔“

اس خوبصورت تمہید کے بعد یہ مستشرق الجزائر کی مسلم تہذیب اور قدیم تہذیبوں کے درمیان چند باتوں کا فرق ظاہر کرتے ہیں اور اس کو فوراً بعد ہی یہ رائے صادر کرتے ہیں کہ الجزائر کے قوانین اور یورپ کے قوانین میں بنیادی اختلاف ہے اسلامی عقیدہ کو وہ مقامی مذہبی معتقدات کے نام سے یاد کرتے اور کہتے ہیں کہ ان معتقدات میں جنت اور ارواح پر ایمان وغیرہ شامل ہو

اور ان کے مقبوضہ ممالک کے معاشروں اور تہذیبوں کے درمیان ایک اور خلیج کا احساس عام ہونے لگا۔ اسی احساس کا یہ ثمرہ تھا کہ اسلامی قومیں گو یورپ سے مغلوب ہوئیں اور فوجی لحاظ سے شکست سے دو چار ہوئیں تاہم وہ ذہنی اور عقلی لحاظ سے یورپ کے سامنے سپر انداز نہیں ہوئیں انہوں نے اپنے ماضی وحال کی تہذیب اور معاشرت سے رشتہ قائم رکھا گو یہ رشتہ کہیں کہیں کمزور بھی ہوا لیکن مجموعی حیثیت سے اپنے تہذیبی ورثہ کی حفاظت کے احساس نے ان مغربی تہذیب و طاقت کا مقابلہ کرنے میں مدد بھی کی۔ اب تو یہ حقیقت عام ہے کہ اسلام پسپا نہیں ہوا مسلمانوں نے سر تسلیم خم نہیں کیا اور مغرب و مشرق کے درمیان یہ کشمکش کوئی آخری حتمی اور فیصلہ کن چیز نہیں تھی بلکہ یہ یورپ اور عالم اسلام کے درمیان قدیم آؤشیں کا محض ایک حصہ تھی۔ مستشرقین نے بھی اس حقیقت کو پایا کہ ان کی راہ

عقل ہے جو دوسری عالمگیر جنگ کے بعد گویا تہذیب کا قول فیصل ہے۔ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ انسانیت اپنے تاریخی ارتقاء کے مراحل میں مختلف تہذیبوں سے ہو کر گزرتی رہی ہے اور اب مغربی تہذیب انسانیت کے اس سفر کی منزل مقصود ہے کیونکہ اس سے پہلے کے معاشرے اور تہذیبیں ابتدائی اور ناقص حالت کی تھیں جن میں جنگ کی زندگی قتل و غارت گری قبائلی زندگی جہالت فقر اور پس ماندگی وغیرہ جیسی غیر مطلوب اشیاء کا مکمل دخل تھا یورپ کے اس فلسفہ کے دو پہلو ہیں ایک تو عملی دوسرا نظری۔ عملی پہلو سے یہ بات ظاہر ہے کہ یورپ کا تمدن اور ان کی تہذیب وثقافت ہی نمائندہ ثقافت ہے اور وہ نہ صرف یہ کہ اپنے ضمیر بلکہ پوری تاریخ کے سامنے دوسری پسماندہ اقوام کے بارے میں جواب دہ ہیں اور اس فریضہ کی ادائیگی کے لیے ان کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ ان قوموں کو اپنے قبضہ میں لے کر ان کو تہذیب کے معانی سے آگاہ کریں اور اس کے بعد ان قوموں کو اقتصادی اجتماعی اور تہذیبی بلندیوں سے ہمکنار کریں۔

یورپ کی اس نام نہاد تہذیب کے علم برداروں کی

میں سے کسی ایک معاشرہ یا تہذیب کا انہوں نے خود جا کر کبھی مشاہدہ نہیں کیا اس لیے کہ میدانی اور عملی تحقیقات مثالوں اور نظیروں کے پیش کرنے والی تحقیقات سے کہیں مختلف ہوتی ہیں کبھی کبھی کوئی محقق یہ زحمت محض اتفاقی طور پر برداشت کرتا تھا اس طرح پیرس کے یہ نامور مستشرقین کج عزت میں بیٹھ کر دروازے ملکوں اور قوموں کی تہذیبوں کا مطالعہ کرتے تھے اور ادھارتیہ دیتے تھے۔

زیر بحث قوموں اور تہذیبوں کے ملاقہ میں جا کر تحقیق کرنے والوں کو یعنی شاہد کا درجہ حاصل ہے مگر یہ بات ملحوظ رکھنا چاہیے کہ ایسے محققین میں اکثر عربی زبان سے ناواقف تھے ان کی معلومات کا دار و مدار زیادہ تر ترجمانوں پر تھا اس طرح براہ راست ان کا تعلق اور ربط اصل آبادی سے نہیں ہو پاتا تھا ترجمانوں کو گرچہ مکمل طور پر غیر تعلیم یافتہ نہیں کہا جاسکتا لیکن ان کی علمی صلاحیتیں بہر حال بہت محدود تھیں اور تحقیق کے رموز و اسرار سے نا آشنا تھیں ان مستشرقین میں رینی مونی کے علاوہ جن کی

کتاب کا ہم نے اوپر ایک مختصر جائزہ پیش کیا ہے چارلس لوکور (Charles Lecoœur) ماسکری (Masqueray) برتھلون (Bertholan) گوئے (Gautier) وغیرہ شامل ہیں اس سلسلہ کی آخری کڑی جان ڈوؤینو (J.Dovignau) ہیں ان لوگوں نے علم الاجتماع کو باز مچھو اطفال بنادیا اور انہوں نے استشرق کو اتنا ہی نقصان پہنچایا جس قدر اسلام اور عربی معاشروں کو۔

(جاری)

مستشرقین کے مطالعہ اور تحقیق و تصنیف کا سچا اصول اور حقیقی طرز فکر ہے اسلامی معاشروں اور تہذیبوں کے بارے میں یہ سب ہم آواز ہیں۔ رینی مونی بار بار اپنے مسلک موضوعیت کا ذکر کرتے ہیں کیونکہ وہ دور کا ایم کے نامور ترین شاگردوں میں سے ایک ہیں ہم کو ان دونوں کے حسن نیت یا اصل نیت پر کوئی شک نہیں لیکن استشرق کی حقیقت یہی ہے کہ وہ اپنے اور اسلام کے درمیان ایک فصل قائم رکھنا ضروری سمجھتا ہے اس کے موضوع اور مطالعہ کی غرض و غایت کا اگر علم رہے تو پھر مطالعہ کے نتائج سے زیادہ حیرت نہیں ہوتی خواہ یہ نتائج حقیقتوں کو کتنا ہی مسخ کر دینے والے اور تصویر کا غلط رخ پیش کرنے والے ہی کیوں نہ ہوں۔

ان مستشرقین کی نظر میں خود علم الاجتماع علوم استعماری (Sciences Coloniales) کے اہم ابواب میں سے ایک باب ہے کیونکہ اس کا موضوع صرف یہ ہے کہ وہ ان تہذیبوں اور معاشروں کا جائزہ لے جن پر

گیا ہے اسی لیے وہ یعنی اسلام دین حقیقی کے مقابلہ میں ابتدائی دور کی موطویت یعنی جائزہ پرستی شجر پرستی یا پھر ستارہ پرستی وغیرہ سے زیادہ قریب ہے رینی مونی کے نزدیک ظاہر ہے کہ دین حقیقی سے مراد دین مسیحی ہی ہے مستشرقین کے مگر زخیر کی یہ خاص بات ہے کہ ذکر خواہ تہذیب کا ہو یا تعلیم کا بات اسلام سے بیزاری کے جذبات تک پہنچ جاتی ہے ان کی تحریروں کی اشتراکیت اب علمی دنیا کے سامنے کوئی مخفی چیز نہیں۔ مستشرق رینی مونی بھی اپنی بحث کی حدود اور دائروں کے تعین میں بے یقینی اور تذبذب کا شکار ہیں ایک طرف تو ان کا یہ کہنا کہ الجواز میں ایسی شے کا وجود تو ہے جسے (تہذیب) کا نام دیا جاسکتا ہے انہوں نے تہذیب کو قوسین میں لکھا ہے مگر پھر وہ یہ کہتے ہیں کہ ”قوسین میں بند یہ تہذیب صرف چند قبائلی اقلیتوں کے پاس ہے یہ وہ قبائل ہیں جن کو قوم کا نام تو نہیں دیا جاسکتا مگر یہ اپنی وحدت اپنے رسوم و رواج اور اپنے مخصوص قوانین ضرور رکھتے ہیں ان

لوگوں کی تہذیب دلچسپ ہے اور ان ہی سے مخصوص ہے اس تہذیب کی وجہ سے ان لوگوں میں نئی رسمیں نہیں پھیلنے پاتیں۔“

مصنف کا یہ کنایہ ظاہر ہے کہ اسلام ایک تہذیب سے عبارت ہے اسی لیے وہ اس دلچسپ تہذیب کو قدیم قبائلی تہذیبوں کے مماثل قرار دیتے ہیں اور اس کے بعد آخر میں وہ دل کی بات اس طرح کہتے ہیں کہ

”اس بحث کا ماحصل یہ ہے کہ اسلام اور بت پرستی میں کوئی قابل ذکر فرق نہیں بلکہ اسلام بت پرستی کا تتمہ ہے۔“ اس کے بعد وہ اس یقین کا اظہار کرتے ہیں: ”مجر متوسط ہمیشہ بحرِ بہتان اور بحرِ لاطینی ہی رہے گا اس لیے کہ نورِ اول اور فکرِ قدیم کے سوتے ابھی وہاں خشک نہیں ہوئے اور یہ فرانس کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان روشنیوں کو شمالی افریقہ میں قائم و دائم رکھنے کے لیے سخت جدوجہد کرے۔“

رینی مونی کا یہ حرف آخر جسے انہوں نے نہایت معصومیت اور سادگی سے پیش کیا ہے یہ اصل سارے

اس سلسلہ کی آخری کڑی جان ڈوؤینو (J.Dovignau) ہیں ان لوگوں نے علم الاجتماع کو باز مچھو اطفال بنادیا اور انہوں نے استشرق کو اتنا ہی نقصان پہنچایا جس قدر اسلام اور عربی معاشروں کو۔

یورپ کی اقوام حاکم و قابض ہیں اس کے مقاصد بھی لیل و نہار کی گردش سے متاثر نہیں ہوتے۔ پہلے مقصد یہ تھا کہ فرانسیسی شہنشاہیت کے مفاد کی خدمت کی جائے آج یہ فرانسیسی جمہوریت کی خدمت کر رہا ہے۔ یہ کہنا برحق ہے کہ علم الاجتماع کا یہ فن خواہ بظاہر دلکش نظر آئے لیکن یہ محض ایک وسیلہ اتصال ہے جسے صرف ایسے مقاصد کے لیے وضع کیا گیا ہے جن کا تعلق نہ علم سے ہے نہ معرفت سے اور نہ ہی مقبوضہ قوموں کے مفاد سے اس کو دلچسپی ہے۔

ایک مستشرق ہنری لیوی برول (Henry Lavy Bruhl) ہیں جو ابتدائی عقلیت کے نظریہ کو پیش کرنے والے کی حیثیت سے معروف ہیں انہوں نے اس موضوع پر دس سے زیادہ کتابیں لکھیں اور سربون یونیورسٹی میں ایک تہائی صدی تک اسی موضوع پر درس دیا لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ انہوں نے جن معاشروں پر داد تحقیق دی اور جن پر ان کو درجہ اختصاص حاصل ہوا ان

## وی پی آر ہا ہے

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بھیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی و اخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)



# صحیح بخاری شریف

جناب مولانا غلام مصطفیٰ ظہیر الدین

صحیح بخاری صرف مجموعہ احادیث ہی نہیں بلکہ فقہ القرآن والہ کی کتاب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس میں کم ہی کوئی باب ہوں گے جو آیت قرآنی سے خالی ہوں۔ صحیح بخاری ایک کتاب نہیں بلکہ ایک جامع ہے۔ اس کا نام ہے:

الْجَامِعُ الصَّحِيحُ الْمُسْنَدُ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَتَابِهِ [هَذَا الشَّارِي لابن حجر، ص ۶]

جامع وہ کتاب ہوتی ہے جو تمام انواع حدیث پر مشتمل ہو، جن کی انسانی زندگی میں احتیاج ہو۔ وہ آٹھ انواع ہیں جن کا مجموعہ ”عارف شامت“

مفید ابن حجر رحمہ اللہ کی فتح الباری ہے۔ صحیح بخاری کی مرفوع، متصل احادیث بالا جماع صحیح ہیں۔ صحیح بخاری کی ثلاثیات کی تعداد بائیس (۲۲) ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کتاب العلم میں ایک ماہر تعلیم معلوم ہوتے ہیں، کتاب الجہاد میں یوں لگتا ہے کہ خود میدان جہاد میں اترے ہوئے ہوں، کتاب البیوع میں کامیاب تاجر لگتے ہیں، تفسیر میں ماہر مفسر معلوم ہوتے ہیں۔ صحیح بخاری کی بڑی خصوصیت جو باسانی نظر آتی ہے کہ اس فن میں اس جیسی کتاب کوئی نہیں۔ آپ نے اپنے مخالفین کو پچیس مقامات پر بعض الناس کے نام سے مخاطب کیا ہے۔

سکا اور وہ بدستور اب تک چیتانوں کی طرح ہیں۔“ (انوار الباری از احمد بخاری: ۳۴/۴) نیز کہتے ہیں:

”امام بخاری رحمہ اللہ نے جتنی احادیث صحیح بخاری میں روایت کی ہیں وہ صحت و قوت کے اعلیٰ مرتبے پر ہیں اس لیے ان کے قابل حجت ہونے میں تحقیقی کتبہ نظر سے دورائیں نہیں ہو سکتیں اور یہ ان کی نہایت ہی عظیم و جلیل منقبت ہے۔“ (انوار الباری از بخاری: ۳۴/۶)

مزید کہتے ہیں:

”ہاں! یہ ضرور ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ جو روایات کسی سے لیتے ہیں، خواہ وہ راوی ضعیف ہی ہو مگر وہ روایات اس لیے قوی ہوتی ہیں کہ باہر سے ان کے لیے شواہد، متابعات اور مؤید روایات قویہ مل جاتی ہیں۔ جاہلین، امام بخاری کی کسی ضعیف راوی سے روایت کے سبب یہ نہ سمجھ لیں کہ بخاری شریف کی وہ حدیث بھی گر گئی، کیوں کہ بخاری کی ایسی احادیث بھی دوسرے شواہد و متابعات کے سبب قوی مان لی گئی ہیں، لہذا اس صورت سے بخاری شریف کی تمام تر احادیث قوی و قابل احتجاج ہیں۔“

(انوار الباری لبحوری: ۸۲-۸۳)

نیز کہتے ہیں:

”آپ کے مختار مسائل فقہیہ کو آج تک کسی نے جمع نہیں کیا، جس طرح دوسرے ائمہ مجتہدین وغیرہم کے کیے گئے ہیں، اس لیے ان کے تراجم ابواب پر کھینچ تان رہتی ہے، ہر شخص اپنی تحقیق یا مذہب و مسلک کے مطابق بتلانے کی کوشش کرتا ہے، لیکن لوکل یدعی وصلا بلیلی، ولیلی لا تقر لہم وصلا! کے مصداق ان دعووں کا حاصل کچھ نہیں۔ امام بخاریؒ چوں کہ خود ایک درجہ اجتہاد رکھتے ہیں اور کسی کی تقلید نہیں کرتے، اس لیے اپنے فہم و علم کے مطابق فیصلے کئے ہیں اور میں نے تو یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ ان کے تراجم کو پہلے خالی الذہن ہو کر سمجھنے کی کوشش کرتا ہوں، اس کے بعد دیکھتا ہوں کہ انہوں نے کسی مذہب کی موافقت کی

”صحیح بخاری شاہیں مارتا ہوا سمندر ہے۔ میں نے لوگوں کو فوج و فوج اس میں غوطہ زن ہوتے دیکھا ہے۔ جو اس میں غوطہ زن ہو گا وہ کبھی نہ ختم ہونے والا خزانہ حاصل کر لے گا اور ڈھیروں قیمتی (علمی) جواہرات پالے گا۔“

دارالعلوم دیوبند کے بانی جناب مولانا قاسم نانوتوی

لکھتے ہیں:

”وہ ایسے بڑے محدث امام الحدیث کی تصنیف ہے کہ جہاں میں نہ کوئی ثانی ان کا ہوا نہ ہو گا۔“ (ہدیۃ الشیخ: ص ۲۵۹)

دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث، جناب انور شاہ

کشمیری کہتے ہیں:

”امام بخاری رحمہ اللہ: چوں کہ علم کے بہت اونچے مقام پر فائز ہیں، اس لیے ہم جیسے قلیل البہاعات لوگوں کی رعایت کر کے ہندی کی چندی نہیں کر سکتے، نہ انہیں اس کی ضرورت، وہ تو اپنے علم کے مقام رفیع کے مطابق ہی کلام کریں گے، خواہ اس کی وجہ سے محققین حیرت میں پڑیں، یا کوتاہ نظروں کو اعتراض کا موقع ہاتھ آئے۔۔۔۔۔ تراجم بخاری کا حق جیسا چاہیے، آج تک کسی سے ادا نہیں ہو

یہ مصادر کتب اور ابواب فقہیہ کی ترتیب سے ہوں گے۔ صحیح بخاری کی ہر کتاب مستقل کتاب کی حیثیت رکھتی ہے، جیسے کتاب الایمان وغیرہ۔

علامہ عینی حنفی (۸۵۵ھ) لکھتے ہیں:

أَمْوُ بَحْرٍ يَنْلَاطِمُ أَمْوَا جَا رَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِيهِ أَفْوَاجًا فَمَنْ خَاصَّ فِيهِ ظَفَرٌ يَكْنُزُ لَا يَنْفَدُ أَبَدًا وَفَازَ بِجَوَاهِرِهِ الَّتِي لَا تَحْصَى عِدَدًا

”صحیح بخاری شاہیں مارتا ہوا سمندر ہے۔ میں نے لوگوں کو فوج و فوج اس میں غوطہ زن ہوتے دیکھا ہے۔ جو اس میں غوطہ زن ہو گا وہ کبھی نہ ختم ہونے والا خزانہ حاصل کر لے گا اور ڈھیروں قیمتی (علمی) جواہرات پالے گا۔“ (عمدة القاری: ۱/۱۳)

اس کتاب کا درجہ اصح الکتاب بعد کتاب اللہ ہے۔ اس کی سو (۱۰۰) سے زائد شروح لکھی گئی ہیں، سب سے

ہے یا نہیں؟ چنانچہ میں جو کچھ سمجھتا ہوں، وہی بات ان کی طرف منسوب کرتا ہوں، خواہ وہ رائے دوسرے شارحین بخاری کے خلاف ہو، جیسے یہاں کیا ہے۔ تاہم یہ سب غلن و تخمین ہے، والعلم عند اللہ تعالیٰ۔“ (انوار الباری للبخاری: ۳۳۶/۸) نیز کہتے ہیں:

لوهذه وثنة عظيمة من المصنف رحمه الله تعالى على رقاب الناس، وعلينا أنه يستعمل القرآن في كل موضع ممكن، وإن لم يكن راضياً عن إمامنا الأعظم رحمه الله تعالى. [

”امام بخاری رحمہ اللہ کا ہمارے سمیت سب پر احسان عظیم ہے کہ آپ ہر باب میں ممکن حد تک قرآن سے استدلال کرتے ہیں، اگرچہ آپ ہمارے امام اعظم رحمہ اللہ سے راضی نہ تھے۔“ (فیض الباری: ۷/۲)

جناب حسین احمد مدنی حنفی لکھتے ہیں: ”جب صحیح بخاری اور صحیح مسلم پر اعتماد نہ رہے اور ان کے راوی بھی معتبر اور قابل قبول نہ ہوں تو حدیث پر بھی اعتماد نہیں ہوگا اور وہ بھی قابل قبول اور مستبر نہ رہے گی، لہذا نتیجہ حجت حدیث کے انکار کی صورت میں ظاہر ہوگا اور حدیث کی کتابوں کے مصنفین میں اعلیٰ مقام بخاری و مسلم کا ہے۔“

یہ مختلف فیہ راوی کی روایت کو نہیں لائیں گے۔“ (تقریر ترمذی از حسین احمد، ص ۴۶) جناب عبدالحق حنفی (۱۳۳۶ھ) لکھتے ہیں: ”اس حدیث کو قوی جب کہیں گے کہ اس کے راوی قوی ہوں گے۔ علیٰ ہذا القیاس جس حدیث کے جس قدر معتبر اور قوی راوی ہوں گے، اس قدر وہ حدیث قوی ہوگی، اسی لیے حدیث کی کتابوں میں صحیح بخاری سب سے قوی اور معتبر ہے، اس کے بعد صحیح مسلم۔“ (عقائد الاسلام، ص ۱۰۰) محمد حسین نیلوی حنفی لکھتے ہیں:

”اور اس روایت میں یہ سب امام بخاری رحمہ اللہ کے مرکزی راوی ہیں، اب خواہ خواہ ان میں کثیر سے نکالنا اہل حق کی شان سے بعید تر ہے۔“ (کیا رسول اللہ ﷺ پر جادو ہوا؟، ص ۳) جناب سرفراز خان صفدر حنفی لکھتے ہیں: ”واضح بات ہے کہ صحیح بخاری میں کوئی ایسا راوی

نہیں جو ضعیف ہو اور اس کی حدیث صحیح یا حجت نہ ہو۔“ (تسکین الصدور، ص ۳۳۹-۳۴۰) نیز لکھتے ہیں:

”جب اس روایت کے راوی صحیح بخاری کے راوی ہیں تو ان کے ثقہ ہونے میں کیا شبہ ہے؟“ (تسکین الصدور، ص ۳۴۳) نیز لکھتے ہیں:

”ہم ایک اصولی بات عرض کر دیں، وہ یہ کہ اس کے جواب کے نمبر اول اور نمبر دوم میں ہم نے جو حدیثیں پیش کی ہیں، وہ طبقہ اولیٰ یعنی بخاری، مسلم بیہتم اور موطا امام مالک کی ہیں، جن کی سند پر کسی کو کلام اور جرح کرنے کا حضرات محدثین کے نزدیک حق نہیں پہنچتا۔“ (تمریذ النواظر، ص ۱۵۷) جناب سلیم اللہ خان دیوبندی صاحب لکھتے ہیں: ”جب صحیح بخاری اور صحیح مسلم پر اعتماد نہ رہے اور ان کے راوی بھی معتبر اور قابل قبول نہ ہوں تو

”جب صحیح بخاری اور صحیح مسلم پر اعتماد نہ رہے اور ان کے راوی بھی معتبر اور قابل قبول نہ ہوں تو حدیث پر بھی اعتماد نہیں ہوگا اور وہ بھی قابل قبول اور مستبر نہ رہے گی، لہذا نتیجہ حجت حدیث کے انکار کی صورت میں ظاہر ہوگا اور حدیث کی کتابوں کے مصنفین میں اعلیٰ مقام بخاری و مسلم کا ہے۔“

حدیث پر بھی اعتماد نہیں ہوگا اور وہ بھی قابل قبول اور معتبر نہ رہے گی، لہذا نتیجہ حجت حدیث کے انکار کی صورت میں ظاہر ہوگا اور حدیث کی کتابوں کے مصنفین میں اعلیٰ مقام بخاری و مسلم کا ہے۔ جب یہ معتبر نہ رہے، تو دوسرے بھی معتبر نہ رہیں گے اور چونکہ احادیث کے راوی جو بخاری و مسلم میں ہیں، اکثر وہی دوسری کتابوں کے راوی ہیں، تو ان کو بھی معتبر نہیں قرار دیا جائے گا، تو اس کا نتیجہ انکار حدیث کی صورت میں ظاہر ہوگا اور بات یہیں ختم نہ ہوگی، بلکہ قرآن کے مضامین کے فہم اور تعین کا بڑا ذریعہ، چوں کہ حضور ﷺ کی احادیث اور صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رضی اللہ عنہم کے آثار ہیں۔ جب یہ پورا سلسلہ معتبر اور قابل قبول نہ رہا تو قرآن سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی مراد معلوم کرنے کا سلسلہ بھی باقی نہیں رہے گا اور

اس طرح امت قرآن مقدس کے فیض سے محروم ہو جائے گی۔ فیلاً سف! (تقریظ رواۃ بخاری اور امام بخاری کا عادلانہ دفاع از مفتی محمد ظفر اقبال، ص ۲۵-۲۶) جناب احمد رضا خان بریلوی (۱۲۷۲-۱۳۳۰ھ) لکھتے ہیں:

”اہل و اعلیٰ حدیث صحیح بخاری شریف ہے۔“ (احکام شریعت، حصہ اول، ص ۶۲-۶۳) نیز لکھتے ہیں: ”یہ بھی شرم نہ آئی کہ یہ محمد بن فضیل صحیح بخاری و صحیح مسلم کے رجال سے ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ: ۲/۲۴۴ طبع قدیم، ۵/۷ طبع جدید) جناب عبدالسیع رام پوری بریلوی لکھتے ہیں: ”اور یہ محدثین میں قاعدہ ٹھہر چکا ہے کہ صحیحین کی حدیث نسائی وغیرہ کل محدثوں کی احادیث پر مقدم ہے، کیوں کہ اوروں کی حدیث اگر صحیح بھی ہوگی تو صحیحین اس سے صحیح اور قوی تر ہوگی۔“ (انوار ساطعہ، ص ۴۱)

احمد سعید کاظمی بریلوی ایک راوی کا دفاع کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”اگر کسی راوی کے حق میں ضعیف قول یا کوئی جرح مذکور ہے تو وہ جرح مبہم ہے، جس کا محدثین کے نزدیک کوئی اعتبار نہیں، بالخصوص جس کی تعدیل و توثیق ائمہ حدیث سے منقول ہو، اس کے حق میں جرح مبہم قطعاً کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ ایسی جرح و تضعیف تو صحیحین کے راویوں کے حق میں بھی کی گئی ہے، کیا بخاری و مسلم کی حدیثیں بھی ضعیف ہیں؟“ (مقالات کاظمی، حصہ سوم، ص ۳۲۳) علامہ طحطاوی حنفی (۱۲۳۳ھ) معیار حق بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

إفان قلت: ما وقوفك. على أنك على صراط مستقيم، وكل واحد من هذه الفرق يدعى أنه عليه، قلت: ليس ذلك بالإدعاء والتثبت باستعمالهم الوهم القاصر والقول الزاعم، بل بالنقل عن جهابذة هذه الصفة وعلماء أهل الحديث الذين جمعوا

# جھوٹ اور جھوٹی گواہی

جناب صاحبزادہ نعیم الغفور



جھوٹ بولنے والے کے منہ سے اتنی بدبو نکلتی ہے کہ فرشتے اس سے دور بھاگتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب آدمی جھوٹ بولتا ہے تو رحمت کے فرشتے اس سے ایک میل دور ہو جاتے ہیں اس بدبو کے باعث جو جھوٹ بولنے سے پیدا ہوتی ہے۔ جھوٹ بولنے سے روزی میں بھی بے برکتی ہوتی ہے۔ آج کل تاجر حضرات دھڑلے کے ساتھ جھوٹ بول کر اور جھوٹی قسمیں اٹھا کر مال بیچ رہے ہوتے ہیں ان کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ والدین سے بھلائی کرنے سے عمر بڑھتی ہے اور جھوٹ بولنے سے روزی میں کمی اور بے برکتی ہوتی ہے۔ مومن کبھی جھوٹ نہیں بول سکتا اور جو مومن ہوگا وہ جھوٹ نہیں بولے گا۔ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا اے اللہ رسول! کیا مومن بزدل ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں ہو سکتا ہے۔ پھر پوچھا گیا کیا مومن بخیل بھی ہو سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں ہو سکتا ہے۔ پھر آپ ﷺ سے پوچھا گیا کیا مومن آدمی جھوٹا بھی ہو سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں مومن کبھی جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ معلوم ہوا کہ ایمان اور جھوٹ دو متضاد چیزیں ہیں۔ دونوں کا یکجا ہونا ناممکن ہے جس طرح کفر و ایمان یکجا نہیں ہو سکتے۔ اس کی تائید اس حدیث سے

ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی دل میں ایمان اور کفر اکٹھے جمع نہیں ہو سکتے۔ اگر کفر ہے تو ایمان نہیں اور ایمان ہے تو کفر نہیں۔ اور جھوٹ اور سچ بھی اکٹھے جمع نہیں ہو سکتے اور خیانت اور امانت بھی اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔

جھوٹے آدمی کے لیے قیامت کے دن بڑی بڑی سزائیں ہیں۔ معراج والی حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ جھوٹے آدمی کو میں نے دیکھا کہ اس کے جڑے چیرے جا رہے ہیں۔ قبر میں بھی یہی سزا قیامت تک ہو گی۔ جھوٹ کے بہت سے مرتبے ہیں۔ اکثر لوگوں کا حال یہ ہے کہ وہ بے ضرورت جھوٹ بول کر برا نہیں مانتے۔ جیسے بعض لوگوں کو دیکھا جاتا ہے کہ بچوں کو بہلانے کے لئے ان سے جھوٹے وعدے کر لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ ان وعدوں کو توڑی دیر میں بھول جائیں گے اور ہوتا بھی اکثر یہی ہے مگر جھوٹ بہر حال جھوٹ ہے۔ اسلام نے اس جھوٹ کی بھی اجازت نہیں دی۔

لعت کے معنی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری اور محرومی کے ہیں۔ قرآن مجید میں اس کا مستحق شیطان بنایا گیا ہے اور اس کے بعد یہودیوں، کافروں اور منافقوں کو اس کی وعید سنائی گئی ہے لیکن کسی مومن کو کذب (جھوٹ) کے سوا اس کے کسی فعل کی بنا پر لعنت سے یاد نہیں کیا گیا۔ جھوٹ بولنے اور جھوٹا الزام لگانے کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے کہ جو جھوٹا ہو اس پر خدا کی لعنت کی جائے۔ مبالغہ کے موقع پر یہ فرمایا گیا کہ دونوں فریق خدائے تعالیٰ سے گڑگڑا کے دعا مانگیں کہ جو ہم میں سے جھوٹا ہو اس پر خدا کی لعنت ہو۔

**جھوٹ کے معنی دروغ گوئی اور غلط بیانی کے ہیں اور یہ نہایت ہی قبیح وصف ہے۔ جس میں یہ بری صفت یعنی جھوٹ بولنے کی عادت پائی جاتی ہے وہ خدا اور انسانوں کے نزدیک بہت برا ہے اور اس کا کوئی اعتبار نہیں کیا جاتا۔**

سورہ آل عمران میں ارشاد ربانی ہے ”پھر دعا مانگیں، پھر جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجیں۔“ جب شوہر بیوی پر بدکاری کا الزام لگائے اور شوہر کے پاس اس کا کوئی گواہ نہ ہو تو اس صورت میں اس کو چار دفعہ اپنی سچائی کی قسم کھانے کے بعد پانچویں دفعہ یہ کہنا ہو گا ”اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر جھوٹوں میں سے ہو۔“

اس سے معلوم ہوا کہ جھوٹ ایسی بڑی لعنت ہے کہ جو اس کا مرتکب ہوتا ہے وہ کافروں اور منافقوں کی طرح بد دعا کا مستحق ہوتا ہے۔ نفاق جھوٹ کی بدترین قسم ہے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”منافق کی تین علامتیں ہیں ① جب بات کرے تو جھوٹ بولے ② جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے ③ امانت میں خیانت کرے۔“

جھوٹ بولنے والے کا دل سیاہ ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک جھوٹا لکھا جاتا ہے۔ (موطا امام مالک)

جھوٹ کے معنی دروغ گوئی اور غلط بیانی کے ہیں اور یہ نہایت ہی قبیح وصف ہے۔ جس میں یہ بری صفت یعنی جھوٹ بولنے کی عادت پائی جاتی ہے وہ خدا اور انسانوں کے نزدیک بہت برا ہے اور اس کا کوئی اعتبار نہیں کیا جاتا۔ کتاب و سنت میں جھوٹ بولنے کی بڑی مذمت آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ اس کو راہ نہیں دکھاتا جو جھوٹا ہے اور احسان نہیں مانتا۔“ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ دوزخ میں، اور جھوٹ بولتے بولتے انسان خدا کے ہاں جھوٹا لکھا جاتا ہے۔ سیدنا عبد اللہ بن عمرو العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، اے اللہ کے رسول! جنت میں لے جانے والا عمل کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب بندہ سچ بولتا ہے تو وہ نیکی کا کام کرتا ہے اور جو نیکی کا کام کرتا ہے وہ ایمان سے بھرپور ہو جاتا ہے اور جو ایمان سے بھرپور ہو جاتا ہے وہ جنت میں داخل ہو گیا۔“ اس نے پھر پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! دوزخ میں لے جانے والا عمل کیا ہے؟ فرمایا: جھوٹ بولنا۔ جب بندہ جھوٹ بولے گا تو وہ گناہ کا عمل کرے گا اور جب گناہ کا عمل کرے گا تو کفر کرے گا اور جو کفر کرے گا وہ دوزخ میں جائے گا (مسند احمد)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جھوٹ کے برے ہونے میں اتنی وسعت ہے کہ کفر بھی اس میں آ جاتا ہے اس سے زیادہ کوئی بُری چیز نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا دائرہ کار بہت وسیع ہے وہ دنیا کے ذمہ ذمہ کو گھیرے ہوئے ہے اس کی رحمت کی چھاؤں میں ساری کائنات آرام کر رہی ہے مگر رحمت الہی کے اس گھنے سائے سے وہ باہر ہے جس کا منہ جھوٹ کی باؤموم سے جھلس رہا ہے۔ اسلام کے محاورہ میں سخت ترین لفظ لعنت ہے۔



ایک کس صاحبی عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میری ماں نے مجھے بلایا اور حضور انور ﷺ ہمارے گھر تشریف رکھتے تھے تو ماں نے مجھے بلانے کے لئے کہا کہ یہاں آؤ تجھے کچھ چیز دوں گی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم اس کو کیا چیز دینا چاہتی ہو؟ ماں نے کہا کہ میں اس کو کھجور دوں گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اگر تم اس وقت کچھ نہ دیتیں تو یہ جھوٹ بھی تمہارا لکھا جاتا۔

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب ان کو کھانے کیلئے یا کسی اور چیز کے لئے کہا جاتا ہے تو وہ تصنع و بناوٹ سے کہہ دیتے ہیں کہ مجھے اس کی خواہش نہیں حالانکہ ان کے دل میں اس کی خواہش بھی موجود ہوتی ہے تو یہ بھی جھوٹ ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ ایک صحابہ خاتون نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ ہم سے کوئی کسی چیز کی خواہش رکھے اور پھر کہہ دے کہ مجھے اس کی خواہش نہیں تو کیا یہ بھی جھوٹ شمار ہوگا؟ ارشاد ہوا کہ ہر چھوٹے سے چھوٹا جھوٹ بھی جھوٹ لکھا جاتا ہے۔

اسی طرح وہ بھی جھوٹ ہے جو خوش گپی کے موقع پر محض لطف صحبت کے لئے بولا جاتا ہے۔ اس سے اگرچہ کسی کو نقصان نہیں پہنچتا بلکہ بعض مقامات پر دلچسپی کی چیز بن جاتا ہے۔

تاہم اسلام نے اسکی بھی اجازت نہیں دی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولتا ہے اس پر بڑے افسوس کی بات ہے لوگوں کو خوش کرتا ہے جھوٹ بول کر اپنی آخرت برباد کرتا ہے اور جھوٹ بولنا بڑی خیانت کی بات ہے۔ کیونکہ وہ خدا کا اور لوگوں کا امین ہے تو اس کو سچ ہی بولنا چاہیے۔ یعنی کسی صورت میں جھوٹ نہیں بولنا چاہیے اس سے کامل ایمان جاتا رہتا ہے۔ سب سے خطرناک جھوٹ وہ ہے کہ جھوٹ بول کر لوگوں کی حق تلفی کی جائے اور ان کی عزتیں خراب کی جائیں۔ اس کو جھوٹی شہادت کہتے ہیں اور یہ جھوٹی گواہی گناہ میں شرک کے برابر ہے۔ ارشاد نبوی ہے کہ جھوٹی گواہی خدا کے لئے تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے کے برابر ہے۔ آپ نے یہ بات (یکے بعد دیگرے) تین مرتبہ فرمائی پھر آپ نے ثبوت میں یہ آیت پڑھی ”بجوہرت پرستی کی نجاست سے اور بجوہرت بولنے (اور جھوٹی گواہی) سے اللہ کی توحید

پر ثابت رہو اس کے ساتھ کسی کو شرک نہ کرو۔“

جھوٹی گواہی گناہ کبیرہ ہے۔ ترمذی شریف میں ہے کہ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ کیا میں تم لوگوں کو سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا ہاں اے اللہ کے رسول! فرمایا کہ شرک اور ماں باپ کی نافرمانی؛ راوی کا بیان ہے کہ آپ ﷺ لگا کر بیٹھے ہوئے تھے کہ دفعتاً اٹھ بیٹھے اور کہا جھوٹی گواہی یا جھوٹی بات اور برابر یہی کہتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کہ کاش! آپ خاموش ہو جاتے (تاکہ بار بار کہنے میں آپ کو تکلیف نہ ہو۔)

بغیر ضرورت کے قسم نہیں کھانی چاہیے اگر خاص ضرورت پیش آجائے تو کچی قسم کھائی جائے۔ جھوٹی قسم ہر گز نہ کھائے۔ کیونکہ قسم میں خدا کو گواہ بنایا جاتا ہے تاکہ مخاطب کو یقین ہو جائے اس لئے سچے معاملے میں خدا کو گواہ بنانا درست ہے۔ جھوٹے معاملے میں خدا کو ہرگز گواہ نہ بنایا جائے۔ جھوٹی قسم کھا کر جھوٹے معاملے میں

بے شک جو لوگ خدا کے اقرار اور اپنی قسموں پر (دنیا کے) تھوڑے مال کی تجارت کرتے ہیں آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں؛ نہ ہی اللہ ان سے بات کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا قیامت کے روز اور نہ ان کو پاک کرے گا؛ اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔

خدا کو گواہ بنانا سنگین جرم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ نحل میں ارشاد فرمایا: ”اور قسموں کو پکا کرنے کے بعد مت توڑ ڈالو اور تم نے اپنے اوپر خدا کو ضامن بنایا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔ اور اس عورت کی طرح مت بنو جس نے اپنے کاتے ہوئے سوت کو محنت کرنے کے بعد توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا؛ تم اپنی قسموں کو آپس میں فریب کا بہانہ بناتے ہو کہ ایک فریق دوسرے فریق سے بڑھ چڑھ کر ہو۔“

خدا کا نام لے کر معاہدہ کرنا اور اس کو توڑ ڈالنا خدا کے مقدس نام کی تحقیر کرنا ہے۔ اس لئے فرمایا کہ جس بات پر کسی نے قسم کھائی اس پر اس نے گویا خدا کو ضامن ٹھہرایا۔ اس لئے قسم توڑ ڈالنا ایسا ہی حماقت کا کام ہے جیسا کہ عرب کی ایک بے وقوف عورت کا تھا جو سوت کات کات کر کھودتی یا ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی۔ جھوٹی قسم کھا کر کسی دوسرے کے مال پر دعویٰ کرنا خدا کے نام پر

جھوٹ بولنا ہے اور یہ ایک کی بجائے دو گناہوں کا مجموعہ ہے یعنی غضب اور جھوٹ اور وہ بھی خدا کے پاک اور مقدس نام پر۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”بے شک جو لوگ خدا کے اقرار اور اپنی قسموں پر (دنیا کے) تھوڑے مال کی تجارت کرتے ہیں آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں؛ نہ ہی اللہ ان سے بات کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا قیامت کے روز اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔“ (آل عمران)

اس آیت کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے کہ آپ ﷺ نے تین دفعہ فرمایا: ”تین آدمی ایسے ہیں جن کی طرف خدا قیامت کے دن نظر کرم نہیں فرمائے گا نہ ہی ان کو پاک کرے گا“ ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔“ فرمایا: ”وہ لوگ جو اپنا لباس نختوں سے نیچے لٹکا کر رکھتے ہیں (کیونکہ یہ غرور کی علامت ہے) دوسرا وہ جو احسان جتلاتا ہے تیسرا وہ جو جھوٹی قسمیں اٹھا کر اپنا مال بچتا ہے۔“

صحیح مسلم میں ہے کہ آپ نے فرمایا: جو کسی مسلمان کے حق کو جھوٹی قسم کھا کر لینا چاہے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ کو واجب کرے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا

اگرچہ وہ معمولی چیز ہی کیوں نہ ہو؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں اگرچہ وہ پیلو درخت کی ڈالی ہی کیوں نہ ہو۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص سے جھوٹی قسم کھلائی جائے اور وہ جھوٹی قسم کھائے تو وہ اپنا چہرہ لے کر دوزخ میں ٹھکانا پائے گا۔ چہرہ کی خصوصیت شاید اس لئے ہے کہ اس نے انسانی عزت و آبرو کے خلاف کام کیا اور بڑی ڈھٹائی دکھائی جس کا اثر چہرہ پر نمایاں ہو گا۔ عموماً تاجر اور سوداگر چیزوں کی قیمت اور مال کی اصل حقیقت بتانے میں جھوٹ کے مرکب ہوتے ہیں اور جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں اس لئے خاص طور سے رسول اللہ ﷺ نے انہیں اس سے بچنے کی ہدایت کی۔ فرمایا کہ جھوٹی قسم کھا کر مال تو بک جاتا ہے لیکن اس میں برکت نہیں رہتی۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں جھوٹ اور جھوٹی قسم سے محفوظ رکھے اور ہمیں سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین!

مذہب، ”توہین رسالت“ اور ملک کی نظریاتی سرحدوں پر حملہ آور ہو رہے ہیں۔ جی ہاں! اس بارے میں ٹھوس اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے تاکہ یہ تاثر ختم کیا جاسکے کہ توہین کا سہارا لیکر آپ ملک کے سیکولر حلقوں کی آنکھ کا نارا بن جائیں گے۔ آپ کو مذہب بیزار توہین کی جانب سے سرانکھوں پر بٹھایا جائے گا۔ عالمی طاقتیں آپ کی حمایت میں کھڑی ہوں گی، خوشحال مغربی ممالک ویزے اور شہریت لیکر استقبال کریں گی۔ سیکولر حلقوں کو بھی چننا ہوگا کہ وہ اپنے نظریات کے پرچار کرنیوالے جو شیلے جوانوں کو سمجھائیں کہ توہین آمیز رویہ اپنانا گویا آگ سے کھیلنا ہے۔ دوسری جانب مذہبی حلقوں کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ جہاں توہین رسالت کا منہ بولتا ہے توہین اسلام کے خلاف احتجاج کرتے ہیں وہیں تھل، بردباری اور صبر و برداشت کا بھی درس دیں۔ حکومت، سیاستدانوں سے التجا ہے کہ کسی بھی واقعے کے رونما ہونے کے بعد پھرتیاں دکھانے اور بڑے بڑے دعوے کرنے کی بجائے

کوئی ایسا ادارہ یا منظم سسٹم بنائیں جو کہ ان واقعات کی بروقت روک تھام کا بندوبست کرے۔ کاش! مثال کو بروقت سمجھا دیا جاتا، کاش اس کا توہین آمیز مواد کسی کی نظر میں آتا اور اس سانچے کو برپا نہ ہونے دیا جاتا

کاش بھوم کو کنٹرول کر لیا جاتا، کاش جذباتی نعرے لگاتے ہو جوانوں کو یقین دلایا جاتا کہ مثال کے توہین آمیز مواد کی آزادانہ تحقیقات ہوں گی، اگر مجرم ہوا تو سزا بھی ملے گی، کاش یہ تاثر مٹایا جاسکے جو بھی توہین رسالت کرے اس کو مغربی ممالک مہمان بنا کر لے جاتے ہیں۔ کاش ارباب حکومت محبت رسول ﷺ کے جذبات کو سمجھ سکیں اور اس بات کا احساس کریں کہ یہ مسلمانوں کے لئے ان کی جان سے بھی بڑھ کر ہے، کاش کوئی ایسا ادارہ بن جائے جو کہ بروقت اقدامات اٹھا کر جذبات کی آگ کو ٹھنڈا کر سکے۔ کاش مثال اپنے جذبات کو کنٹرول کرتا اور آج زندگی کی بہارس لوٹ رہا ہوتا۔

### مثال کیس مثال بنادیں:

اسلاف میں سے کسی کا قول ہے کہ دور رفتن میں اگر حق کی پہچان مشکل ہو تو یہ دیکھ لیں کہ باطل کے تیر کہاں گر رہے ہیں۔ عالم کفر جس کی حمایت میں کھڑا ہو تو سمجھ لیں، یہ انہی کا بندہ ہے۔ مثال کی موت کو اقوام

## مردان میں افسوسناک واقعہ

جناب پروفیسر محمد عاصم حفیظ

کہ جو اس بدترین واقعے سے پہلے ہی روک تھام کا بندوبست کر لیتا۔ کوئی تو ہوتا کہ جو مثال کو سمجھاتا کہ توہین آمیز رویہ کچھ اتنا بھی قابل تعریف نہیں ہوتا۔ انسان گناہ گار بھی ہوتا ہے اور بہت سے لوگ بعض نظریات میں اپنا الگ موقف بھی اپناتے ہیں، لیکن توہین آمیز کلمات شیئر کرنا اور تضحیک و مذاق کی روش کبھی کبھی خطرناک بھی ہو جایا کرتی ہے۔ ہمارے ارباب اختیار کو سوچنا ہوگا کہ یہ سوچ کیونکر پیدا ہو رہی ہے کہ توہین اسلام یا نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس کے بارے انتہائی غلیظ ترین الفاظ استعمال کرنیوالوں کو کوئی بھی قانون نہیں پکڑ سکتا۔ جو

مردان یونیورسٹی میں جو کچھ ہوا کوئی بھی اس کی حمایت نہیں کر سکتا۔ اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دی جاسکتی کہ کوئی بھوم کسی بھی وجہ سے کسی کی جان لے لے۔ ایسی روش کسی بھی معاشرے کے لئے تباہ کن ہوتی ہے کہ جب عوام میں یہ تاثر پیدا ہو جائے کہ انصاف صرف وہ خود ہی جیتیں سکتے ہیں۔ سچ پوچھیں تو یہ ہمارے انتظام عدل کی موت ہے۔ مردان یونیورسٹی میں سینکڑوں طلبہ کے درمیان پڑی نوجوان مثال کی لاش دراصل ہمارے نظام قانون و انصاف کی میت ہے۔ کاش ایسا نہ ہوا ہوتا۔ اس لڑکے کو مارنے والی ویڈیوز یقیناً افسوسناک

المیہ تو یہ بھی ہے کہ ایک طرف گمراہ عناصر جنت کے لالچ میں ہمارے نوجوانوں کو خود کش بمبار بنا رہے ہیں تو دوسری جانب دنیاوی جنت کے لالچ اور بیرون ممالک کی شہریت کے لالچ میں لوگ ”توہین مذہب“، ”توہین رسالت“ اور ملک کی نظریاتی سرحدوں پر حملہ آور ہو رہے ہیں۔

ہیں لیکن دکھ تو یہ بھی ہے کہ وہ ساری پینٹیں اور سوشل میڈیا پر اس کی جانب سے شیئر کیا گیا مواد بھی عام ہو چکا ہے جس میں وہ مذہب، نبی اکرم ﷺ کی ذات اور دیگر مقدس ہستیوں کے بارے

اپنے خیالات کے اظہار میں ساری حدیں توڑتا رہا ہے۔ مثال کو مارنے والوں نے کچھ اچھا نہیں کیا، لوگ اسے انتہا پسندی کہتے ہیں لیکن یہ بتاتے ہوئے بھی دکھ ہوتا ہے کہ خود مثال بھی اپنے خیالات کے حوالے سے توہین آمیزی میں ایک دوسری انتہا پر کھڑا تھا۔ ذات باری تعالیٰ کا مذاق اڑانا، نبی اکرم ﷺ کی شادیوں کو لیکر توہین آمیز ریمارکس دینا، طواف کو بیوقوفوں کے چکر کہنا، جنت کے حصول کو ”مقدس عیاشی“ قرار دینا، نظریہ پاکستان کو پگھل پگھل پگھل میں غرق شدہ قرار دینا۔ یہ باتیں کسی بھی لئے گمراہ مسلمان کو بھی مشتعل کرنے کے لئے کافی ہیں۔ اس سے بڑھ کر آیا تھا، کیونکہ کاذب زبردست حامی اور منافق تھا لیکن اپنے نظریات کا پرچار کرتے کرتے اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ، دیگر مقدس ہستیوں اور عبادات کی توہین کر کے خود کو کال کر ثابت کرنے کا شوق چرایا تھا۔ یہ ساری پینٹیں اور اس کا سوشل میڈیا پر شیئر ہونیوالا مواد اب عام ہو چکا ہے۔ کاش! ہمارے ہاں کوئی ایسا نظام ہوتا

چاہے دھڑلے سے اسلام پر تنقید کرے، نبی اکرم ﷺ کے خاکے بنائے، مزاحیہ کارٹون اور جملوں کے ذریعے مقدس ہستیوں کو نشانہ بنائے، جودل میں آئے وہ کرے، کوئی بھی قانون اس تک پہنچ نہیں سکتا اور اگر پہنچ بھی گیا تو میڈیا، ایوان سیاست، پارلیمنٹ اور پوری حکومتی مشینری اس کی حمایت میں کھڑی ہوگی۔ اس کو بہت جلد رہائی ملے گی اور ساتھ میں کسی خوشحال مغربی ملک کا ٹکٹ بھی۔ اسے پوری حفاظت کے ساتھ کسی محفوظ پناہ گاہ پہنچا دیا جائے گا۔ پیچھے رہ جائیں گے حکومتی عہدیداروں کے کھوکھلے بیانات اور اگر کسی پتارے جج نے اس بارے کچھ کہہ بھی دیا تو اس کے خلاف بھرپور مہم چلا کر اسے بدنام کر دیا جائے گا اور بہت جلد سب بھول ہی جائیں گے کہ کوئی ایسا واقعہ ہوا بھی تھا کہ نہیں۔ المیہ تو یہ بھی ہے کہ ایک طرف گمراہ عناصر جنت کے لالچ میں ہمارے نوجوانوں کو خود کش بمبار بنا رہے ہیں تو دوسری جانب دنیاوی جنت کے لالچ اور بیرون ممالک کی شہریت کے لالچ میں لوگ ”توہین

## صحیح بخاری شریف

تبی

صحيح الحديث في أمور رسول الله ﷺ وأحواله وأفعاله وحركاته وسكناته، وأحوال الصحابة والمهاجرين والأنصار والذين تبعوهم بإحسان، مثل الإمام البخاري، ومسلم وغيرهما من الثقات المشهورين الذين اتفق أهل المشرق والمغرب على صحة ما أورد في كتبهم من أمور النبي ﷺ، وأصحابه، ثم بعد النقل ينظر إلى الذي تمسك بهديهم واقتفى أثرهم، واحتدئ بسيرهم في الأصول والفروع، فيحكم بأنه من الذين هم هم، وهذا هو الفارق بين الحق والباطل، والمميز بين من هو على صراط مستقيم وبين من هو على السبيل الذي على يمينه وشماله.

”کوئی پوچھے کہ آپ کس بنیاد پر خود کو صراط مستقیم پر سمجھتے ہیں؟ جب کہ تمام فرقوں اور گروہوں کا دعویٰ ہے کہ ہم حق پر ہیں، تو میرا جواب یہ ہوگا کہ اس سلسلہ میں زبانی کلامی دعوے اور ظن و تخمین قبول نہیں، بلکہ اس امر کی حجت اور ثبوت کے لیے اس فن کے ماہرین و نقاد اور علمائے اہل حدیث مثلاً امام بخاری اور امام مسلم رحمہما، جیسے ثقہ مشہور ائمہ دین، جن کی کتابوں کی صحت پر مشرق و مغرب کی اسلامی دنیا کا اتفاق ہو چکا ہے، کی طرف رجوع ضروری ہے، جنہوں نے (انتہائی محنت و جاں نثانی سے) نبی کریم ﷺ کے ارشادات عالیہ، آپ کے احوال و ظروف اور حرکات و سکنات، نیز صحابہ کرام، مهاجرین و انصار اور احسان کے ساتھ ان کا اتباع کرنے والوں کے حالات و اعمال کو صحیح سندوں سے جمع کیا ہے۔ قرآن و حدیث کے بعد جس نے ان کے طریقہ کو مضبوطی سے تھام لیا، ان کے نقش قدم پر چلا اور اصول و فروع میں ان کے طریقے کا اتباع کیا، تو اسے اہل حق میں شمار کیا جائے گا۔ یہی حق و باطل میں فرق کی کسوٹی اور طریقہ امتیاز ہے۔“

(حاشیہ المطاوعی علی الدر المختار: ۱۵۳/۴)

صاحب، و معزز عدلیہ! گزارش صرف اتنی سی ہے کہ اس واقعے کی آزادانہ تحقیقات ہوں، ہر مجرم کو سزا ملے، ہر حوالے سے اس افسوسناک واقعے کا جائزہ لیا جائے۔ اس واقعے کو ٹیسٹ کیس بنایا جائے تاکہ آئندہ نہ تو کوئی سوشل میڈیا پر توہین آمیز مواد شائع کرنے کی جرأت کرے اور نہ ہی کوئی مشتعل جھوم کسی کی جان لے سکے۔ ایسا کرنا ملک کے مستقبل کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ اس رجحان کو روکنا ہوگا۔ اس کے ساتھ ساتھ ملک میں ایک ایسا ادارہ بنانے کی بھی اشد ضرورت ہے کہ جو ہر قسم کے اشتعال انگیز مواد پر نظر رکھے اور کسی بھی ایسے واقعے کو وقوع پذیر ہونے سے پہلے روکے۔ اگر کہیں مواد شیئر ہو رہا ہے تو اس کا فوری تدارک ہو، کسی دوسرے کے نام سے جعلی اکاؤنٹ بنانے والے کو پکڑا جائے اور مذہبی حوالے سے کسی بھی قسم کے اشتعال کو بروقت کنٹرول کر لیا جائے۔ ہر کسی کو حد میں رکھا جائے، سوشل میڈیا پر جعلی اصلی اکاؤنٹ بنا کر توہین آمیز مواد شیئر کر نیوالوں کو بھی اور جھوم اکٹھا کر کے کسی کو نشانہ بنانے والوں کو بھی۔ کسی بھی قسم کی تفریق پیدا کرنا ہی تو دراصل خطرناک ہوتا ہے جس سے غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ملک دشمن عناصر ایسے واقعات کو بنیاد بنا کر کچے ذہنوں کی برین واشنگ کرتے ہیں۔ ہمیں حقائق سے نظریں چرانے کی بجائے ان کا سامنا کرنا ہوگا۔ خود کش بمبار بننے والے بھی اسی معاشرے سے ہوتے ہیں جن کو گمراہ عناصر و غلام کر جنونی اور درندے بنا دیتے ہیں۔ جبکہ یہ بھی حقیقت ہے کہ توہین آمیز مواد شیئر کر کے معاشرے میں انتشار پیدا کر نیوالے بھی یہیں کے باسی ہیں جن کو بعض عالمی طاقتوں اور مخصوص ایجنڈہ رکھنے والوں کی جانب سے استعمال کیا جا رہا ہے۔ جب تک بے لاگ انصاف نہیں ہوگا تو ہم مسائل حل نہیں کر سکتے۔ مذہب کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کر نیوالے بھی مجرم ہیں تو دوسری جانب اپنے مخصوص مفادات کے لئے مذہب کو ہدف تنقید بنانے والے اور توہین آمیز مواد کا سہارا لینے والے بھی مجرم ہیں۔ انصاف کا تقاضا ہے کہ ہر مجرم کو پکڑا جائے اور ہر قصور وار کو سزا ملے۔ اسی میں ہماری بقا ہے اور اسی سے ملک میں امن و امان کا راستہ نکلے گا۔ ان شاء اللہ!

متحدہ، این جی اوز، سیکولر طبقے اور میڈیا پروپیگنڈے نے متنازعہ بنا کر رکھ دیا ہے۔ اسے مظلوم ہی رہنے دیتے تو بہتر تھا نہ کہ اس کو مذہب کے ساتھ جوڑ کر اور مسجد و مدرسے کو ہدف تنقید بنایا جاتا۔ ایسا لگد۔ رہا ہے کہ اس واقعے کو بنیاد بنا کر مذہب اور شعائر اسلام پر تنقید کے دروازے کھولے جا رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کے بعد سپریم کورٹ اور وزیر اعظم کے نوٹس سے تاثر پیدا ہوا ہے کہ انصاف کی تڑپ صرف تب ہی پیدا ہوتی ہے جب مقتول کا تعلق ایک خاص سوچ کے ساتھ ہو۔ کاش اعلیٰ عدلیہ اور وزیر اعظم صاحب یہ بتانا بھی پسند فرماتے کہ لاہور میں یوحنا آباد سانحے کے بعد زندہ جلائے جانیاں والے وہ حفاظ کرام کو کیا انصاف مل چکا ہے۔ خدارا یہ تفریق نہ پیدا کریں۔ اگر انصاف دلانے کا عزم کر ہی لیا ہے تو سب کو انصاف دیں۔ پوری قوم سے مذمت کا مطالبہ تو کر دیا لیکن ساتھ ساتھ کروڑوں دلوں میں توہین رسالت کے حوالے سے پائے جانیاں والے خدشات کا بھی تو کچھ ازالہ کریں۔ مثال کے اصلی یا نقلی فیس بک اکاؤنٹ سے شیئر ہو نیوالے مواد کی بھی تحقیقات کریں۔ دکھ کی بات ہے کہ مثال کی جان گئی تو دوسری جانب اس واقعے سے جڑے توہین آمیز مواد سے بھی تو کروڑوں مسلمانوں کے جذبات کا خون ہوا ہے۔ صرف یہ کہہ دینا کہ وہ اکاؤنٹ جعلی تھا کافی نہیں! اگر ایسا ہی ہے تو جس نے جعلی اکاؤنٹ بنایا اس کا بھی پتہ لگانا ضروری ہے۔ اس واقعے کو ٹیسٹ کیس بنا دیا جائے، جامع تحقیقات ہوں، جس نے جو جرم کیا اس کو سزا ملے۔ یہ نہ ہو کہ غیر ملکی دباؤ پر کچھ مجرم تو بچائے جائیں جبکہ جس کی حمایت میں کوئی بھی این جی اوز یا میڈیا نہ کھڑا ہو اس کو قربانی کا بکرا بنا دیا جائے۔ مثال جس سیاسی پارٹی کا کارکن تھا اور جھوم اکٹھا کر نیوالے بھی اسی سیاسی جماعت کے کارندے تھے، سنا ہے کہ کچھ کے نام نکالے جا رہے ہیں اور مرضی کے نام کیس میں ڈالے جا رہے ہیں۔ ہم نے دیکھا تھا کہ سوات کی جعلی ویڈیو آنے پر بھی خوب شور مچا تھا۔ اقوام متحدہ، این جی اوز اور میڈیا نے آسمان سر پر اٹھا لیا تھا، سوات آپریشن ہوا، سینکڑوں افراد مارے گئے، فوجی شہید ہوئے، ہزاروں بے گھر ہوئے، بعد میں پتہ چلا کہ ویڈیو جعلی تھی۔ کوئی ایکشن نہ ہوا، یوحنا آباد کا واقعہ بھی کچھ زیادہ پرانا نہیں ہے۔ محترم وزیر اعظم

# اسلام..... عورتوں کے حقوق کا ضامن

تحریر: قاری لیاقت علی باجوہ (فیروز پوری)

حقوق دیں گے وہ سراسر جاہل ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے عورت کو بحیثیت انسان مرد کے برابر قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ

[ان النساء شقائق الرجال] (ترمذی: ۹۸)

”بے شک عورتیں مردوں کی سگی بہنیں ہیں۔“

نیز عورت سے محبت کا اظہار فرما کر نبی کریم ﷺ

نے تمام اہل ایمان کے دلوں میں عورت کی عزت اور

احترام پیدا کیا ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ دنیا میں

سے تین چیزوں کی محبت میرے دل میں ہے: ① عورت

② خوشبو ③ نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ (نسائی)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ

نے فرمایا کہ ”جو عورت پانچ نمازیں ادا کرے رمضان

عورتوں کے حقوق کا ضامن مغرب نہیں بلکہ اسلام

ہے اور اس نے جتنے عورت کے حقوق بیان کیے ہیں وہ

کسی اور مذہب نے نہیں بیان کیے۔ یہی وجہ ہے کہ

مغرب کی بہت زیادہ تعلیم یافتہ عورتیں اسلام قبول کر رہی

ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ اسلام ہی درحقیقت عورت کو تحفظ

دیتا ہے۔ اسلام عورت کی عزت کا ضامن ہے۔ یہی وجہ

ہے کہ آپ ﷺ نے نیک اور متقی عورت کو دنیا کی سب

سے بہتر متاع قرار دیا۔ جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی

سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

للدنیا کلھا متاع وخیر متاع الدنیا المرأة

الصالحہ] (مسلم)

”دنیا متاع ہے اور دنیا کی بہترین متاع نیک

عورت ہے۔“

نبی کریم ﷺ نے عورتوں سے

درگزر کرنے ان کے حق میں خیر کی بات

قبول کرنے اور ان سے نرمی کرنے کا حکم

دیا۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی

ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے

اسے جب کوئی معاملہ درپیش ہو تو بھلائی کی بات

کرتے یا خاموش رہے۔“ پھر فرمایا: ”لوگو! عورتوں

کے حق میں خیر اور بھلائی کی بات قبول کرو۔

عورتیں پہلی سے پیدا کی گئی ہیں اور پہلی میں سب

سے زیادہ میٹھی اور پر کی پہلی ہے۔ اگر تم اسے

سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ ڈالو گے اور اگر ویسے

ہی چھو دیا جائے تو میٹھی کی میٹھی رہے گی۔ لہذا

ان کے حق میں خیر اور بھلائی کی بات قبول کرو۔“

(مسلم کتاب الرضا باب الوصیۃ بالنساء)

قارئین! اس فرمان مصطفیٰ ﷺ کو بار بار پڑھیں

اور اس فرمان نبوی ﷺ کے بعد کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ

اسلام نے عورت کے حقوق مقرر نہیں کیے۔ جو یہ کہتے ہیں

کہ ہم قرآن و حدیث کے خلاف قانون بنا کر عورت کو

حکیم بن معاویہ اپنے باپ سے روایت کرتے

ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا: بیوی

کا خاوند پر کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب تو خود کھائے تو اسے بھی کھائے“ جب تو خود

پینے تو اسے بھی پینائے۔ چہرے پر نہ مارے“ گالی نہ

دے اپنے گھر کے علاوہ اسے کسی دوسری جگہ الگ نہ

کرے۔“ (ابن ماجہ: ۱۵۰۰)

آپ ﷺ نے تو چہرے پر مارنے سے بھی منع کیا

ہے جو لوگ عورت کے چہرے پر تیزاب ڈال دیتے ہیں یا

بدترین سزائیں دیتے ہیں ان لوگوں کا اسلام سے کوئی

تعلق نہیں۔ اسلام ان لوگوں کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے باپ کے مقابلہ میں ماں کو تین

درجہ زیادہ حسن سلوک کا مستحق قرار دے کر عورت کی

عزت اور احترام میں بے حد و حساب اضافہ فرما دیا

ہے۔ (بخاری)

نیز آپ ﷺ نے جنت ماں کے قدموں تلے قرار

دے کر عورت کے احترام اور عزت میں بے

پناہ اضافہ فرما دیا ہے۔ (نسائی: ۲۹۰۸)

نیز آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے دو

بیٹیوں کی بلوغت تک پرورش کی وہ

قیامت کے روز میرے ساتھ اس طرح

ہو گا اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ساتھ ملا کر

دکھایا۔“ (مسلم)

الغرض عورت کے جو حقوق اسلام نے مقرر کیے

ہیں اسی میں عورت کی عزت اور وقار ہے۔ مغرب چاہتا

ہے کہ مسلمان کی بہن بیوی بیٹی اپنی عزت اتار پھینکے لیکن

اسلام کے ماننے والے مغرب کی ناپاک حرکتوں کو ہرگز

کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ ان شاء اللہ!

اللہ تعالیٰ ہماری مسلمان بیٹیوں کو بھی ہدایت

دے جو مغربی مادر پدر آزاد تہذیب سے متاثر ہو کر مسلم

ممالک میں اس طرح کی نام نہاد آزادی کا مطالبہ کرتی

نظر آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حکمرانوں کے اندر بھی

دینی غیرت پیدا فرما دے تاکہ جو عورت کے حقوق اسلام

نے مقرر کیے ہیں اسی کا نفاذ کریں۔ اسی میں دنیا اور

آخرت کی کامیابی ہے۔

عورتوں کے حقوق کا ضامن مغرب نہیں بلکہ اسلام ہے اور اس نے جتنے عورت کے حقوق بیان

کیے ہیں وہ کسی اور مذہب نے نہیں بیان کیے۔ یہی وجہ ہے کہ مغرب کی بہت زیادہ تعلیم یافتہ

عورتیں اسلام قبول کر رہی ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ اسلام ہی درحقیقت عورت کو تحفظ دیتا ہے۔

کے روزے رکھے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے

شوہر کی اطاعت کرے تو قیامت کے روز اسے کہا جائے گا

کہ جنت کے دروازوں میں سے جس سے چاہو داخل ہو

جاؤ۔“ (ابن حبان صحیح جامع الصغیر: ۶۷۳)

نبی کریم ﷺ نے عورت کو گھر کی مالکہ اور نگران کا

درجہ عطا فرمایا ہے۔ (مسلم)

نبی کریم ﷺ نے بیویوں کی خامیوں سے درگزر

کرنے اور ان کی خوبیوں کو پیش نظر رکھنے کی تعلیم دی

ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ کوئی مومن شخص کسی مومن

عورت سے بدگمانی نہ کرے۔ اگر عورت کی ایک عادت

نا پسند ہوگی تو کوئی دوسری عادت پسند بھی ہوگی۔ (مسلم)

نبی کریم ﷺ نے اپنی عورتوں کے حقوق ادا نہ کرنا

حرام قرار دیا ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی

ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! میں دو ضعیفوں کا حق

(مارتا) حرام کرتا ہوں یتیم اور عورت کا۔“ (ابن ماجہ: ۲۹۶۸)



## دعوت الی اللہ

تحریہ  
جناب مولانا محمد اقبال

تعالیٰ کی طرف بلائے۔ افسوس کی بات ہے کہ موجودہ دور میں ہر جگہ شرکی یلغار ہے ایک عالم دین پر واجب ہوتا ہے کہ وہ اپنی صلاحیت، علم، بصیرت، حکمت اور بردباری کے ساتھ اس ذمہ داری کو پورا کرے اور جو لوگ اس نبوی منہج کی حقیقت کو سمجھتے ہیں اور اس پر عمل پیرا ہیں یقیناً وہ لائق تحسین ہیں۔ دعوت الی اللہ اللہ تعالیٰ کے احکامات و مناسبات کو بہترین اور اچھے اخلاق کے ساتھ لوگوں میں پیش کریں۔ امت مسلمہ کو بے حیائی و بے دینی غفلت سے نکال کر اللہ تعالیٰ کی توحید و شہادت ان لا الہ الا اللہ وان محمدًا رسول اللہ کی طرف دعوت دیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آپ کے ذریعہ کسی ایک آدمی کو ہدایت مل جائے تو یہ سرخ اونٹوں سے بھی بہتر

اس انسان سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے۔ اللہ تعالیٰ کے دین اسلام کی نصرت کے لیے کمر بستہ ہو کر ایک اچھے اسلوب سے نبی اکرم ﷺ کی پیروی کے ساتھ دعوت الی اللہ والی توحید اللہ کا فریضہ انجام دے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾ (نہلت: ۳۳)

”اس شخص سے بہتر کون ہے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتا ہے اور خود بھی عمل صالح کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔“  
کتنے اعزاز کی بات ہے کہ ایک داعی لوگوں کو گمراہی، شرک، بدعات، خرافات سے نکال کر ایک اللہ

تحریہ

حافظ عبداللہ سلفی

## چوہدری نور احمد نور اللہ

یاد  
رفگان

آسمان تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے  
سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے  
مرحوم بہت ہی نیک اور صالح انسان تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند شب زندہ دار تھے۔ تہجد فجر اور مغرب کی اذان مسجد الکریہ پیپلز کالونی میں دیتے تھے۔ انتہائی شفیق اور رحم دل انسان تھے۔ ان کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ ہزاروں کی تعداد میں ان کے شاگرد ہیں۔ علم کی روشنی پھیلانی اور کسی سے اکیڈمی فیس وصول نہ کی۔ ایک ہی دن میں تین مختلف جگہوں پر نماز جنازہ ہوئی اور کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ مرحوم کو ان کی وصیت کے مطابق ان کے آبائی گاؤں کے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔  
مرحوم نے سوگواران میں ایک بیوہ، دو بیٹے، پانچ بیٹیاں پوتے پوتیاں اور نوے نوایاں چھوڑی ہیں۔

آخر میں اللہ رب العزت سے نہایت اکساری سے دعا ہے کہ ان کی آخری زندگی کامیاب ہو اور اللہ اپنے خاص فضل و کرم سے ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین!

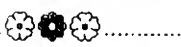


ہے۔“ (مختصر مسلم: ۱۲۱/۷) اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾ (یوسف: ۱۰۸)

”فرمادیں کہ یہی میرا راستہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، پوری بصیرت کے ساتھ میں اور جنہوں نے میری پیروی کی ہے اللہ پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں سے نہیں ہوں۔“

دعوت دین تمام انبیاء علیہم السلام کا طریقہ رہا، یہ نبیوں کا مشن ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توحید اور احکام شریعت کی طرف حکمت و بصیرت کے ساتھ دعوت دینا نہایت پسندیدہ عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مشن کو آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!



## فاضل مدرس و شیخ الحدیث کے ضرور متنا

① ایک حافظ قرآن، فاضل مدرس، کہنہ شوق شیخ الحدیث جو دروس القرآن مؤثر انداز میں دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ شعبان اور رمضان کی تعطیلات کے دوران عربی گرامر (صرف و نحو دورہ) کے لیے اور ترجمۃ القرآن مع تفسیر اور حدیث شریف مع تشریح (مشکوٰۃ وغیرہ) درس نظامی وفاق المدارس کی جملہ کلاسز کو پڑھانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ نیز امامت و خطابت کی خدمات حاصل کرنے کے لیے ذیل پتہ پر رابطہ کریں:  
عبدالحق محمدی معرفت اقبال میڈیکل سنٹر دیوان باغ ملتان  
فون نمبر 0308-5602830

## ضلع قصور کے تحصیل امراء و ناظمین کا اجلاس

② مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع قصور کے تحصیل امراء و ناظمین کا ایک اہم اجلاس مورخہ 5 اپریل 2017ء بروز بدھ دارالقرآن جامعہ محمدیہ حیر کلاں چوک میں زیر صدارت حکیم حاجی عبدالرشید اصغر (اللہ والے) امیر ضلع قصور منعقد ہوا۔ اجلاس میں متفقہ طور پر درج ذیل فیصلے کیے گئے: 1 ضلع بھر میں حرمت رسول ﷺ پر تبلیغی پروگرام، خطبات جمعۃ المبارک منعقد کیے جائیں گے۔ 2 بیت المال کو مضبوط بنایا جائے گا۔ 3 ضلع قصور کی تمام مساجد و مدارس اہل حدیث کی فہرست مرتب کی جائے گی۔ دعائے خیر سے اجلاس کا اختتام ہوا اور مہمانوں کے اعزاز میں ضیافت دی گئی۔

مخانب: قاری محمد صدیق شاہکار، ناظم ضلع قصور

آپ ۱۳ اپریل ۱۹۴۳ء کو ضلع گوجرانوہ تحصیل واہنڈو کے ایک گاؤں سنبہلہ خورد میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا اور آپ شفقت پداری سے محروم ہو گئے لیکن والدہ کی خاص توجہ اور محنت کو اللہ نے حصول علم کا وسیلہ بنا دیا۔ آپ نے ۱۹۶۰ء میں گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول نمبر 1 ایمن آباد سے میٹرک بعد ازاں دوسرے اداروں سے تعلیمی مراحل طے کیے ۱۸ مئی ۱۹۶۲ء میں معلیٰ کے پیٹھ سے منسلک ہو گئے۔ آپ نے کئی ادارے بنائے اور متعدد اداروں میں خدمات انجام دیں اور ۱۲ اپریل ۲۰۰۳ء کو گریڈ ۲۰ میں گورنمنٹ سروس سے ریٹائرڈ ہوئے۔

ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے قلم و قراط سے رشتہ جوڑا اور کئی کتب تصنیف کیں جن میں ”نشان منزل“ گفتار اقبال، اعجاز بیاں، گلدستہ سیرت، سفرنامہ حجاز، حرمین شریفین و مقامات مقدسہ، ضیاء اردو گرامر اور معاشرتی رسوم و رواج اور تباہ کاریاں۔ یہ کتب ان کے تحریری ذوق کی عکاسی کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ اخبارات و رسائل اور مختلف جرائد میں ان کے ادبی و اصلاحی مضامین شائع ہوتے رہے۔

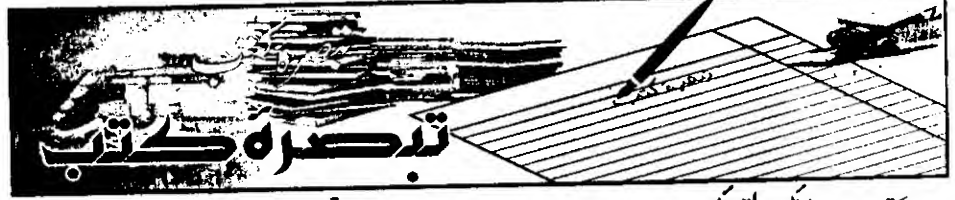
آپ ۵ دسمبر ۲۰۱۶ء کو اچانک دائمی اہل کو لیک کہہ گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔

نام کتاب: رسول اللہ ﷺ کا رمضان المبارک  
سلسلہ تبلیغ نمبر: ۳۳۵

اس کتابچہ میں سنت نبوی کے مطابق ماہ رمضان شریف گزارنے کے احکام و آداب جمع کیے گئے ہیں۔ رمضان ماہ غفران ہے یہ مہمان مہینہ اس امت کے گناہ گاروں اور نیکوکاروں کے لیے بڑی رحمتیں اور امیدیں لے کر آتا ہے لیکن اس سے کا حق فائدہ اٹھانے کے لیے سنت پر عمل ضروری ہے۔ اس میں روزے، انفرادی، قیام الیل، القدر صدقہ فطر وغیرہ پر مکمل شرعی رہنمائی فراہم کی گئی ہے۔

نام کتاب: میت کو نفع دینے والے اعمال  
سلسلہ تبلیغ نمبر: ۳۳۱

اس کتابچہ کا اصل مقصد ”ایصال ثواب“ کے متعلق درست موقف پیش کرنا ہے کسی کے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد اسے ثواب کس طرح پہنچا سکتا ہے یا پہنچایا جاسکتا ہے؟ اس سوال کا مکمل اور مدلل جواب اس کتابچہ میں دیا گیا ہے۔ پھر صحیح احادیث کی روشنی میں میت کو نفع دینے والے اعمال جمع کیے گئے ہیں زیارت قبور کے آداب و احکام بھی مختصر انداز میں ذکر کیے گئے ہیں۔



موضوعات کا اچھی طرح احاطہ کر رہا ہے۔

کھانے کے آداب سکھانے اور سمجھانے کے لیے یہ کتابچہ معلمین اور اساتذہ کے لیے بھی بہت مفید ثابت ہوگا۔

نام کتاب: جنت میں لے جانے والے اعمال  
سلسلہ تبلیغ نمبر: ۳۵۳

جنت وہ مقام ہے جو اللہ نے اپنے نیک بندوں کے لیے بطور جزا تیار فرمایا ہے اس کی حقیقت کا پورے طور پر تصور کسی دل میں نہیں آ سکتا۔ البتہ ایمان رکھنا ضروری ہے کہ جنت برحق ہے اس کے حصول کے لیے ہی اللہ کے نیک بندے ہمیشہ نیک و دو کرتے ہیں۔ زیر تبصرہ کتابچہ میں ایسے چند اعمال ذکر کیے گئے ہیں جن کے انجام دینے سے مومن کے لیے قرآن و حدیث میں جنت کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔ حدیث شریف کی روشنی میں ایسے اٹھاون اعمال اور اورداد و وظائف ذکر کیے گئے ہیں جو جنت میں لے جانے والے ہیں۔

نام کتاب: دعائیں التجائیں

مصنف: مولانا محمد اسماعیل ساجد

صفحات: ۹۶

ناشر: ادارہ تبلیغ اسلام، جام پور، ضلع راجن پور  
تبصرہ نگار: حافظ محمد اسلم شاہد رومی (ایم اے۔ ایم فل)  
ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ دعا عبادت ہے۔ ان دونوں فرامین کی روشنی میں دعا کی اہمیت معلوم ہوتی ہے دعا بندے اور اس کے رب کے درمیان تعلق مضبوط بنانے کا ایک ذریعہ بھی ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنی حاجات اور ضروریات پر اللہ کو پکارا اور اس بات کا درس دیا کہ مشکلات و مصائب میں صرف اللہ کو پکارنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سے التجاء میں رغبت اور رحمت بھی ملحوظ رہے یعنی اس کی عطا، جنت اور رحمت کی امید اور شوق۔ نیز اس کی گرفت، جہنم اور عذاب کا خوف۔

زیر تبصرہ کتاب میں دعا کی اہمیت، قبولیت، ذکر الہی، گھر سے متعلق دعائیں، کاروبار سے متعلق دعائیں، مریض کے متعلق دعائیں اور نکاح کے متعلق دعائیں جمع کی گئی ہیں۔ اس کتاب میں صبح و شام کے اذکار و شرعی دُم نظر بد کی حقیقت اور اس کا علاج بھی ذکر کیا گیا ہے۔ دعاؤں کو یاد کرنے کے لیے عربی خط اور اعراب بہت درست لگائے گئے ہیں۔ کتاب جمعیت کے ممتاز رہنما مولانا محمد سلیم راہی کے ادارے نے شائع کی ہیں۔

نام کتاب: رسول اللہ ﷺ کا دسترخوان  
سلسلہ تبلیغ نمبر: ۳۳۰

تبصرہ نگار: حافظ محمد اسلم شاہد رومی (ایم اے۔ ایم فل)  
اس کتابچہ میں رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں کھانے کے آداب و احکام جمع کیے گئے ہیں۔ کھانے اور پینے سے پہلے ہاتھ دھونا، بسم اللہ پڑھنا، سیدھے ہاتھ سے کھانا، بیٹھنے کا طریقہ، کھانے میں عیب نہ نکالنا، دسترخوان کی اہمیت، اجتماعی کھانے کے آداب، کھانے کی مقدار، بھوکوں کو کھلانے پلانے کا ثواب، مختلف کھانوں کے غذائی فوائد، دعوت کے آداب و احکام، کھانے کے بعد دعا و شکر الہی بجالانا، غرضیکہ یہ کتابچہ اپنے

## احباب جماعت کی خدمت میں!

○ السلام علیکم ورحمۃ اللہ ..... چند روز قبل جناب علی محمد ناظم محمدی لاہوری مین بازار بونی ڈاکخانہ خاص ضلع چترال کا مکتوب موصول ہوا۔ مکتوب نگار ریٹائرڈ فوجی ہیں۔ ۲۰۱۳ء کو مولانا محمد صادق سیالکوٹی رحمہ اللہ کی کتاب سبیل الرسول پڑھ کر اہل حدیث ہوئے ہیں۔ چترال میں اہل حدیث بہت محدود ہیں آغا خانی بہت ہیں۔ دور افتادہ علاقہ میں رسل و رسائل کے ذرائع بھی محدود ہیں۔ ہمارے مبلغین بھی وہاں کم ہی جاتے ہیں اس لیے انہوں نے مسلک اہل حدیث کی اشاعت کے لیے محمدی لاہوری ۲۰۱۵ء سے قائم کر رکھی ہے۔ وہ لوگوں کو کتابیں بلا معاوضہ پڑھنے کے لیے دیتے ہیں جس سے لوگ متاثر ہو رہے ہیں۔ ان کے ساتھ میر قوت صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار اور مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع چترال کے امیر مولانا محمد عمر قریشی تعاون فرماتے ہیں۔ جو ادارے کتابیں فری تقسیم کرتے ہیں اور دوسرے احباب بھی اس کار خیر میں شریک ہو کر مندرجہ ذیل پتہ پر کتابیں ارسال فرمائیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔ (مدیر اعلیٰ)

## جج پالیسی ۲۰۱۷ء ایک نظر میں

○ جج کے لیے درخواستیں ۱۷ء ۲۶ اپریل تک وصول کی جائیں گی۔ ○ قرعہ اندازی ۲۸ اپریل کو ہوگی۔ ○ سرکاری سکیم کے تحت ایک لاکھ ۷۹ ہزار ۵۲۶ افراد جج ادا کر سکیں گے۔ ○ پرائیویٹ سکیم کے تحت ۱۷ ہزار ۶۸۳ افراد جج ادا کریں گے۔ ○ شمالی علاقوں سے سفر کرنے والے ۲ لاکھ ۸۰ ہزار روپے ادا کریں گے۔ جنوبی علاقوں سے عازمین جج سے ۲ لاکھ ۷۰ ہزار روپے وصول کیے جائیں گے۔ ○ پرائیویٹ سکیم کے تحت پہلی بار حجاج کو تین وقت کا کھانا دیا جائے گا۔ ○ حکومت نے یہ اعلان کیا ہے کہ وہ اس بار کسی کو مفت جج نہیں کروائے گا۔ ○ حکومت نے اس بار جج اخراجات میں ۹ ہزار روپے کا اضافہ کر دیا ہے جو عازمین جج پر ناروا بوجھ ہے۔ (روزنامہ جرأت لاہور ۱۳ اپریل ۲۰۱۷ء)

## منزل کی تمنا ہے تو کر جہد مسلسل..... خیرات میں جہد و دستار نہیں ملے

سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ خوشاب میں

مرکزی جمعیت والہاں حدیث پوتھ فورس ضلع خوشاب کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد حفظانی اہل حدیث میں جہد مسلسل کے سلسلہ میں خطی اجلاس منعقد ہوا جس میں مرکزی طرف سے سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ در حافظہ محمد یونس آزاد نائب ناظم مرکزیہ نے شرکت فرمائی۔ اجلاس نماز عصر کے بعد تلاوت قرآن حکیم سے شروع کیا گیا۔ مختصر انعام کے بعد مولانا محمد دلدار عاجز امیر ضلع نے کہا کہ مجھے اور رانا حبیب اللہ خان ناظم ضلع کو محترم مولانا محمد نعیم بٹ نے فون پر اطلاع فرمائی کہ آپ کے ضلع خوشاب کا دورہ ۲۸ مارچ بروز منگل ہوگا ہم نے بخوشی قبول کیا اور اجلاس کی تیاریوں میں مصروف ہو گئے۔ ذمہ داران کو باقاعدہ اطلاع پہنچائی۔ انتظار کے لحاظ سے ختم ہوئے اور اس وقت مہمانان گرامی ہم میں موجود ہیں۔ میں پوری جماعت کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں دن رات کی محنتوں کا اجر بڑھا کر دے جو بہت سی ہستی مگر مسک حق کی تبلیغ و ترویج اور تنظیم کے لیے کوشاں ہیں۔ ضلعی امیر کے بعد نائب ناظم مرکزیہ حافظہ محمد یونس آزاد نے اپنی گفتگو میں مسلکی صداقت، جماعتی کارکردگی و وابستگی کے فوائد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ شریعت میں اجتماعیت کی بہت اہمیت ہے لہذا ہمیں اس پر مزید توجہ دینی چاہیے۔ آپ اپنی اپنی جگہ سب نیکی کے امور میں ضرور مصروف ہوں گے مگر جماعت ایک نعمت ہے جماعتی پلیٹ فارم پر اتفاق و اتحاد سے اور شیر و شکر ہو کر جہد مسلسل کریں تاکہ کل اللہ کے حضور سرخرو ہو سکیں۔ ان کے بعد سینئر نائب ناظم مرکزیہ مولانا محمد نعیم بٹ کو گفتگو کی دعوت دی گئی۔ انہوں نے سب سے پہلے مختصر وقت میں اجلاس کو کامیاب بنانے پر مقامی جماعت کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آپ کے آج کے ضلعی امیر مولانا دلدار عاجز میرے اہل حدیث پوتھ فورس کے دور کے دلدار ہیں۔ صرف میرے ہی نہیں بلکہ یہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے دلدار ہیں کہ پوری زندگی میں ان کی طرف سے کوئی شکوہ شکایت نہیں ملی اور پوری استقامت سے میدان عمل میں ہیں۔ میں آئندہ بھی ان سے اور ان کی پوری ضلعی جماعت سے دلدار ہی کی توقع کرتا ہوں۔ اس موقع پر انہوں نے حبیب الرحمن یزدانی، احسان اللہ فاروقی اور دیگر پرانے ساتھیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے پوتھ فورس کے بڑے متحرک ساتھیوں مرزا ناصر حمید بیگ اور ایس ایم اقبال وغیرہ کو بھی یاد کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ خصوصیت سے محترم میاں عطاء الرحمن طارق کی جدائی کو بہت محسوس کیا اور مغفرت کی دعا بھی کی۔ بٹ صاحب

مرکزی وفد اور ضلعی جماعت کا شکریہ ادا کیا اور مرکزی قیادت پر بھرپور اعتماد کا اظہار کیا۔ انہوں نے دونوں الفاظ میں اعلان کیا کہ ہم کل بھی مرکز کے ساتھ تھے آج بھی اور آئندہ بھی ساتھ رہیں گے۔ ہم کسی دنیاوی مقصد کے لیے نہیں بلکہ اپنی آخرت سنوارنے کی غرض سے سچے مسلک کی خدمت میں زندگیاں بسر کر رہے ہیں۔ رانا حبیب اللہ خان ناظم ضلع نے محترم مولانا محمد نعیم بٹ صاحب کے شہری ضلعی دورہ جات اور متواتر رابطہ با ضابطہ کو قابل قدر اور جماعتی استحکام کا سبب قرار دیا۔ دعائے خیر پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ ضلعی امیر اور ناظم کے علاوہ اجلاس میں حبیب الرحمن یزدانی ناظم تحصیل قائد آباد، احسان اللہ فاروقی نائب ناظم ضلع خوشاب، قاری عبدالوہاب ناظم تحصیل خوشاب، مولانا عبدالحمید اکرم ناظم خدمت خلق تحصیل خوشاب، جناب سید اللہ ڈھڈی تحصیل رپورٹ قائد آباد پیغام ملی وی خوار مجتہد ناظم مالیات ضلع خوشاب، قاری شکیل اصغر صدر AYF ضلع خوشاب، مولانا عیسیٰ فاروقی جنرل سیکرٹری AYF ضلع خوشاب، عبدالرحمن ناظم تبلیغ AYF تحصیل خوشاب کے علاوہ جمعیت اساتذہ اور ASF کے ذمہ داران نے شرکت کی۔ اجلاس نظم امن محبت حاضری اور ادب و احترام کے لحاظ سے مثالی تھا۔ تب میزبانوں نے مہمانوں کو ڈھیروں خلوص بھری دعاؤں سے اگلی منزل ضلع میانوالی کے لیے روانہ کیا۔

نے بتلایا کہ میاں صاحب مرحوم کی زندگی میں ضلع خوشاب کے دورے بڑے ہی کامیاب اور مثالی ہوتے تھے جو آج بھی میری یادوں میں محفوظ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ جماعتی زندگی میں فعال اور وفادار ثابت ہوتے ہیں وہ کبھی نہیں بھولتے۔ آنے والی نسلیں ان کے لیے دعا گو رہتی ہیں۔ ہمیں بھی اپنے کردار کو ہر لحاظ سے بہترین بنانا چاہیے۔ اہل حدیث اچھائی اور بُرائی، ٹھیک اور غلط، نقل اور اصل، وفاداری اور ریاکاری میں خوب تمیز رکھتے ہیں۔ مولانا محمد نعیم بٹ نے کہا کہ جس فیلڈ میں عملی کردار کی ضرورت ہوتی ہے مرکزی جمعیت اہل حدیث وہاں بیج میدان کھڑی ہوتی ہے اس کے بہتر نتائج تب ہی ممکن ہیں جب ہم سب سیدہ پلائی دیوار بن جائیں، فتنے سے ٹخنہ اور کندھے سے کندھا کر ایک ہی صف میں کھڑے ہو جائیں اور ہر جماعتی پالیسی کو دل و جان سے اپنائیں۔ ہر رکن یہ سمجھے کہ میں کام کروں گا تو کام ہوگا۔ منزل مقصود پر وہی پہنچتے ہیں جو ہمہ وقت میدان عمل میں رہتے ہیں۔

سینئر نائب ناظم اعلیٰ کی گفتگو کے بعد مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع خوشاب کے ناظم محترم رانا حبیب اللہ خان نے

## جامعہ اسلامیہ اہل حدیث کو جرنالہ میں تقریب تکمیل حج بخاری

○ گوجرانوالہ: ۱۳ اپریل ۲۰۱۷ء آج یہاں اہل حدیث کے قدیم و عظیم جامعہ اسلامیہ میں تقریب تکمیل حج بخاری کا آغاز خطبہ جمعہ المبارک سے ہو رہا تھا۔ خطبہ جمعہ المبارک کے لیے ممتاز مذہبی سکالر حضرت مولانا حافظ عبدالرشید اظہر شہید رحمہ اللہ کے فرزند ارجمند اور جانشین جناب ڈاکٹر حافظ مسعود اظہر رحمہ اللہ رئیس جامعہ سعیدینہ خانوالہ تشریف لائے۔ خطبہ کے آغاز سے قبل ہی مسجد کا بال اور صحن سامعین سے بھر چکا تھا۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے پون گھنٹہ کے خطبہ میں انسان کا مقصد حیات، علم اور اہل علم کی فضیلت پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی اور انہوں نے طلبہ سے ناصحانہ انداز میں کہا کہ علم کے ساتھ اس پر عمل اور اس کی تبلیغ و اشاعت بھی ضروری سمجھیں۔ نماز جمعہ کے بعد ڈاکٹر صاحب کے اعزاز میں ظہرانہ دیا گیا جس میں جامعہ کے اساتذہ اور انتظامیہ کے اراکین شریک ہوئے۔ نماز عصر کے بعد تقریب تکمیل حج بخاری شریف کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ نقابت کا فریضہ جامعہ کے مدرس جناب قاری عبدالماجد کلیم بڑے خوبصورت انداز میں انجام دے رہے تھے۔ سب سے پہلے جامعہ کے مدرس مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب نے سیرت امام بخاری رحمہ اللہ پر فاضلانہ خطاب فرمایا۔ شیخ الجامعہ علامہ فاروق احمد راشدی کے درس بخاری شریف سے قبل جناب قاری عبدالماجد کلیم نے اپنے ولولہ انگیز خطاب میں دینی مدارس کی تاریخ، ان کی اہمیت اور علماء کرام کی خدمات پر روشنی ڈالی پھر حضرت علامہ فاروق احمد راشدی نے صحیح بخاری شریف کی آخری حدیث پر بڑا محققانہ اور عالمانہ خطاب فرمایا اور یہ بھی کہا کہ صحیح بخاری ایک ایسی عظیم کتاب ہے کہ اس کتاب کے بعد اس جیسی کوئی کتاب تالیف نہ کر سکا اور نہ قیامت تک تالیف ہوگی۔ کیونکہ اس کی صحت و ثقاہت پر پوری امت مسلمہ کا اجماع ہو چکا ہے کہ کتاب اللہ کے بعد صحیح ترین کتاب صحیح بخاری ہے۔ مولانا راشدی نے جہاں محدثین کی ثقاہت اور فقہ وحدیث کا تقابل فرمایا وہاں فرق باطلہ جیسے قدریہ جبریہ اور معتزلہ کا رد بھی فرمایا۔ دعائے خیر پر تقریب اختتام کو پہنچی۔ سامعین علماء کرام شیوخ الحدیث، علماء کارکنوں، طلبہ اور مہمانوں کے لیے ضیافت کا بڑا اعلیٰ انتظام تھا۔ تقریب حاضری، تقاریر اور انتظام کے اعتبار سے یجد کامیاب رہی۔ (نمائندہ خصوصی)

# اخبار الجماعة

## مردم شاری ٹیم پر حملے کی شدید مذمت!

○ بریڈ فورڈ (پ۔ر) مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کے علماء نے لاہور، بیدیاں روڈ پر شاریات کی ٹیم کے جوانوں پر کیے جانے والے خودکش حملے کی شدید مذمت کرتے ہوئے پاک فوج سے درخواست کی ہے کہ وہ پنجاب میں بھی کانگریز نہیں باقاعدہ آپریشن کا آغاز کرے، جس طرح آپریشن ضرب عضب کیا گیا ہے۔ علماء نے کہا کہ آئے دن اس قسم کے خودکش حملے اس بات کی دلیل ہیں کہ ان ملعونوں کا نیت درک ابھی تک کام کر رہا ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ انتظامیہ کو ایک حملہ آور کے ٹیوٹا کرولا میں لاہور داخل ہونے کی اطلاع بھی مل چکی تھی اس کے حلیہ کا کھانا بھی بن چکا تھا لیکن بروقت کوئی کارروائی نہ کی گئی اور اب اسی مبینہ اشتہار کا حوالہ دینا کسی کام کی نہیں بلکہ انتظامیہ کی غفلت کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس طرح کی خبروں کو اگر فوری طور پر سنجیدگی سے لیا جاتا تو قوم اتنے بڑے نقصان سے بچ سکتی تھی۔ دوسری طرف اس قسم کی اطلاعات کا مل جانا اس بات کی دلیل ہے کہ ایجنسیاں تو پوری طرح چوکنا ہیں، لیکن دھک کی بات ہے کہ انتظامیہ کارروائی کرنے میں تساہل سے کام لیتی ہے۔ مولانا عبدالاعلیٰ درانی نے چیف آف آرمی سٹاف سے معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لینے کا مطالبہ کیا تاکہ ہمارا پیارا وطن اور اس کے رہنے والے ان درندوں کی دست برد سے بچ سکیں، کیونکہ دشمن کے سہولت کار اور ان کی پیادہ گاہیں خصوصاً ہمارے حساس سرحدی علاقوں میں موجود ہیں بلکہ تمام تر دعووں اور آپریشنز کے باوجود ان درندوں کے نیت درک کا قلع قمع نہیں کیا جا سکا۔ علماء نے مرکزی جمعیت اہل حدیث نے تمام طبقے کے علماء سے بھی گزارش کی کہ وہ اپنے خطبات، لیکچرز، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا اور دیگر تمام ذرائع سے خود کشی کی حرام موت کے دنیوی اور اخروی نقصانات سے عوام کو آگاہ کریں، اور بے گناہ معصوم لوگوں کے ہیبتناک شہداء کی اسلام کی روشنی میں وضاحت کریں کہ یہ سوچ اسلامی نہیں، ہیبتناک ہے اور ایسا شخص جنت میں نہیں جہنم کا حق دار ہے۔ جو انسانیت کو قتل کرے۔ فوج کے آپریشن کے ساتھ ساتھ علماء اور دیگر اثر و رسوخ رکھنے والوں کی یہ مہم کامیابی کی طرف قابل تحسین اقدام ہوگا۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے علماء جن میں مولانا عبدالہادی العمری، امیر لندن ڈاکٹر صہیب حسن، مولانا صہیب الرحمن ناظم اعلیٰ، مولانا عبدالاعلیٰ درانی، مولانا امیر قاسم نائب امیر، مولانا حفیظ اللہ خان برمنگھم، خطیب مانچسٹر مولانا حافظ محمود الرحمن شریف پوری، مولانا شفیق الرحمن شاہین، مولانا محمد ادریس مدنی خطیب گلگت، مولانا پروفسر عبدالرحمن عتیق ٹونگھم، پروفسر حافظ مطیع الرحمن شفیق، مولانا ڈاکٹر خرم بشیر برمنگھم، مولانا عبدالستار عاصم ویکفیلڈ، مولانا شامیر خان جمیل، مولانا قاری عبدالسلام مدرس، قاری ذکاء اللہ سلیم برمنگھم، ناظم اسلامک ریلیف مولانا محمد ابراہیم میر پوری برمنگھم، سابق مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد شعیب میر پوری بانہری، ڈاکٹر شبیر احمد عثمانی، حافظ زبیر احمد روچڈیل، حافظ سعید الرحمن شفیق، مولانا افضل الرحمن نیلسن، حافظ شریف اللہ، مولانا حافظ اخلاق احمد بریڈ فورڈ، مولانا حافظ محمد ارشد، حافظ آصف احسان، مولانا حافظ عبدالرحیم بریڈ فورڈ، مولانا عبدالرحمن ڈری، مولانا تاز کریم سعید ہڈر شفیق، مولانا تاجد مالک مڈلبرگ، حافظ عبدالحمید کینٹ، قاری عبداللہ حامد کارڈف، حافظ عبدالباسط نیوکاسل، مولانا کنور گلہیل لندن، مولانا محمود اسمن یزدانی، ہیلی ٹیکس، قاری عزیز احمد سکسٹن، قاری حافظ عبید اللہ لندن، حافظ عبدالقدوس، حبیب الرحمن چوہدری، مولانا صہیب احمد گلگت، ڈاکٹر عبدالرب ثاقب، مولانا عبدالکریم ثاقب برمنگھم، اور دیگر علماء و فضلاء شامل ہیں، نے اس حادثے کے شہداء کیلئے دعائے مغفرت اور خیر خواہی کیلئے شہداء اور لواحقین کیلئے صبر جمیل کی دعا کی ہے اور وطن عزیز کی حفاظت کیلئے قوم کے عزم کو سراہا ہے۔

## وفاقی شرعی عدالت کے چیف جسٹس کو اسلام کی مخالفت زیب نہیں دیتی

○ وفاقی شرعی عدالت کے چیف جسٹس کو اسلام کی حکم کھلا مخالفت زیب نہیں دیتی۔ عدالت کے چیف جسٹس کو سود کے بارے میں بنیادی معلومات بھی نہیں۔ ان خیالات کا اظہار امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد حافظ مقصود احمد نے گذشتہ روز ایک اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ وفاقی شرعی عدالت اس ملک میں اسلامائزیشن کے لیے قائم کی گئی تھی جس سے ملکی قوانین میں اسلامی شقوق کی تشریح کے لیے مدد مل سکتی تھی۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ شرعی عدالت کے موجودہ چیف جسٹس نے یہ بیان دے کر وفاقی شرعی عدالت کے تشخص کو شدید نقصان پہنچایا ہے اور مسلمانان پاکستان کے جذبات مجروح کیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سودی حکم کھلا حمایت کثات و سنت کے انکار کے مترادف ہے۔ سود ایسی لعنت ہے جس کے بدتر ہونے پر مسلمان تو کجا، پوری دنیا کے انسانوں کا اتفاق ہے، یہ الگ بات ہے کہ انسانی معاشرے اپنے مفادات کی خاطر سودی نظام کو رائج کئے ہوئے ہیں۔ تمام مذاہب میں سود کی مذمت کی گئی ہے۔ یہ ہماری سمجھ سے بالاتر ہے کہ شرعی عدالت کا جج بلکہ چیف جسٹس کس طرح یہ فرق کر سکتا ہے کہ اس زمانے کا سود اور اس زمانے کا سود اور اس زمانے کا سود اور اس سود کی وہی تاویل کی ہے جس کا حدیث میں ذکر ہے کہ لوگ سود کھائیں گے اور نام اور رکھ لیں گے۔ نام تبدیل کرنے سے اس کی حیثیت تبدیل نہیں ہو سکتی۔ کوئی جج حرام کو حلال نہیں کر سکتا۔

## استعماری ایجنٹ جوانوں کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں

○ عالمی استعماری ایجنٹ مسلم نوجوانوں کو لبرل ازم کے نام پر مذہب سے دور کرنا چاہتے ہیں۔ نوجوانوں میں ملی و دینی شعور بیدار کرنا وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔ اعتدال پسند نوجوانوں کو دفاع اسلام اور استحکام پاکستان کے لیے آگے آنا ہوگا۔ میڈیا پر توہین رسالت اور عروائی و فحاشی کے سیلاب کو روکنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ توہین رسالت بین الاقوامی اسلام دشمن قوتوں کے ایجنڈا کا حصہ ہے۔ حرمت رسول اور تحفظ ختم نبوت پر کسی قسم کی قربانی سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ عالمی قوتیں شام فلسطین اور کشمیر میں نیپے مسلمانوں پر مظالم کا فوری نوٹس لیں کسی بھی شخص کا قتل انسانیت کا قتل ہے۔ مردان یونیورسٹی میں صرف الزام کی بنیاد پر قتل قابل مذمت ہے۔ ان خیالات کا اظہار اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے زیر اہتمام ایوان اقبال میں منعقدہ اہل حدیث یوتھ کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے امیر محترم پروفسر شبیر ساجد میر حافظ فیصل افضل شیخ صدر اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان حافظ عامر صدیقی حافظ سلمان اعظم ڈاکٹر عبدالغفور راشد حافظ عبدالستار حامد مولانا نعیم بٹ میاں محمود عباس حافظ عبدالباسط شیخ پوری حافظ قسیم حافظ سیف اللہ عبدالوحید بٹ نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ عالمی استعماری ایجنٹ نوجوانوں کو مذہب اور حب الوطنی کے جذبہ سے دور کرنا چاہتے ہیں علاوہ ازیں ویزوں اور مراعات کا لالچ دے کر نوجوانوں کو گمراہ کر رہی ہیں جن کی ہر سطح پر اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان بھر پور مزاحمت جاری رکھے گی۔ انہوں نے کہا کہ داعش جیسی گمراہ تنظیمیں نوجوانوں کو تشدد اور انتہا پسندی میں الجھا کر انہیں دین سے دور لے جانا چاہتی ہیں اس لیے اعتدال پسند مسلم نوجوان اٹھ کھڑے ہوں اور ملک میں دفاع اسلام اور استحکام پاکستان کے لیے اپنا کردار ادا کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ حرمت رسول اور ختم نبوت کے تحفظ کی ذمہ داری ہمارا مذہبی فریضہ ہے۔ اسلام کسی بھی پیغمبر کی توہین برداشت نہیں کرتا۔ مگر کچھ بد بخت عرصہ دراز سے سوشل میڈیا پر پیغمبر اسلام اور شعا ز اسلام کی توہین کر رہے ہیں حکومتی ادارے اس ضمن میں ملزمان کو فوری گرفتار کر کے انہیں قراوفاقی سزا دیں۔ انہوں نے کہا کہ توہین رسالت کے مرتکب افراد کی سزا صرف اور صرف موت ہے۔ مگر اسلام کسی فرد واحد کو کسی بھی شخص کو قتل کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ انہوں نے مزید کہا کہ شام فلسطین اور کشمیر میں آئے روز مظالم پر اقوام عالم کی خاموشی معنی خیز ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بھارت پاکستان کے اندر اپنے ایجنٹوں کے ذریعے ملک میں تخریبی کارروائیاں کرنے میں



## مولانا طاہر جمیل وفات پا گئے!

○ شیخ الحدیث مولانا تدرت اللہ فوق رحمہ اللہ کے بیٹے مولانا انعام اللہ یزدانی رحمہ اللہ کے داماد مولانا زبیر عقیل کے بھائی اور پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحیم اشرف حافظ شریف اللہ شاہ مولانا محمود الحسن یزدانی (برطانیہ) کے بہنوئی مولانا طاہر جمیل فاضل مدینہ یونیورسٹی طویل علالت کے بعد فیصل آباد میں 17 اپریل 2017ء کو وفات پا گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! ان کی نماز جنازہ مولانا محمد یونس بٹ نے پڑھائی۔ مرحوم انتہائی نیک ایماندار شخص تھے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری خطاؤں کو معاف فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مرحوم مولانا عبدالعظیم یزدانی کے بھانجے تھے۔

دعا گو: محمد عمران مجاہد فیروز و لو اس شیخ پورہ

## ترکھی بنگلہ پہلی سالانہ کانفرنس

○ مرکزی جمعیت اہل حدیث و AYF کے زیر اہتمام 25 مارچ 2017ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد ابو ہریرہ اہل حدیث اڈا ترکھی بنگلہ میں پہلی سالانہ کانفرنس میں قاری بنیامین عابد قاری خالد مجاہد نے خطابات کیے۔

عبدالمجید سالک اور موحد الحسن نے تلاوت قرآن کی اور عبدالوہاب صدیقی اور حافظ ابو ہریرہ نے نظمیں پیش کیں۔ پروفیسر محمد ظفر اللہ شیخ عبدالنسان راسخ کے خطابات ہوئے ان کے بعد بخاری کلاس اور حفظ مکمل کرنے والے طلبہ کو انعامات سے نوازا گیا۔ نقابت کے فرائض مولانا عبدالرزاق یزدانی اور مولانا شفیق الرحمن فرخ و قائم دیتے رہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جامعہ کی ساری ٹیم اور طلبہ کی محنتوں کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت اور علم و عمل میں برکت عطا فرمائے۔ آمین! آخر میں مولانا حفیظ الرحمن لکھوی صاحب کی دعا پر پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ منجانب: ناظم الجامعہ رفیق الرحمن تونسوی

## ضرورت استاد

○ شعبہ تحفیظ القرآن کے لیے شادی شدہ، محنتی، تجربہ کار، پختہ منزل اور باعمل استاد کی ضرورت ہے۔ فلی رہائش اور معقول مشاہرہ دیا جائے گا۔ رابطہ حافظ عبدالرحمن نائب مدیر جامعہ عمر بن الخطاب اہلحدیث منڈی جہراں ضلع شیخوپورہ 0343-6286112

مصروف ہے لیکن ہماری حکومت اور سیکورٹی فورسز ان سازشوں کو ناکام بنا دیں گے۔ ان شاء اللہ! انہوں نے کہا کہ صرف کھجوریں یاد کو سزائے موت دینا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے تمام سہولت کاروں کو بھی سزائے موت دی جائے۔ دریں اثنا پاکستان میں بھارت کی مداخلت کے خلاف بھرپور احتجاج کیا گیا اور انڈین پرچم بھی نذر آتش کیا گیا۔

## تبلیغی پروگرام

○ 10 مارچ 2017ء کا خطبہ جمعہ مرکزی جامع مسجد مبارک اہل حدیث مسلم بازار رحیم یار خاں میں مولانا محمد عبداللہ شیخ پوری نے ارشاد فرمایا۔

11 مارچ 2017ء مرکز اہل حدیث مسلم بازار شی رحیم یار خاں میں پیغام قرآن و سنت کانفرنس منعقد ہوئی۔ زیر امارت شیخ حافظ ثناء اللہ زاہدی امیر ضلع رحیم یار خاں زیر قیادت مولانا حافظ محمد اسلم حنیف ناظم ضلع رحیم یار خاں زیر نفاذ مت صاحبزادہ حافظ ثناء اللہ شاہ قصوری ناظم تحصیل رحیم یار خاں زیر سیادت حافظ محمد عامر صدیقی سیکرٹری جنرل AYF پاکستان۔ خطابات: مولانا ساجد شیخ پوری بن حافظ محمد عبداللہ مولانا عبدالنسان اثری (جامعہ اسلامیہ صادق آباد) مولانا محمد صہیب شاہد (کراچی) (مرزا فتح ربیک امیر تحصیل رحیم یار خاں)۔

نوٹ: مکتبہ اسلامیہ لاہور کی طرف سے کتب احادیث کے حصول اور یونین کونسل صدر کالج کی طرف سے عمرے کے ٹکٹ کے لیے شرکاء کانفرنس کی قرا اندازی کی گئی۔

منجانب: شعبہ تبلیغ مرکزی جمعیت تحصیل رحیم یار خاں

## جامعہ ابن تیمیہ کی ۲۲ ویں سالانہ تقریب بخاری

○ الحمد للہ جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا شمار بڑے بڑے اداروں میں ہوتا ہے جس کے فارغ التحصیل انضواء ملک کے طول و عرض میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ مدینہ یونیورسٹی میں اب ۳۰ کے قریب طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ عرصہ ۳۳ سال سے جامعہ کی کاوشیں جاری ہیں اور ہر سال کی طرح اس سال بھی سالانہ تقریب بڑے ذوق کے ساتھ منعقد ہوئی۔ تقریب کا آغاز حافظ عبدالوحید روپڑی کے خطبہ جمعہ سے ہوا خطبہ جمعہ کے بعد عوام کے لیے کھانے اور نماز عصر سے قبل طلبہ کا پروگرام ہوا جس میں چھٹی کلاس کے طالب علم عزیز رفیق نے تقریر کی۔ نماز عصر کے بعد قاری محمد عاصم محمدی کی تلاوت قرآن سے آغاز ہوا حافظ عبدالوحید صاحب نے خدمات محدثین اور سید محمد یحییٰ نے فقہ اہل امام بخاری کے موضوع پر خطاب کیا۔ اس کے بعد فضیلۃ الشیخ عبدالرشید تونسوی نے بخاری شریف کی آخری حدیث پر پر مغز اور علمی درس دیا۔ آخری نشست میں قاری

عرصہ 50 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

# گولڈن

کامیابی کا دلان کامیابی کا دلان

ایمپلی فائر اینڈ ایکوساؤنڈ سسٹم (رجسٹرڈ)

ہمارے ہاں لوگ اور امپورٹڈ ایکوساؤنڈ سسٹم دستیاب ہے۔

یونٹ، مائیک ہارشیٹڈ اور متعلقہ سپیر پائرس اور مرمت کا کام تسلیم کیا جاتا ہے۔

ایمپلی فائر اینڈ ایکوساؤنڈ سسٹم (رجسٹرڈ)

ہمارے ہاں لوگ اور امپورٹڈ ایکوساؤنڈ سسٹم دستیاب ہے۔

یونٹ، مائیک ہارشیٹڈ اور متعلقہ سپیر پائرس اور مرمت کا کام تسلیم کیا جاتا ہے۔

0324-6768885

055-4213430

چوک نیائیں نزدیکی کالج گوجرانوالہ

## الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

غلام ربانی (مرحوم) نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

فون نمبر: 0343-6007696 055-4212804, 4226706-0300-6430029

ملکی وغیر ملکی مریضوں کا ستر سالہ معالج، فاضل الطب و  
الجراحت، رجسٹرڈ درجہ اول، سابقہ لیکچرار طبیہ کالج، ڈبل  
ایوارڈ یافتہ گولڈ میڈلسٹ سے امراض مردانہ، زنانہ، بچگانہ  
کے علاج بالتدبیر، بالغذو بالذوالکیلئے رابطہ کریں۔

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایتیت

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔  
 یونٹ، مائیک ہارٹینڈ اور متعلقہ سپئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایسی ہی فائر، پونت، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، شینڈل، U.P.S، کالم پیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت کو ایفائیڈ میکنگ کے پاس تشریف لائیں۔

نیا سیں چوک نزدیکی کالج گوجرانوالہ<sup>7</sup>

**جَامِعُ عَمْرِنِ الْاَخْطَابِ اَهْلُ ثَرْثْ**  
منذی جہراں ضلع شیخوپورہ

**28 اپریل 2017**

**12.30 سے**  
نماز عصر تک

**حجۃ الباکہ**

[illegible]

صرف  
**160,000**  
روپے میں

عمرہ کرو پ  
23 دن

رمضان المبارک  
حرمین شریفین میں  
گزاریں

روانگی 6 جون 2017ء ★ واپسی 29 جون 2017ء

### نمایاں خصوصیات

☆ فری ہینڈ گیری بیگ ☆ فری احرام اسکارف (خواتین) ☆ فری بیگ برائے سفری دستاویزات  
☆ فری ہوائی چیل ☆ فری زیارات ☆ مکہ ہوٹل 200 میٹر کیوٹر چوک سے پہلے ☆ مدینہ 200 میٹر مرکزہ میں

دیدار مدینہ ٹورز اینڈ ٹریولرز پرائیویٹ لمیٹڈ

آفس نمبر 1 فیسٹ فلور 16-S-108/A مین راجپاہ روڈ تو حید پارک داروغہ والا لاہور

0300-4101107

0321-4133099

برائے رابطہ حافظ محمد اشرف قمر لاہور

شہد مجید شیخ

0321-9483225

0321-7778041

0336-9385497

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے اہم اعلان

بارہ کتابیں مفت منگوائیں

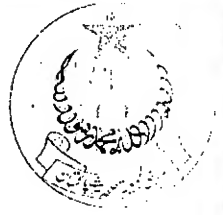
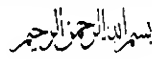
ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے مندرجہ ذیل بارہ کتابیں مفت زیر تقسیم ہیں۔

☆ پیارے نبی ﷺ کی پیاری سنتیں ☆ خواتین سے متعلقہ مخصوص احکام و مسائل ☆ اصلاح عقیدہ کتاب و سنت کی روشنی میں  
☆ ارکان اسلام کتاب و سنت کی روشنی میں ☆ طریقہ طہارت و صلوٰۃ کتاب و سنت کی روشنی میں ☆ آداب نماز اور خشوع و خضوع کی اہمیت  
☆ تعارف اہل حدیث! ☆ استخارہ کے احکام و مسائل ☆ بدعت کی حقیقت!  
☆ دم ذریعہ علاج! ☆ احکام و مسائل رمضان المبارک ☆ مسائل زکوٰۃ قرآن و سنت کی روشنی میں

خواہشمند حضرات مبلغ پچاس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مفت منگوائیں:

اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل سات اشتہارات کا مدلل فورکرا اور خوبصورت مکمل سیٹ زیر تقسیم ہے۔ تمام مساجد کے منتظمین حضرات مفت منگوائیں اور فریم کروا کر مساجد میں آویزاں کریں۔ مسائل حق کی ترویج کا یہ موثر ترین ذریعہ ہے۔ (نوٹ) فریم کروا کر آویزاں کرنے کا وعدہ آنا ضروری ہے۔

محمد یسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور، پنجاب، پاکستان 0333-8556473



خصوصی ہدایات برائے تزکیہ

نوت

ان دستاویزات کی  
فوٹوکاپی ہمراہ لائیں

ضلعی یا صوبائی امیر کا نیا تذکیہ / تصدیق نامہ برائے رمضان المبارک سال 2017

مہتمم مدرسہ / انتظامیہ مسجد کی طرف سے سفارت نامہ

کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ (ذاتی)

ہفت روزہ ”الاحمدیث“ (خریداری کی تازہ رسید) 106 راوی روڈ لاہور سے لے کر ہمراہ لائیں

فارم برائے معلومات مدارس

سلسلے و مہربانی امراء حضرات سے درخواست ہے کہ وہ ترکیہ دیتے وقت صرف ایسے ادارہ کو ترجیح دیں جس کی فعال انتظامیہ کمیٹی ہوا اور جن میں بیرونی طلباء پڑھتے ہوں، جماعتی نظم و ضبط اور وفاق المدارس اہل اسلامیہ کے ساتھ منسلک ہوں۔ برائے مہربانی اپنے دیئے ہوئے ترکیہ جات کی فہرست بذریعہ ڈال روانہ کریں یا فیکس کریں (فیکس نمبر: 051-2607992)۔

حضرت الامیر حافظ مقصود احمد نے اسلام آباد/راولپنڈی کے تمام مقامی یونٹوں کے ذمہ داران، خطیب، حضرات اور اہل ثروت حضرات کو بھی ہدایت کی ہے کہ وہ ہمارے تزکیہ کے بغیر کسی سے بھی تعاون نہ کریں اور پالیسی پر سختی سے عمل کریں تاکہ مدارس و مساجد کے ساتھ صحیح طور پر تعاون ہونے سے ماہود، عیسائی و تنظیمی پالیسی پر عمل ہو سکے اور جلسہ سازوں کا کردار دھندہ روکا جاسکے۔

سفر، حضرات اپنے مدرسہ کی تفصیلات  
دیئے گئے فارم کے مطابق لے آئیں

نوٹ: جو سزاوارت مندرجہ بالا قواعد و ضوابط پر پورا نہ اترتے ہوں وہ براہ مہربانی تشریف لائے کی زحمت نہ کریں

میاں نذیر احمد سلفی

## ناظم اطلاعات و رابطہ

فون: 0300-5317158 - 051-2607992

www.ahlehadith.com.pk - Email: mjahisb@yahoo.com

کیم مئی تا 27 جون 2017

یکم شعبان سے 30 رمضان

بعد نماز عصر تا مغرب

مرکز اہلحدیث (مسجد تقوۃ الاسلام)

عام سرائے شاپ، یسٹمین روڈ، G-7/3-2، اسلام آباد (دو گین نمبر 120 اور 105)

تاریخ

وقت

## بمقام





صحابہ کی دوسری قسم انسانیت کی روشنی میں

# نہج المسلم

شیخ الفقہاء والحدیث  
ابو نعیم ابراہیم بن علی بن محمد بن عیسیٰ بن کرشاد (القشیری) (نسباً ہنوی)

ترجمہ و فوائد مع شرح و ملاحظات

استاذ الاساتذہ محدث العصر شیخ مولانا عبد العزیز علوی

زیر نظر ایڈیشن کی امتیازی خصوصیات:

- ① صلاح الدین علی عبدالموجود کی مایہ ناز کتاب سے امام مسلم کے مفصل حالات و واقعات۔
- ② محقق العصر فضیلہ شیخ ارشاد الحق اثری صاحب حفظہ اللہ کے قلم سے علمی و تحقیقی ابتدائیہ۔
- ③ محمد عدنان درویش حفظہ اللہ کی صحاح ستہ کے اوراق سے تخریج الاحادیث۔
- ④ متن الحدیث جلی قلم میں مکمل سند کے ساتھ۔
- ⑤ انتہائی آسان عام فہم شستہ سلیس اردو اور بامحاورہ ترجمہ۔
- ⑥ خوبصورت جلی قلم میں مفردات الحدیث کے تحت مشکل الفاظ کے معانی۔
- ⑦ احادیث کے فوائد اور احکام و مسائل کا عام فہم علمی و تحقیقی انداز بیاں۔
- ⑧ احادیث صحیحہ، شارحین حدیث، آئمہ سلف، اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم اور عصر حاضر کے اہل علم کے اقوال کے تناظر میں نکتہ دار فوائد الحدیث۔
- ⑨ احادیث کی تلاش، انتہائی آسان بنانے کے لیے انگلش فونٹ میں فواد عبدالباقی حفظہ اللہ کی جدید عالمی معیاری نمبرنگ کا اہتمام۔

مکمل صحیح بخاری

کی تقریبات کے مواقع پر طلباء کو  
تحائف دینے کے لیے گراں قدر  
شاندار کتاب

سنہری ڈائی دار 8 جلدوں میں

مکمل سیٹ قیمت

8800/-

خصوصی رعایتی تعارفی ہدیہ

صرف 4400 روپے

محدود مدت کیلئے

(10 مئی 2017) تک

حق سٹیٹ اردو بازار لاہور

0334-4229127, 042-37321865

نعمانی کتب خانہ



مركز التربية الإسلامية



الخصص في التعليم الإسلامي

برائے سال

۱۴۳۸ھ

2017م

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اسلامی علوم میں تخصص کی عظیم دانش گاہ

مركز التربية الإسلامية

# اعلان داخلہ

دینی مدارس اور جامعات سے فارغ التحصیل طلبہ کے لیے تخصص کی تعلیم کا بہترین موقع، جہاں تعلیم و تربیت ایک ساتھ، طلبہ کی مناسب کفالت، گرامیہ علمی مراجع کی فراہمی، کبار علماء اور راسخ العلم اساتذہ کی خدمات تدریس نمایاں امتیازات ہیں۔

## شیڈول داخلہ

## اہلیت و شروط

امیدوار کے لیے ضروری ہے کہ 20 رمضان ۱۴۳۸ھ تک اپنی درخواست کے ساتھ شناختی کارڈ اور تعلیمی اسناد کی نقول، دو عدد رنگین پاسپورٹ سائز تصاویر، اور کسی ایک معروف استاذ کا ترکیہ ارسال کرے۔  
داخلہ کے لیے تحریری ٹیسٹ 14 شوال / 09 جولائی بروز اتوار صبح 09 بجے مرکز ہذا میں منعقد ہوگا، جس میں تمام امیدواران کی شرکت لازمی ہے۔  
تحریری ٹیسٹ پاس کرنے والے امیدواروں کا زبانی امتحان 09 جولائی بروز اتوار 11:30 بجے مرکزی میں ہوگا۔  
تعلیمی اسناد + تحریری ٹیسٹ + زبانی انٹرویو میں مجموعی طور پر 80% نمبر حاصل کرنے والے طلبہ ہی داخلہ کے اہل ہوں گے۔  
کامیاب طلبہ کی قبولیت کا حتمی فیصلہ ایک ہفتہ کی تجرباتی کلاس کے بعد ہوگا، جس کا آغاز 10 جولائی بروز سوموار صبح 8 بجے سے ہوگا۔

امیدوار کسی معروف دینی ادارے سے فارغ التحصیل یا مساوی استعداد کا حامل ہو۔  
ذہین، محنتی، بلند اخلاق کا حامل اور اسلامی شعار کا پابند ہو۔  
عربی زبان بولنے اور لکھنے کی اچھی استعداد کے ساتھ ساتھ تقریری اور تحریری صلاحیتوں میں ممتاز ہو۔  
عصری علوم میں میٹرک، ایف اے اور بی اے پاس طلباء کو ترجیح دی جائے گی۔  
تین سالہ مدت تعلیم مکمل کرنے کا عہد کرے۔

نوٹ

ٹیسٹ اور انٹرویو کے دوران ادارہ کسی بھی قسم کے سفری اخراجات کی ادائیگی نہیں کرے گا۔ نیز موسم کے مطابق مختصر لباس ہمراہ لائیں۔

زیر اہتمام: التربیه انٹرنیشنل ٹرسٹ W-44, 43 نزد اعوان چوک گلستان کالونی فیصل آباد

فون: 041-8789325 | فیکس: 041-8847663 | موبائل: 0321-6671251, 0333-6508107

WWW.tarbiatrust.org

Fb/tarbiatrust

Email: tarbiatrust@yahoo.com



# Weekly AHL-E - HADITH

106, Ravi Road Lahore (54000)

E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE: www.ahlehadith.org

Head Office:

Tell: 042-37729933

Fax: 042-37725525

Weekly Ahl-e-Hadith

042-37720257

Paigham T.V:

042-37722876

CPL No  
116



2017  
29 اپریل

بروز ہفتہ  
بعد نماز مغرب

مسجد تقویۃ الاسلام  
الہمدیہ

G-7/3-2

اسلام آباد

مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد کے زیر اہتمام

چوتھی سالانہ مرکزی

محمد یوسف  
ڈاکٹر محمد رفیق  
ہاشمی

عبدالرؤف  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

مفت محمود  
حافظ  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

داؤد کھو  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

رسول  
عظیم الشان  
صلی اللہ علیہ وسلم

استحکام پاکستان کا نفرین

فیصل فضل  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

محمد عامر  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

ظہیر احمد  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

طالب الرحمن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عبد الرحمن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عمر فاروق  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عبدالرؤف  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

محمد عباس  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

سہیل حسن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عتیق الرحمن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

طاہر محمود  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عزیز الرحمن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

ابراہیم خلیل  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

حافظ محمد انور  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

طیب الرحمن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عبد الرحمن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عبد اللطیف  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

ابوبکر صدیق  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

گل ولی  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

ابوبکر صدیق  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

ابو عمر قریش  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عبد الغفار  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

محمد طارق  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

محبوب احمد  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

محمد سعید  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

طاہر کثاریہ  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عبدالوحید  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عابد الرشید  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

سید محمد الیاس  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

خالد حمید  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عبد السلام  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عبد الوحید  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عبد الرحمن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

سید محمد الیاس  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عبد الرحمن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عنایت اللہ  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عبد الوحید  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عبد الرحمن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عبد الرحمن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عبد الرحمن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عبد الرحمن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عبد الرحمن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

محمد احسن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عبد الوحید  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عبد الرحمن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عبد الرحمن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عبد الرحمن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عبد الرحمن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عبد الرحمن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

محمد احسن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عبد الرحمن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عبد الرحمن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عبد الرحمن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عبد الرحمن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عبد الرحمن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عبد الرحمن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

محمد احسن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عبد الرحمن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عبد الرحمن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عبد الرحمن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عبد الرحمن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عبد الرحمن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عبد الرحمن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

محمد احسن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عبد الرحمن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عبد الرحمن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عبد الرحمن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عبد الرحمن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عبد الرحمن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

عبد الرحمن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

محمد احسن  
ڈاکٹر عبدالحق  
شاہ

☆ خواتین کے لیے با پردہ انتظام ہو گا۔ ☆ شرکاء کے لیے کھانے کا بندوبست ہو گا۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد

0321-5072316, 0300-5239499, 0300-5317158, 051-2607992, www.ahlehadith.com.pk